UNIVERSAL LIBRARY
OU-234252
UNIVERSAL LIBRARY

قال اللہ تعالیٰ عزہ ان الدین عند اللہ الاسلام

الحمد للہ والمنہ کہ یہ کتاب فیض انتساب لب لباب التصوف رہنمای مسلک حقیقت جامع طریقت وشریعت قامع شرک و بدعت مسمی بہ

ہدایہ

عبدالباری

بسعی و کوشش محمد عنایت حسین سررشتہ دار محکمہ شفاخانجات سرکاری برادر منشی حافظ غلام حسین مدرس مدرسہ اہلسنت بریلی متصل سنہری مسجد

مطبع [illegible] بریلی میں باہتمام مولوی محمد منیر طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یتولی الصالحین ویحب المحسنین الذین اتقوہ وجاھدوا فیہ مع اتباع رسولہ سید المرسلین کما قال اللہ تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینہم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین والصلوۃ علی المختص بمعجزۃ المعراج الجسمانی وکمال قرب رب العالمین الذی لا سبیل الی اللہ الا باتباعہ للسالکین وعلی الہ واصحابہ الذین اشتغلوا بالجہاد الاصغر والاکبر بالصدق والیقین الی یوم الدین بعد اسکے جاننا چاہیے کہ ایک کتاب ہدایۃ الاعمی نام فارسی زبان مین تصنیف شیخ حسین کشمیری کی جس مین موافق شریعت کے تصوف کا بیان اور طریقہ احسان ہے اور اوسکے مصنف نے دیباجہ مین کہا کہ اس کتاب کو مین نے اسواسطے لکھا ہے کہ اکثر عوام جو راہ سلوک مین اکر کفر و الحاد مکتے ہین اور بدعت و فسق مین گرفتار ہوتے ہین اسکے دیکھنے اور سننے سے سیدھی راہ پر آجاوین اور گمراہی کی تاریکی سے نکل کر ہدایت کی روشنی مین راہ پاوین چنانچہ مصنف کے کئی شعر کتاب مین نظم

گفتار خوش از حسین کشمیر شنو
در شرع دوا جوان و اے پیر شنو

آثار ہدایت ست و تقریر شنو
راہیکہ صراط مستقیم ست نشست

جز راہ شریعت تو نیابی رہ راست
بایدکہ رہ خدا ست اے میر شنو

سو اس کتاب کو مورد فیوض ازلی حاجی حسن علی صاحب اس خیر خواہ انام محمد نظام متوطن
بیتا ہیمانپور کے پاس لائے اور فرمایا کہ اس کا ترجمہ ہندی بولی مین کر دے کہ ہم کو اور
سب مسلمانون کو جو تہوڑی بہی استعداد علمی کہتے ہین نفع ہو ہر چند مین بے فرصت تہا
لیکن اون کی خاطر سے اس کام کو قبول کیا اور اس کا نام ہدیہ اسمے ترجمہ ہدیۃ الاعمی
رکہا اس مین اٹہارہ باب ہین پہلا باب اس بیان مین کہ اللہ تعالے اجمال سے
تفصیل مین ظاہر ہوتا ہے اور وحدت سے کثرت مین اور احد سے عدد مین
دوسرا ۲ باب آدمی کی جامعیت کے بیانمین کہ سب چیزون کی صفتین اوس مین
جمع ہین تیسرا ۳ باب ایمان کے بیان مین چوتہا باب اللہ تعالے کے پہچاننے کے بیان
مین پانچوان ۵ باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان مین
کہ فرائض اور سنن اور نفلون اور دعاؤن اور اسمون کے ادا کرنے اور پڑہنے
سے یہ مرتبے حاصل ہوتے ہین چہٹا ۶ باب شریعت اور طریقت اور حقیقت
اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان مین جو نفی اور اثبات سے حاصل ہوتی ہے
ساتوان ۷ باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیانمین
جو فنا اور بقا سے حاصل ہوتی ہے اٹہوان ۸ باب نبوت اور ولایت کے
بیان مین نوان ۹ باب کرامت اور کہانت اور استدراج اور جنونیت کے بیانمین
دہوان ۱۰ باب علم ظاہری اور باطنی کے بیانمین گیارہوان ۱۱ باب توکل کے بیان
مین بارہوان ۱۲ باب وجد اور سماع اور اوس کی حقیقت کے بیان مین تیرہوان ۱۳
باب تغنی اور مزامیر اور اچھی آواز سننے اور اوسکی برائی اور اوسکے احوال کے بیانمین
چودہوان ۱۴ باب خوبصورت آدمی کے دیکھنے اور اوس کے احوال کی بیانمین
پندرہوان ۱۵ باب باغ اور گلزار دیکھنے اور اوس کے احوال کے بیان مین سولہوان ۱۶

باب حق تعالے کی عبادت کی بیان مین سترہوان ۱۷ باب بدعت کی برائی اور اوس کی حقیقت کے بیان مین اٹہارہوان ۱۸ باب شریعت کی بزرگی اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے بیان مین ❊

پہلا باب اس بیان مین کہ اللہ تعالے اجمال سے تفصیل مین ظاہر ہوتا ہے اور وحدت سے کثرت مین اور احد سے عدد مین واللہ اعلم فرمایا اللہ تعالی نے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ معبود تمہارا معبود ہے اکیلا کہ نہین کوئی لائق بندگی کے سوا اوسکے کہ احد ہی اپنی ذات مین اور وحد ہی اپنی صفات مین یعنی نہ اوسکی ذات مین کوئی شریک ہی کہ اوسکی طرح دوسرا ہو نہ صفات مین کہ اوس کی سی قدرت اور اوس کا سا علم وغیرہ صفات کوئی اور رکہتا ہو اور وہ خدا بخشنے والا ہے اوسکو جس کو اوسکی وحدانیت مین شبہ پڑے اور وہ جلد اوس شبہ کو دور کرے اور پشیمان اور تائب ہو اور مہربان ہی اوس پر جو اوسکی صفات مین متردد ہو اور پہر ٹہیک سمجہہ کر خالص موحد بنجاوے اور وارد ہوا ہے کہ اَللّٰهُ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الْعَزِيْزُ[۱] اللہ تعالی کی ذات ہمیشہ سے ہی لیکن اوسکی صفتون سے اوس کا یقین آتا ہے اور صفتین اوسکی نہ عین ذات ہین کہ ذات اور صفت ایک ہی چیز ہو اور نہ غیر ذات ہین کہ ذات اور کچہہ ہو اور صفات اور کچہہ اور یہہ ان لیتی کی بات ہی اس کی خوب طرح حقیقت عوام کی بوجہہ مین نہین آتی اور اللہ تعالے کی صفات قدیم ہین اور پیدا کی ہوئی نہین اور اللہ تعالے اپنی مخلوق اور پیدا کی ہوئی چیزون سے معلوم ہوتا ہی اور آدمی اوسکی صفاتکا مظہر ہی یعنی ظاہر ہونے کی جگہہ ہی اور مظہر نہ عین صفات ہی نہ غیر صفات اور ظہور ذات اور صفات کا اوسی سے ہی کہ كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ[۲]

[۱] یعنی حق تعالی ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا اور نہین اوسکا مثل کوئی چیز اور وہ سنتا دیکھتا ہی ۱۲

[۲] یعنی تہا مین ایک خزانہ پوشیدہ سو چاہا مین نے کہ پہچانا جاؤن تو پیدا کیا مین نے مخلوق کو تاکہ پہچانا جاؤن ۱۲

اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ کا یہی مطلب ہے اور آدمی کا مظہر دونو جہان اور دونو
جہان کی سب چیزین ہین جیسا ارشاد فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الانسان
بُنْیَانُ الرَّبِّ جیسا فرمایا اللہ تعالے نے یَا ابْنَ اٰدَمَ خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لَکَ وَخَلَقْتُکَ
لِیْ اور مظہر کی نہ عین ذات نہ غیر ذات ہونیکو اس مثال سے سمجھا چاہیے کہ قران جو اللہ
کا کلام ہے قدیم اور غیر مخلوق ہے اور قرآن کا مظہر سمجھ بوجھ ہے اللہ ہماری سمجھ بوجھ کا مظہر ہمارا بولنا ہے اور بولنے کا مظہر کاغذ
اور سیاہی ہے سو کاغذ اور سیاہی نہ عین ہمارے بولنے کا ہے نہ غیر اور بولنا
نہ عین بوجھ کا ہے نہ غیر سو یہ سب مظہر قرآن کا ہے اور حادث اور مخلوق اور قرآن
غیر مخلوق اور قدیم پھر اگر کوئی کہے کہ جیسا قرآن غیر مخلوق ہے ویسا ہی ہمارا بوجھنا
اور یاد کرنا اور پڑھنا اور کاغذ اور سیاہی بھی غیر مخلوق ہے تو وہ کافر ہوا یا کبھی ان
چیزون کی طرح قرآن خدا کا کلام بھی مخلوق ہے تو وہ بھی کافر ہے سو کہنا چاہیے کہ جو کچھ
اللہ تعالے کی جانب سے ہے قدیم اور غیر مخلوق ہے اور بندے کی طرف سے جو
کچھ ہے وہ حادث اور مخلوق ہے اور جو جاہل صوفی ہمہ اوست کہتے ہین اور خودی اور
خدائی مین فرق نہین کرتے ہین اور ذات اور صفات اور مظہر ایک جانتے ہین
وہ لوگ ملحد ہین اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِکَ
نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ اللہ تعالے کی ذات اوس کی
صفات سے معلوم ہوتی ہے روح مظہر صفات ہے اور نفس مظہر روح اور جسم
مظہر نفس اور امر الٰہی جسم ہی سے متعلق ہے اور دو جہان اور اوس کی سب چیزین
آدمی کے واسطے ہین کہ آدم مظہر جلال اور جمال ہے نیک اور بد مین فرق کرے
اور خداوندی خدائی بندون کی خودی مین ہے چنانچہ ان حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَةً وَفِی الْمُضْغَةِ

فواد و فی الفواد قلب و فی القلب روح و فی الروح سر و فی السر خفی و فی الخفی نور
و فی النور ہو ۔ رباعی ہی نسبت اصلی تری حق سے ای دوست ۔ وہ مغز کی مانند ہی تو ہے
جون پوست ۔ ہی پوست عیان حقیقت مغز نہان ۔ یہ پوست تو اسم ہی وگرنہ ہمہ اوست رباعی
کاغذ ہی تو مضمون کتاب اوس کو جان ۔ مظہر اوس کا سیاہی و کاغذ مان ۔ توحید یہی
ہے نہین اس مین کچھ شک ۔ ہین مظہر حق آدمی و ہر دو جہان تنبیہ ذات
حق تعالے کی نہ عین صفات کی ہی نہ غیر اور صفات نہ ذات کی عین ہے نہ غیر اور صفات
اوس کی نہ اسم کی عین ہی نہ غیر اور اسم اوس کا نہ مظہر کا عین ہی نہ غیر سو جیسی حق
تعالے کی ذات کی خلقت صفت ہی اور خالق اوسکا اسم اور مخلوق اوسکے اسم اور
ذات و صفات کا مظہر ہے ایسی ہی غفران حق تعالے کی ذات کی صفت ہے
اور غفار اسم اور مغفور اوسکے اسم اور صفات و ذات کا مظہر ہے اسیطرح ہر صفت
اور اسم اور مظہر کو اوس سے ایک نسبت ہی اگر کوئی مظہر یا اسم یا صفات کو عین
ذات کہی کافر ہو جائی اور اگر غیر ذات کہی تو بھی کافر ہو جائے جیسے قرآن کی
حفظ اور سمجھ اور کاغذ اور سیاہی کو عین قرآن کہنا کفر ہے اور غیر قرآن بھی کہنا
کفر ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا ایسی ہی مظہر و اسما و صفات و ذات کو ایک جاننا کفر ہی
جو لوگ کہ وجود واحد کے قائل ہین اور ہمہ اوست بولتے ہین اور بندہ اور خدا مین کچھ
فرق نہین کہتے ہین اور مظہر اور اسما و صفات کو ایک جانتے ہین بڑی خطا مین
پڑے ہین ایسے شخص اگر انتہائی توحید اور ترقی حالات کو نہ پہنچی کفر مین مر جاتے
ہین طریق توحید اور سلوک کی حال مین مبتدی تو کہتا ہی کہ ہمہ منم یعنی جو کچھ ہون سو
مین ہون اور متوسط کہتا ہی کہ ہمہ اوست یعنی سب وہی ہی اور جو انتہائی کمال و جدان
کو پہونچے ہین وہ لوگ موافق قاعدے مجتہدون کے مظہر اور اسما و صفات

اللہ ذات مین فرق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ صفت ہدایت کی مظہر اولیا و انبیا
خصوصاً محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی آل و اصحاب اور خلفاء راشدین اور
اتباع اونکے ہین اور مظہر ضلالت کے کفار اور منافق و مشرک اور بدعتی وغیرہ ہین
اور مظہر صفت قہاری کے مقہور ہین اور مظہر صفت غفاری کے مغفور اور مظہر صفت
معزی کے عزیز ہین اور مظہر صفت مذلی کے ذلیل ہین اور مظہر صفت خافضی کی پست ہونیوالی
لوگ ہین اور مظہر صفت رافعی کے بلند ہونیوالے ہین اور مظہر صفت رزاقی کے مرزوق
اور مظہر صفت خالقی کے مخلوق ہین علی ہذا القیاس سب صفات کی مظہر نہ عین ذات
کے ہین نہ غیر ذات ایسی ہی کوئی اسم دوسرے اسم کی مقابلہ مین یا صفت سے
نہ عین ہے نہ غیر مثلاً اسم رحمن نہ عین رحیم ہی نہ غیر رحیم اور کلام نہ عین سمع ہی نہ غیر
سمع اور قرآن نہ عین توریت ہی نہ غیر توریت ایسی ہی انجیل اور سب صحیفے اور لوعین
جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ تعالے کی صفتین حقیقت مین واحد ہین لیکن تاثیرین اونکی
متعدد اگر کوئی کہے کہ حق تعالے کی قدرت اور حیات دو چیزین یعنی دو عدد ہین کافر
ہو جائے نعوذ باللہ منہا علماء اہل سنت و جماعت متفق ہین کہ حق تعالے کی صفات
معدود اور محدود اور متضاد اور متناقضہ نہین ہین اگر کوئی کہے کہ ہین کافر ہوئے
چنانچہ رضا نہ عین سخط ہی نہ غیر سخط اور سخط نہ عین رضا ہی نہ غیر رضا اور لطف نہ ضد قہر
ہی نہ قہر ضد لطف ایسی ہی ذل و عز و انعام و انتقام نہ عین ہی نہ غیر یعنی خدا تعالے
کی نزدیک ایک ہی لیکن آدمی کہ مظہر حق ہے اوس سے قسم قسم کے آثار متضاد
یعنی وہ باتین کہ ایک دوسری کے خلاف ہون ظاہر ہوتے ہین اس کی مثال ایسی ہے
کہ مینہ کا پانی ایک ہے اور پاکی اوس کی کلام الہی سے ثابت ہی کہ وانزلنا من السماء
ماء طهورا لیکن زمین پر آکر اوس کی تاثیرین گوناگون ہو جاتی ہین پھول ہین اور

تا ہر لیتی او ردرخت اونکہا س مین اور زہر قاتل درشکر مین اور یا محی ہر دیت مین
ہر ایک بنا ہوا ہی۔ آئینہ مین ایک منہ عیان ہی۔ میوہ مین ہر نی ہین مختلف گو یانی
پہ ایک ہی ہی جان سب مثال ہی حق تعالے کا ارادہ اور صفات حقیقت مین ایک ہے
صنو ما ور معطر اگر ہوا ایمان اور اسلام اور عرفان اور ایقان کی باغ کیطرف سی چلے
تو خوشبو اوس کی زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اگر وہ ہوا کفر ادر شرک اور نفاق اور خبث
کی نجاست کی طرف سے آئے اوس ہوا سے بو ئی بد ظاہر ہوتی ہے ایسی
ہی اگ کی صفت گرمی ہے عود ڈالنی سے خوشبو او رنجاست سی بد بو ظاہر ہوتی ہی
معلوم ہوا کہ اگ کی صفت کا بدلنا مظہر سے ظاہر ہوتا ہے پس ہماری ہی فعلو نکا
نتیجہ ہماری سا تہہ ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ کا یہی مطلب ہے مثال دوسری پانی مین شیرینی ڈالنی سے شیرینی اور ترشی
سی ترشی اور تلخی سے تلخی ظاہر ہوتی ہے ایسی ہی سیاہی سی سیاہی اور سرخ
سے سرخی اور زردسے زردی اور سبز سی سبزی موافق رنگ کی ظاہر ہوتی ہے
سو جو کچہ ہم پر ہوتا ہی ہمارے ہی فعلونکی شامت ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اب جاننا چاہی کہ حق تعالے کی خالق کی صفت نور ہی
اور محل اوس کا بہی نور ہی اور حکم اوس کا بہی نور ہی جو کوئی حکم اوس کا بجالاتا ہے
نور مطلق نور ہو جاتا ہی اور جو کوئی حکم اوس کا بجا نہ لائی اوسکی واسطی نار ہوجاتا ہی
کہ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اسی کا اشارہ ہی
دیکہو بہشت مین سب خوبیان اور آرائشین ہین مگر اومین ایک درخت ہی جسکی واسطی
اللہ تعالے نے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کو فرمایا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اوس درخت کی پاس جانا نار ہوتا ہی اور اوس سے

ف اوس درخت کی نزدیک نجاؤ نہیں تو تم بے انصاف ہو گے ۱۲

ف اللہ تعالیٰ آدمیون پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہی لیکن آدمی اپنی نفس پر ظلم کرتی ہین ۱۲ ف اللہ نہیں بدلتا ہی کسی قوم کو جبتک وہ نہ بدلین جو اونکی جی مین ہی ۱۲ ف اللہ اونکو ستاتا ہی نہین لیکن وہ آپ اپنا برا کرتے ہین ۱۲

دور ہٹا نور عمل نور ہی ایسی ہی تمام دنیا سراسر نور ہے اگر منہیات سے دور
نہین تو نار ہی سوال اگر کوئی کہے کہ حق تعالے نیک ہی اور بندون کے ساتھ نیکی
کریگا ہم کیون بد کرتے ہین اور بد کہلاتے ہین جواب حق تعالے نے فرمایا ہے
كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ خور و نوش ہی کہ غذای نفس ہے
اور قوت بدن بندی کو چارہ نہین ہی اگر وجہ حلال سے کہا کے قوت اوس کی طاعت
اور عبادت مین صرف کریگا نور در نور ہو جائیگا اور اگر وجہ حرام سے کہا کی قوت اوس کی
گناہ اور غفلت مین صرف کریگا نار در نار ہو جائیگا دیکھو انگور اصل مین پاک ہی اگر اوس کا
سرکہ بنا کے نوش فرمائین حلال ہے اور نور اور موجب قرب حضور اور اگر اوس کی
شراب بنا کی کہائین نار در نار ہی اور باعث دوری رب غفار جسطرح اللہ تعالی نے
انگور مین ہدایت اور ضلالت کی صفت رکہی ہی ویسے ہی بندون کی خودی مین ہدایت
اور ضلالت کی صفت رکہی ہے کہ مراد اوس سی قرب و بعد لطف و قہر جمال و جلال ہے
حکم کے بجا لاتے ہین کہ جسکو ایمان کہتی ہین بہشت اور رضا اور لقائے حق تعالے حاصل
ہوتی ہے اور امر حق نہ بجا لاتے ہین جسکو کفر کہتے ہین دوزخ اور غضب الہی مین گرفتار
اور بعید درگاہ ہوتا ہی خاصہ ایمان کا طاعت اور عرفان اور رضائے حق تعالی اور ہدایت
ہی اور خاصہ کفر کا شرک اور ضلالت اور عصیان اور بدعت اور نفاق شکر کو راحت
کی صفت دی اور زہر کو ہلاکت کی آدمی مین ظلمت اور نور کا مادہ رکہا ہی فرمایا
وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ظلمت کی خصلت کفر اور شرک اور نفاق اور بدعت ہے
اور حاصل اوس کا دوری ہی نور کی خصلت اسلام اور ایمان اور عرفان اور ایقان اور طاعت
ہی نتیجہ اوس کا قرب حق تعالے معلوم ہوا کہ اثر مین ضد ہی اور خلاف ایمان سے
نور پیدا ہوتا ہی اور کفر سے نار نوریون کا نتیجہ بہشت ہی اور دیدار خدا اور ناریون کا

حقیقت اور حجاب درگاہ کبریا نور ضد نار ہی اور نار ضد نور سے نور نار نہین ہوتا نہ نار نور ناریون کو نار مین فرحت ہی اور نوریون کو عذاب نوریون کو نور مین رحمت ہی اور ناریون کو عقاب سو کبھو گناہگارون کو عابدون کی عبادت تکلیف دیتی ہے اور وسوسی بین ڈالتی ہی اور گناہ کرنا اون کے واسطی موجب رحمت اور رغبت خاطر ہوتا ہے ایسی ہی جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبع نوری ہین لوگون کی عبادت سے راحت پاتے ہین اور گناہ سے زحمت انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک گناہگار کے دیکھنے سے سرخ ہو جاتا تہا جبتک وہ توبہ نہ کرتا تہا آپ خوش نہین ہوتے تہی اور عابد نیک کار کی دیکھنے سی راحت اور خوشی مزاج اقدس مین پیدا ہوتی تہی یہ گفتگو شرح وبسط چاہتی ہی ان ہی دو بیتون پر اکتفا کیا قطعہ سانپ کو ہی زہر مین اپنے حیات ۰ واسطی اورون کی ہوتا ہی ممات ۰ نیکمرد و نکو نجاست موت ہے ۰ اور خوکون کی لئے قند و نبات ۰ ایعزیز ذات وصفات اور اسما اور مظہر کا بیان دراز ہی اور فہم مین آنا مشکل ہی اسواسطی کہ ہماری سمجھہ جو چیز کہ محسوس ہو اوس مین پہنچسکتی ہے اور حقیقت ذات وصفات کی محسوسات سے باہر ہے کہ وہ علم روحانی اور رحمانی ہی ہم ایک مثال قریب الفہم کہتی ہین کہ آدمی مین بہت صفتین ہین اونمین سی سمع وبصر ہی کہ یہ دونو آپس مین ضد ہین کان سے دیکہنا اور آنکہ سے سننا نہین ہو سکتا ہی لیکن یہ صفتین نہ عین ہین نہ غیر مثلاً اگر کان کسی جانور کے آواز سنی اور آنکہ سے نہ دیکہی بلاشک جان لیگا کہ یہ آواز گدہی یا بیل یا طوطی یا بلبل کی ہے اور اگر کان سی نہ سنیگا آنکہہ سے دیکہیگا تو بہی معلوم کریگا کہ فلانا جانور یا فلانی چیز ہی ایسی ہی حقیقت اشیا کے سونگہنی اور چکہنی اور چہونے سی معلوم ہو جاتی ہی علے ہذا القیاس اس سے معلوم ہوا کہ یہ صفات نہ عین آدمی ہی نہ غیر معلوم ہوا کہ روح نہ عین قلب ہی نہ غیر قلب

اور قلب نہ عین نفس ہے نہ غیر نفس اور نفس نہ عین جسم ہی نہ غیر جسم اور انکی صفات نہ عین ہین نہ غیر اور صفات منبع اور چشمہ قلب اور نفس اور جسم اور روح ہی لیکن روح اصل ہی اور یہ سب فرع پس فرع کو عین اصل کہنا اور اصل کو عین فرع سمجھنا خطا ہے اصل اور فرع کی حکمت کی جاننی کو کمال کہتی ہین اور ذات وصفات واسما ومظہر کی حقیقت کا سمجھنا کمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہی اور سوا اسکا اعتقاد کرنا کفر وضلالت کی راہ ہی مثال آتش سنگ مین پوشیدہ تہی جو چاہا کہ اپنی اسرار وصفات کو ظاہر کرون لکڑی کے جسم پر اوسنی تجلی کی اور اوسکی اسرار وصفات کہ دہوان اور شعلہ ہی ظاہر ہوئی دونو جہان اوسکی ذات وصفات کی جلوے سی بہرے ہین اور روشن زیادہ آفتاب سے مصداق مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اہل حال کہ ایسی سچے ہین جانتی ہین کہ یہ دہوان و شعلہ کہ آتش کے اسرار وصفات سی ہے لکڑی کے جسم سی پیدا ہوتا ہی اگر لکڑی نہ ہوتی تو یہہ کیسی معلوم ہوتی اور اسی پر نظر کرکے مقام توحید مین انا الحق اور اس معنی کے اور لفظ بولنی لگتے ہین اور توحید مین ایسی باتین تراشنی لگتے ہین اور اہل کمال یہ بات سمجہتی ہین کہ یہہ ہیزم جسم ہی اور دود و شعلہ آتش کی ذات سی تعلق رکہتا ہی اسواسطی کہ شعلہ مظہر آتش ہی اور دود مظہر شعلہ اور لکڑی مظہر دود اس سی معلوم ہوا کہ آتش اصل ہی اور یہ سب فرع یا یون جاننا چاہیئے کہ حق تعالے کی ذات پاک ایک دریائے بیکران ہی جب اوس دریا نے چاہا کہ اپنے طرح طرح کے مزے ظاہر کیجے تو سب نباتات مین محیط ہوکے میوون اور پہولون مین اپنا ظہور کیا سو نباتات پانیکا مظہر ہی اور نباتات کا مظہر شاخ وبرگ اور شاخ وبرگ کا مظہر پہول اور میوہ ہی پس پانی اصل ہی اور باقی مظہر اور تمام مظاہر مخلوق اور حادث لیکن کاملین جیسی میوون کی مزون مین اور گلونکی بونمین تمیز کرتی ہین ایسی ہی شیرینی اور زہر قائل ہین کہ ایمان وکفر ہے اور گل وخار مین کہ طاعت وعصیان ہی

فرق کر سکتی ہین **سوال** آدم ہی مظہر خاص کیون ٹہرا اور مخلوق جن و ملائکہ کیا مظہر نہین
ہین **جواب** آدم کی دو نسبتین ہین ایک اسفل کیطرف کہ حیوانیت اور شیطانیت ہی
اور ایک اعلے کیطرف کہ ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت ہی اور باقی مخلوق مین ایکہی
صفت ہی چنانچہ شیطان مین شیطانیت اور حیوانمین حیوانیت اور ملائک مین ملکیت اور
آدمی مین شیطانیت اور حیوانیت اور ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت سب صفتین ہین اس سبب سے
آدم سب مخلوق پر افضل ہی کہ آیہ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا اس سی خبر دیتی
ہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ
الْكُرْسِيِّ وَاَفْضَلُ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ جسنی دنیا کیطرف توجہ کی اور خدا کی حکم سے بے پروائی
اوسمین شیطانیت اور حیوانیت کی صفت غالب ہوگئی رفتہ رفتہ اوس حال پر پہنچیگا کہ صفات
کو بہی نہین جانیگا بلکہ ایمان کو بہی نہین جانیگا اور جسنی عقبی کیطرف رغبت کی اور دنیا سے
بی توجہی اور اللہ تعالے کی احکام اور حدود شرع کے بجالایا اوس مین ملکیت اور روحانیت
کی صفت غالب ہوتی ہی اور شیطانیت اور حیوانیت اوسکی مغلوب ہو جاتی ہی اور تمام صفات
مین اوس کو تمیز حاصل ہوتی ہی مگر صفت رحمانیت مین ابہی تمیز نہین ہوتی انسان کامل
وہ ہی کہ جو دنیا اور عقبی سے منہ پہیر کے صفات مذمومہ شیطانیہ اور حیوانیہ اور صفات
محمودہ ملکیہ سے یعنے صفت ملکیت اور شیطانیت اور حیوانیت سے گذر کر روحانیت مین آ کے
اور جب صفت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى سی موصوف ہو کر صفت رحمانیت سی مشرف اور مظہر جلال
وجمال ہوا ایسی انسان کو اکمل و کامل کہتی ہین اسی سبب سی آدمی سب سے افضل و بہتر ہی **سوال**
اگر کوئی پوچہی کہ تو نے اپنے آپ کو بہی پہچانا اسواسطی کہ پہلے خود شناسی ہی بعد اوس کے
خدا شناسی کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مشہور ہی **جواب** خود شناسی
دو وجہ پر ہی پہلی وجہ یہ ہی کہ آدمی یہ سمجہتی ہین کہ مین ایک بندہ ہون خدا وند کریم کا بنایا

ہوا وہ میرا مالک ہی اور مین اوسکا مملوک کہ خُلِقَ الاِنسَانُ ضَعِیفًا اور رنج اور ایذا مین پیدا ہوا کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الاِنسَانَ فِی کَبَدٍ اور اللہ تعالی خالق و رازق ہے خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ رَازِقُ کُلِّ حَیٍّ صفت ہی اوس کی اور غالب ہی وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ فرمایا ہے اور مالک ہی کہ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ ارشاد کیا ہی اور قوی ہے کہ اِنَّهٗ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ دوسری وجہ یہ ہی کہ آدمی مظہر جلال و جمال ہی اسواسطی کہ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَآئِیْ وَلٰکِنْ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ النَّقِیِّ التَّقِیِّ اوسکی شان مین ہی یہ بیان شرح و بسط چاہتا ہی اس نظم سی معلوم کیا چاہیے کہ عقل والے کو ایک اشارہ ہی بس ہی خودشناسی کے ایما مین رباعی

اسلام کا چہرہ یہ نہین میری رنگ	بہتر ہی بہت مجہسی سگ اہل فرنگ	وہ ہون مین دوزخی کہ ہونسبی مرے
دوزخ کو ہی تنگ اہل دوزخ کر ننگ	ایضاً دنیا مین نہین کوئی ہی مجہہ سا بدتر	خجلت سی اٹہا ہی نہین سکتا ہون سر
کس منہ سی کہون کہ مین بنی آدم ہون	جس حال مین کہ تو کو شر ہو مجہپر	خدشناسی کی ایما مین نظم

ہین اوسیکے تجہہ مین جلوی عیان	دیکہ اپنے آپ مین تو ہر زمان	جلوہ گر تجہہ مین اوسیکا ہی جلال
جلوہ گر تجہہ مین اوسیکا ہی جمال	ہی اوسی کی شان تجہمین جلوہ گر	دیدۂ دل کہول اور تو غور کر
رکہ قدم اس راہ مین مردانہ وار	سر حق سب تجہہ پہ ہوگا آشکار	سوال حق تعالی ظاہر بہی ہی اور

باطن بہی پس ظاہر اوسکا باطن کس طرح ہو سکتا ہی جواب شاخ اور پہل پہول میوہ دانہ کی صفتین ہین جس وقت دانہ چاہتا ہے کہ نمود ہو تو اپنے ہستی کی زمین مین پوشیدہ ہو کر اپنی صفات کو ظاہر کرتا ہے دیکہو اوسکی ہستی کی زمین اوسکی ذات کی پوشیدہ کرنیوالی ہے اور صفات کی ظاہر کرنیوالی از روی صفات کے ظاہر ہے اور از روئے ذات کے پوشیدہ اس سے معلوم ہوا کہ صفت نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات ایسی ہی حق تعالے واحد ہی اور اوسکی وحدانیت سی کثرت صفات ظاہر ہوئی اور کثرت صفات سی کثرت علم پیدا ہوئی اور کثرت علم سے کثرت جہل ہو پیدا ہوئی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْعِلْمُ نُقْطَةٌ كَثَّرَهَا الْجَاهِلُوْنَ

اور ہستی خدا کی ایک نقطہ علم ہی کثرت جہالت سی فارغ جہان اسرار الآن کما کان اور رموز کان اللہ ما کان و بی یکون ما یکون منکشف ہوا اور شمار ماضی و مضارع اور حال اور مصدر کو دخل نہین رباعی ماضی و مضارع کا جہان کام نہین کچھ وقت نہین وان سحر و شام نہین کون عاشق و معشوق کہان کیسا عشق ۰ ان ہستی کی قید وتھا وہان نام نہین یہ بات اونکو حاصل ہی جو اپنی آپ سی فنا ہوکے حق تعالے کی صفات مین آئے اور اوس کی ذات کیطرف متوجہ ہوئے اور جو شخص اپنی ہستی کی قید مین پھنسا ہی اوسکی واسطی ایسا حکم ہی کان اللہ ولم یکن معہ شیئ اس کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ دونو جہان اور جو اوسمین ہے سب علم خدا سی باہر نہین اور علم صفت اوس کی ہی قدیم غیر مخلوق اور مخلوق کہنا کفر ہے قلم کو حکم ہوا کہ لکھ قلم نے لکھنا شروع کیا دو جہان اور جو اوس مین ہی خیر و شر حرکات و سکنات سب لکھا یہان سی ثابت ہوا کہ قلم و لوح عرش کرسی و آسمان و زمین و بہشت و دوزخ جہان اور اشیاء دو جہان خیر و شر آدمی کا علم و ادراک و وہم و فہم عشق و معرفت یقین و طاعت کشف و کرامت خرق عادات سب مخلوق ہی غیر مخلوق کہنا کفر ہے المختصر حق تعالے کا جو لفظ کن قلم کو الہام ہوا وہ تو غیر مخلوق ہے اور جو کچھ قلم نے لکھا ہے سب مخلوق اور فرق خالق و مخلوق مین وہ لوگ کر سکتے ہین جن کو رتبہ عرفان اور علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین کا حاصل ہی صرف علم الیقین سی یہ رتبہ حاصل نہین ہو سکتا اسواسطی کہ علم الیقین مین خطرات مختلفہ واقع ہوتے ہین اور اصل شرع کو کہ جو کمال محمدی ہی صلی اللہ علیہ وسلم نہین پاتا ہی اور جو اہل تصوف کہ وجود و حسد کے قائل ہین اور مخلوق کو عین خالق جانتے ہین راہ باطل پر ہین اور جن صوفیہ کے قول مخالف آیۃ اور حدیث اور عقائد شرع کے ہین وہ بھی بے اعتبار اس مقام مین اکثر لوگ ملحد اور کافر ہوگئے ہین اس طور پر کہ خدا کی صفت کو اپنی صفت اور اپنی صفت کو صفت

خدا کی سمجھی یہہ نہ جانا کہ حق تعالے جل شانہ اپنی صفات پر قادر ہی اور بندی کو ہرگز یہ قدرت
نہین سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب یہہ حکم ہوا قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ پہر دوسرا کون ہی سوال بعض کہتی ہین کہ بموجب ارشاد فَعَّالٌ
لِّمَا یُرِیْدُ کے جو حرکات اور سکنات کہ دونو جہان مین ہین فعل حق ہی سے جو نیک و بد
کہ ہوتا ہے عالم مین آشکار* کرتا ہے سب وہ آپ حقیقت مین میرے یار جواب یہہ توحید عام
ہی اور عام ہر چند اللہ تعالے فاعل حقیقی ہی لیکن فاعل کیواسطے مفعول چاہئی کہ فعل اسکا
ظاہر ہو پس مفعول اور ہو وہ اوس فعل کا روح ہی کہ جس کی شان مین فرمایا حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ
یہ ایۃ کا ٹکڑا ہے مطلب اس آیۃ کا یہ کہ ہمنی اپنی امانت یعنی احکام شریعت یا عشق الہی زمین و آسمان
اور پہاڑون کے سامنی کی سواون سب نے اوسکی اٹہانے سی انکار کیا اور ڈر گئے اور انسان
نے اوس کو اٹہا لیا اور پورا نہ کر سکا سو یہ اپنی نفس پر ظلم کرنیوالا اور نادان تہا کہ اٹہا تو لیا اور پورا نکر سکا
انتہی اور فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ اور لباس روح کا نفس ہی اور لباس نفس کا جسم اور جسم کو حکم الہی
بجالانے کا حکم ہی پس اللہ تعالے نی روح کیواسطے ۳ چیزین پیدا کین ۱ خیر و شر ۲ عقل ۳
اختیار پہر خیر و شر کی چار قسمین ہین عام اور خاص اور خاص الخاص اور اخص الخاص عام وہ
ہی کہ آدمی میزان عقل سی اپنی حیات و ممات اور راحت و محنت کا اسباب پہچانتا ہی اور بدی
سے پرہیز اور نیکی کو اختیار کرتا ہی خاص وہ ہی کہ از روی عقل کے بہشت کی خوبیان اور دوزخ
کی برائیان اور اسباب اوسکی سمجھ کے نیکی کو اختیار اور بدی سے پرہیز کرے خاص الخاص
وہ ہی کہ میزان عقل مین صفائی دل اور کدورت کے اسباب تولکر دل کے صاف کرنیکے اسباب
فراہم کرے اور مکدر کرنیکی چیزون سی دور بہاگے اور اخص الخاص وہ ہی کہ علم کی رو سے
حق تعالے سے قرب و بعد کی اسباب سمجھ کے قرب کے اسباب کیطرف متوجہ ہو اور بعد کے سے
متنفر ہے اب جاننا چاہئی کہ صاحب دانش و شعور خوب جانتی ہین کہ بندہ فاعل مختار ہی

اور یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہی اور برعکس اسکے اتحاد اور جس کو عقل نہین ہے وہ حیوان ہی اور اسکے واسطے قرب و بعد بہشت و دوزخ کچھہ نہین ہی اور نہ ثواب و عذاب بعضے جاہل صوفیون کی تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ کفر کافر کا اور چوری چورون کی اور زنا زانیون کا یہ سب اوسکی افعال ہین یہ اشد کفر ہے معنی اس قول کی کہ جو نیک بد عالم مین ہوتا ہی وہ آپ ہی کرتا ہی اور غیر پر بہانہ رکھتا ہی یہ ہین کہ حق تعالے نے آپ اپنی آپ کو چاہا کہ ظاہر کرون پس ظاہر کیا اور جو کچھ چاہتا ہی کرتا ہے فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ کے یہ ہی معنی ہین وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ کا یہ ہی مطلب ہے اس سے دریافت ہوا کہ عالم مین جو نیک و بد ہی اسکا پیدا کیا ہوا ہی اور اوسکی خواہش سے ہی یہ نہین کہ آپ کرتا ہی اور غیر پر بہانہ رکھتا ہی مبتدی اور منتہی کی توحید کا حال جو موافق آیہ اور حدیث اور عقائد سنت کے ہے اس نظم سے منکشف ہوتا ہی نظم

آپ کرتا ہی جو کرتا ہے خدا
اور صفت اوسکی ہی ہادی اور مضل
قطعہ ای خدا جسمی ہوا سب کچھ عیان
مطلع ممکن ہو واجب پر کہان
چہرہ دیکھی جو کوئی آئینہ مین
ہی چمک اوسکی نہ ذات ای مہربان
موتی دریا ہی سی پیدا ہی ضرور
اس سی ہم پاتے ہین قرآن کا نشان
جو کہی کہ مین ہون مین کردگار
اپنی ہستی سی ہو باہر وہ جوان

غیر کا اسمین بہلا ہی دخل کیا
عزت و ذلت ہدایت اور ضلال
اور تجہ سی زندہ ہی سارا جہان
نا سمجھنے خوب ہی طالب یہ بات
عکس چہرہ ہی نہ ذات او مہان
یا دہوان ہو آگ سی پیدا ہی صاف
موتیکو کہدو کی بحر بیکران
مین قرآن اوسکو کہہ سکتے ہین
اوسپہ سو نفرین کرینگی عارفان
جسکو دیکھو جانو ہے تو ہی تو جہان

پر صفت اوسکی معز ہی اور مذل
سب اوسکی ہاتہ ہی ای باکمال
ذات تیری دیکہ سکتا کون ہے
اک کہاوت مین کرون تجہسی بیان
یا تری زندہ یہ نور آفتاب
عین آتش کب ہی بیشک وہ دہوان
بنتی کاغذ پر سیاہی سی حروف
ڈہونڈو عالم سی خدا کا نام نشان
جو کوئی چاہی خدا کو پاؤن مین
معرفت حق کی ہی بس کا گمان

اب واضح ہو کہ خدائے تعالے کی ہادی اور مضلی اور منتقمی اور مذلی اور ایسی صفات سے

مانگنا چاہیئے اسواسطے کہ بناہ اور استغفار کیوقت بندے کی عاجزی اور نیازمندی بہت
ظاہر ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا اَعْلَمُکُمْ مُوْحِنَۃُ اللّٰہِ اَخْشٰکُمْ
بِاللّٰہِ وَاِذَا تَجَلَّی اللّٰہُ لِشَیْءٍ خَضَعَ لَہٗ ایضا مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ خَافَ اللّٰہَ نگاہ عارف
کی اسکے جلال اور جمال کے ادراک مین حیران رہی تو سب طرف سے عاجز ہو کے نیازمندی
کا منہ خدای تعالے کیطرف لائی اسواسطے کہ نیازمندون کی آرزو پوری کرنیوالا
وہی ہے جسکو الصمد کہتے ہین اور نیاز سے مراد عاجزی ہے دیکھو سجدہ کرنے سے
مقصود سرافگندگی اور عاجزی ہے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سے مراد ہے
بیان کرنا حق تعالے کی بزرگی اور اپنی نیازمندی اور عاجزی کا ع عجز وتقصیر
ہم سے ہر دم ہے لطف و احسان تجہ سے پیہم ہے • لطف ہی چاہتا ہے یہ تسلین ہمارے
دل کو تجہ سے ہو تسلین • عارف صادق سے تا انتہا عذر و نیاز و سرافگندگی ظاہر
ہونا رحمانیت کی راہ ہے اور برخلاف اسکی عجب وغرور کا پیدا ہونا شیطانیت
کا طریق ہے اگرچہ اوسکو توحید و معرفت بہ حاصل ہو شیطان بڑا موحد اور عارف ہے
لیکن حلم اللہ کا نہین رکھتا ہے پوشیدہ نرہے کہ نیازمندی اہل دنیا کی حصول دنیا ہے
اور نیازمندی اہل آخرت کی حصول درجات اعلے اور نیازمندی اہل اللہ کی
حصول لقاء مولے پس مسکنت اور نیاز کے بعد مقام تسلیم ہے یعنے خدا اسکے
حکم پر گردن رکھ دینا جسکا نام اسلام حقیقی اور دین خالص ہے فرمایا اللہ تعالے نے
اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ سو یہ ہی فرمانبرداری ہے اور فرمایا اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ
الْخَالِصُ بعد مقام تسلیم کے مقام تفویض ہے اسطرح پر کہ بندہ اپنے ظاہر و باطن اور
دنیا اور آخرت کے احوال کو سپرد خدا کر دے کہ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ

اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌ بِالۡعِبَادِ اور مقام تفویض کے بعد مقام رضا ہی اور رضا اور تسلیم کی
بالاتر کوئی مقام نہین ہی چونکہ مقصود انبیا اور اولیا کا خوشنودی خدا کی ہی جب خوشنودی
خدا کی حاصل ہوئی سب کچہ حاصل ہوگیا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ سے یہی
معنی ہین سو جبتک کہ بندہ خدا سے ہر امر مین راضی اور اوسکے کئی پر خوش نہو
تب تک رضامندی خدا تعالے کی حاصل نہین ہوتی ٭

دوسرا باب ۲

آدمی کے جامعیت کے بیان مین کہ سب چیزون کی صفتین
اوس مین الٰہی ہین فرمایا اللہ تعالے نے مَا خَلۡقُکُمۡ وَلَا بَعۡثُکُمۡ اِلَّا کَنَفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ
اس طرح پر کہ جو کچہہ ابوالبشر آدم علیہ السلام کو مادہ اور استعداد عطا کی تہی وہی استعداد
سب بنی آدم مین بالقوہ ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلۡمُؤۡمِنُ
کَنَفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ جیسے سیاہی ایک ہی اور اوس سے حرف بے شمار
ظاہر ہوتے ہین اور سب حرفون مین سیاہی وہی ہی ایسی ہی سب آدمی مثل
ذات واحدہ کے ہین از روی مادہ کے اور سب مین استعداد ہدایت اور ضلالت
کی موجود ہی جو مظہر ہدایت ہی وہ خوب ضلالت کو سمجہتا ہی اور اوس سے بچتا ہی
اور اوس کو کوئی گمراہ نہین کر سکتا ہی وَمَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ
اور جو مظہر ضلالت ہی ضلالت کو ہدایت جانتا ہی اَفَمَنۡ زُیِّنَ لَہٗ سُوۡٓءُ عَمَلِہٖ فَرَاٰہُ حَسَنًا
پہر اوس کو کوئی ہدایت نہین کر سکتا ہی وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ ہَادٍ
اگر کسی مین دو نو جمع ہون سو جب خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا کے
اور جو ہدایت کو ہدایت جانے اور ضلالت کو ضلالت اخر کو توبہ اوسکو نصیب
ہوتی ہے چنانچہ فرمایا عَسَی اللّٰہُ اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡہِمۡ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ
پس آدمی اللہ تعالے کی ذات وصفات کا مظہر ہے اور مظہر نہ عین صفات ہی اور نہ غیر

صفات اور صفات نہ عین ذات ہیں اور نہ غیر ذات آدم مظہر جمال وجلال ہے اور خلیفہ
برحق چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور آدم کو خلیفہ اسواسطے فرمایا
کہ آدمی جامع ہے تمام موجودات اور مکنونات سے اور مجمع ہے غرائب غیب کا اور منبع ہے
عجائب شہادت لاریب کا اور خلاصہ ہے علوم جسمانی اور لطیفہ ہے عالم روحانی اور امر
ربانی کا فرمایا قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اور تمام حقائق علوی یعنی اوپر کی چیزوں اور دقائق
سفلے یعنی نیچے کی چیزون کا مجمع اور محرم اسرار سبحانی ہے چنانچہ حدیث قدسی اس بات
پر ناطق ہے خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بِیَدَیَّ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا آدمی کیا ہے برزخ جامع جس
مین اسرار خلق وحق لامع ہے اسمین ہین سب دقائق جبروت ۔ اسمین ہین سب حقائق لاہوت ۔ العزیز
اللہ تعالے نے اربع عناصر سے کہ آب اور خاک اور باد اور آتش ہے تین چیز کو پیدا
کیا جمادات نباتات حیوانات اور آدمی سب چیزون کا جامع ہے چنانچہ ہڈیان اوسکی
جمادات ہین اور بال نباتات اور حیوان ناطق تو خود ہی ہے اور اوسکی حیوانیت مین
دو صفتین ہین ایک صفت بہیمی اور ایک صفت ملکی اگر صفت بہیمی غالب ہوگئی تو حیوانات
سے بدتر ہوگیا اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اور اگر صفت ملکی غالب ہوگئی تو سب مخلوق
سے بزرگتر اور افضل ہے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰھُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بحر
و بر سے مراد دنیا اور آخرت ہے اسواسطے کہ یہ دونو اوسکے واسطے پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے
شرف دیدار سے مشرف ہے فرمایا فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
معلوم ہوا کہ آدمی کا دوطرف تعلق ہے ایک اعلے کیطرف کہ ملکیت ہے اور ایک
اسفل کیطرف کہ بشریت ہے اگر اوسنے اعلے کیطرف رجوع کیا تو اوسکی بشریت کی
صفتین کہ اخلاق ذمیمہ ہین مغلوب ہوکر اوصاف حمیدہ اوسکی غالب ہوجاتے ہین پھر
ملکیت سے مقام روحانیت کو اور روحانیت سے مرتبہ رحمانیت کو پہنچتا ہے اور اس

آیت شریف کو کہ اَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اور اس آثار کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ کے مضمون سے متصف ہوتا ہے اور اگر اسفل کی طرف میل کیا تو اخلاق ذمیمہ غالب ہو جاتے ہین اور اوسکے بہائم کی صفت شیطانیت سے ملکی دنیا کی محبت اور لذت نفسانی اور کفران نعمت اوسکا پیشہ ہو جاتا ہے اور یہ آیت کریمہ کہ وَوَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ اِلَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ اور یہ حدیث کہ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُہَا کِلَابٌ اوس کے حق مین صادق آتے ہین سو عاقل کو چاہیے کہ اسکے علے کی طرف رجوع کرے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے آدمیکو سب چیزون کا جامع اور تمام مخلوق مین بزرگ اور شریف پیدا کیا ہے اور سوائی اوس کے مظہر ذات اور صفات اپنا بنایا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَکْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْکُرْسِیِّ وَاَفْضَلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ مطلب یہ کہ ہر مخلوق کی ایک صفت خاص ہے حیوان مین حیوانیت جن مین جنیت اور ملک مین ملکیت اور آدمی مین یہ صفتین سب ہین اور صفت شیطانیت اور رحمانیت زیادہ اور مظہر حق ہونا اس کا حدیث نبوی سے ثابت ہے فرمایا قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَرَمُ اللّٰہِ وَحَرَامٌ اَنْ یَّلِجَ فِیْہِ غَیْرُ اللّٰہِ اور فرمایا قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ تعالے اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی اپنا مظہر صفات و آثار بنایا اس لئے کہ اللہ تعالے صورت سے پاک و منزہ ہے تَعَالَی اللّٰہُ عَمَّا یَصِفُوْنَ

تیسرا باب ایمان کے بیان مین فرمایا اللہ تعالے نے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یہ معنی ہین کہ اے ایمان لانے والو دلیل و برہان کے راہ سے ایمان لاؤ کشف و عیان کے طریق سے یا اے ایمان لانے

والو تصدیق کی رو سے ایمان لاؤ تحقیق کی راہ سے جناب قطب الاقطاب خواجہ بہاؤ الحق
والدین محمد نقشبند قدس سرہ سے منقول ہی کہ اٰمنوا سے اشارہ ہی کہ ہر لحظہ اپنے مین اپنی
وجود کو نیست اور ذات واجب الوجود کو ہست سمجھو کہ وُجُودُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ
اسیکی طرف اشارہ ہی حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ فرماتے ہین کہ مجکو
پچاس برس ہوئے ایمان لائے ہوے اور ابہی تک ایمان تازہ کرنیکی فکر مین ہون نظم

بی خدا کے سانس لینا ہی گناہ قید ہستی مین ہے پہنساکی حق ہی دور	مشغل اپنی ذات کا ہی کفر راہ نیست ہو کفر خودیکو دور کر	ذات الہی تجہ کو پندار و غرور ہی حقیقت مین وہی حق جلوہ گر

ایمان نور ہی مومن کے دل مین اوسکے سبب دیکہا جاتا ہی حق اور باطل اور تابعداری حق کی
اور بچنا باطل سے اور کفر تاریکی ہی کافر اور منافق کے دل مین کہ دیکہا جاتا ہی اوس سی حق باطل
مین اور باطل حق مین اور تابعداری باطل کی اور بہاگنا حق سے جیسا فرمایا اللہ تعالے نے
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ
الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
اے عزیز ایمان کے چار رکن ہین دو اللہ تعالے کیطرف سی کہ وہ ہدایت ہی اور
توفیق اور دو بندے کی طرف سے کہ وہ زبان سے اقرار ہی اور دل سے تصدیق
سو ہدایت اور توفیق پہلے اللہ کیطرف سی ہوتی ہی کہ آدمی کے دلمین ایک کشش پیدا
ہوتی ہی جسکو جذبہ کہتی ہین فرمایا يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ پہر اقرار تصدیق پہلی بندیکی
طرف سے کہ فرمایا فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ پس اللہ تعالے کیطرف سے جو ہی سو قدیم ہی
اور غیر مخلوق اور بندیکی طرف سے جو ہی سو حادث اور مخلوق اے عزیز اقرار اور تصدیق
مانند دانہ تخم کے ہے کہ ایمان کامل باخلاص کے دل کی زمین مین بوتی ہین اور
دو نوجہان کی خواہشون کی محبت اوس سے دور کرکے کفر و شرک و نفاق و عجب اور حسد

دریا وکینہ وبخل وطمع وغیرہ کی نجاستون سے پاک وصاف کرکے عبادات
وریاضات واذکار وافکار سے معمور کرتے ہین اور امر کے بجالانے اور نہی سے
دور رہنے کے ہاتہ سے اوس کو پالتے ہین تب بعد ایک مدت کے اوس بیخ شوق
ومحبت وذوق وشوق وحالات ویقین ومعرفت وکشف وکرامت وغیرہ کی
شاخین اور پتے ظاہر ہوتے ہین پہر جو اوسکے صاف کرنے مین کمی ہوئی تو شاخ
وبرگ اوسکے خشک ہوجاتے ہین اور اگر خوب تصفیہ ہوا تو اوسکے شاخ وبرگ
مین قوت پیدا ہوکر معرفت وتوحید حقیقی کی کلیان نمود ہوتی ہین پہر جب تصفیہ اور زیادہ
ہوا تو اوس مین قرب الہی کا میوہ کہ جس کو ایمان کامل کہتے ہین لگتا ہی چنانچہ
فرمایا اللہ تعالے نے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا
یعنی ابتدا سے انتہا تک سالک کو اوسکی ریاضت اور مجاہدہ اور حوصلے کے موافق توحید اور معرفت
طرح طرح کی حاصل ہوتی ہی جس قدر اپنی ہستی چہوڑتا جاتا ہی اوسیقدر قرب حق میسر ہوتا ہے
ای عزیز ایمان قرب حق کو کہتے ہین اور کفر بعد حق کو کہتے ہین اور بعضون کی نزدیک ایمان
نفس کشی ہی اور وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ سے یہی اشارہ ہی اور کفر نفس پروری کی حق مین حدیث نبوی
ناطق ہے اَلنَّفْسُ هِيَ الصَّنَمُ الْاَكْبَرُ یعنی آدمی کی آرزوئین کہ نفس سے پیدا ہوتی ہین یہی اوسکا بت ہین
کہ شب وروز اپنی خواہشون کی برائی کی فکر مین مشغول رہتا ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے
اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ

مثنوی

نفس کافر کیش پہلی قتل کر
دشمن ایمان ہی یہ کافر نہان
شیر کرتی ہین ایکو قتل وبس
اور سوا اوسکے نہ تو کچہ پیشہ کر

ہا نون پہر تو کوچہ جانان مین ہم — ہی کئی قتل اوسکی ایمان ہی کہان
پیر می باطن کا یہی زنار ہی — قتل ہی ظاہر مین یا باطن جا ہی
ہی شکار اوسکا نہین غم کہ وکم — تو اوسیکے قتل کا اندیشہ کر

جانا چاہیے کہ جس چیز کو سوا خدا کے تیرا نفس چاہے وہی تیرا معبود ہے فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا اشغلک عن اللہ فھو معبودک فرمایا اللہ
تعالے نے وَلِکُلٍّ وِّجْہَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کا ایک ایک
قبلہ ہے کہ اوسکی طرف اوس کا دل متوجہ اور قبلہ حقیقی سے پھرا رہتا ہے مگر میدان
تجرید کے یکتا تاز اور حریم تفرید کے محرم راز اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کے
قبلہ سے مونہ نہین پھیرتے اور بحر شہود مین مستغرق رہتے ہین نظم

قبلہ شاہان ہے ملک و مال اور تاج و گھر	قبلہ ارباب دنیا لشکر جمع سیم و زر
آب و گل ہے قبلہ صورت پرستان شک نہین	جان و دل ہے قبلہ معنی شناسان الیقین
قبلہ زاہد وہی ایوان محراب قبول	قبلہ بد سیرتان شغل بد و کار فضول
قبلہ تن پروران ہے خواب شیرین خوش طعام	قبلہ انسان دانشمند ہے دانش مدام
قبلہ عشاق وجد و ذوق و وصل روا	عارفون کا قبلہ جان ہے جمال ذو الجلال

چوتھا باب اللہ تعالے کی پہچان کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یہان یعبدون کے معنی یعرفون کے ہین
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ
اے عزیز تمام بندگی اور محنت تقوی اور طہارت اور علم و فضل سے مقصود خدا کی
پہچان ہے اور یہ جبتک اپنے آپ کو نہ پہچانیگا تب تک میسر نہوگی اور اپنی شناخت
بغیر اسکے کہ خالص عبادت اللہ ہی کی واسطے کیجاوے حاصل نہین ہوتی فرعون
تمام شب بندگی اور ریاضت کرتا تہا اور خدا شناس نہ ہوا آخر دعوی انانیت کا
کیا ایسی ہی جو شخص کیسی ہی عبادت و ریاضت کرے اور اپنے آپ کو نہ پہچانے
اور اللہ پر یقین کلی نہ لاوے اور اوسکا یقین حاصل نہ کرے کہ تمام عبادتو نکا

پہلی ہی تو اوس کے ریاضت و محنت استدراج اور جنون اور تجلیات شیطانی کیطرف لیجاتی ہی اور وہ دعوے انانیت کا کرکے کافر ہو جاتا ہی گو اوس سے عجائب و غرائب چیزین ظاہر ہون جیسی فرعون اور دجال و شیطان سے ہی ظاہر ہوئین فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَزَاهَدَ بِلَا عِلْمٍ جُنَّ اٰخِرًا اَوْ مَاتَ كَافِرًا ای عزیز جو شخص زہد و علم سے خود شناس نہ ہوا اور اپنی حقیقت کو نہ پہچانا وہ گویا فرعون وقت اور دجال زمانہ ہے نظم

آپ کو پہچاننا ہی حق شناسی کی بنا	حق شناسی سے بڑھا جس وقت حیرت مین گیا
جب بڑا حیرت مین پہر وان آ مین فانی ہوا	پہر فنا ہو کے مقام اطہری اوس کو ملا
پہر مقام اطہری ہی قرب حق کا ہی مقام	قرب حق ہی مظہر حق ہی پہر آگے والسلام

جاننا چاہیے کہ خود شناسی دو طرح پر ہی اول یہ کہ آدمی اپنی خلقت پر نظر کرے اور جانے کہ مین ایک گندی حقیقت پانی کی بوند سے بنایا گیا ہون کہ اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِيْنٍ مار مہین سے نطفہ مراد ہی پہر علقہ سے ہڈی اور ہڈی سے گوشت پوست بنا اور اپنی ضعیفی اور عاجزی کو کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا سے ظاہر ہے بغور دیکھے اور باطن کے رنج و بیماری کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ جسکے حق مین ناطق ہی ملاحظہ کرے نقل شیخ بلخی رحمۃ اللہ علیہ راستے مین جاتے تہے کہ ایک شاہزادی سے ملاقات ہوئی شیخ نے شاہزادی کیطرف مطلق التفات نکیا شاہزادی نے غصے ہوکر کہا کہ اے شیخ مجکو نہین پہچانا شیخ کو بہی غصہ آیا فرمایا ہان پہچانا کہ پہلے تو اپنی باپ کی پیٹہ مین پانی کا ایک قطرہ تہا پہر پیشاب کی راہ سے ان کے پیٹ مین آیا پہر وہان خون اور ملغم کہاتا رہا پہر پیشاب ہی کی راہ سے دنیا مین آیا جب عمر آخر ہوگی تیرا گوشت اور پوست کیڑے کہا لینگے اور ہڈیان سڑ گل جاوینگی مین تجکو ایسا پہچانتا ہون جب شاہزادی کو حقیقت اپنی پیدائش کی معلوم ہوئی شیخ کے پانو پر گر اور بہت سے عذر

کرکے چلا گیا دوسری وجہ یہ ہی کہ آدمی یہ بات جانے کہ آسمان اور پہاڑ اللہ تعالی
کی امانت کو کہ اوس کی معرفت ہے اوٹھا نہ سکے مین عاجز رہا تو ان کیسی اداکرو گا یہ سمجھ کر
بندگی وعبادت اذکار وافکار مین بہت کوشش سعی کر ہی اور نفس وشیطان کے مکر اور اپنے
ظلم وجہل کو دیکھو فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ
فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ظلوم وجہول
کے محققین نے کئی معنے فرمائے ہین اونمین سی ایک معنی یہ کہ آدمی ظالم ہی ان معنون کر کہ
اپنی نفس کو ہویت حق مین فنا کرتا ہی اور اپنا کچھ خیال نہین کرتا اور جاہل ہی اسطرح پر کہ غیر حق کو جانتا
اور پہچانتا نہین اور لا اله الا الله سے نفی ماسوی کے کرتا ہی بزرگون نے فرمایا ہی کہ جتنی
خودی آدمے مین ہی کسی مخلوق مین نہین اسواسطے کہ جتنی صفتین خدای تعالے کی ہین
اون سب صفات کی آدم کی خودی مین سما جاتی مین اور کسی مخلوق کی خودی مین نہین سماتے
اور آدم کی خودی مین سب شی کی خودی سماتی ہی اور کسی شی مین نہین سماتے یہان سی مفہوم ہوا
کہ جس طرح خدا کی خودمین سب چیز کی سمائی ہی ایسی ہی آدم کی خودی مین مطابق مضمون
حدیث قدسی کے لَا يَسَعُنِيْ اَرْضِيْ وَلَا سَمَائِيْ وَلٰكِنْ يَسَعُنِيْ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ التَّقِيِّ النَّقِيِّ
اور حدیث قدسی اسی مضمون کی یا ابن آدم خلقت الاشیاء لک وخلقتک لی
وہ تنہا تنہا شہنشاہ معظم ہوئی ناگاہ پیدا شکل آدم العزیز جیسی خودشناسی
دو طرح ہے ایسی ہی خداشناسی ہی دو صورت پر ہی پہلے یہ کہ قادر کو قدرت سی اور صانع
کو صنعت سی معلوم کر سکتی ہین پس اللہ تعالے کی عظمت اور اوس کی صنعتون کی
دید مین آدمی محو ہو جائی اور خوب ملاحظہ کرے کہ کوئی صنعت عجیب عرش سی زمین کے نیچے تک
آدمی کے وجود سے زیادہ نہین ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ
اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْكُرْسِيِّ وَاَفْضَلُ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدمیکو

چاہئے کہ اپنے دریائے وجود مین غوطہ مارے اور جو اوس کے دلمین صانع بالکمال
اور قادر ذوالجلال نے صفتون اور قدرتون کے جواہرات پوشیدہ رکھے ہین ملاحظہ کرے

قطعہ وہ ہنسی خوب ہی جو منہ کے ذریعے سے ہو	خوب وہ دید ہے جسمین نہ ہو کچہ آنکہ سے کام
بیٹہ کر دل مین سفر کر کہ یہ ہی خوب سفر	منت پا نہین اور سیر ہے عالم کے تمام

(دوسری) یہ کہ اپنے دل مین کہ اللہ تعالے کی ذات وصفات کا آئینہ ہی دونو جہان
کو مشاہدہ کرے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے قلب المومن مرآۃ الرب اور دونو جہان
کی اشیا کو اپنا مظہر جانے اور تمام اشیا مین ایک ہی نور مشاہدہ کرے قطعہ

ایک ہی ہے مغز گو ہون پوست ظاہر مین ہزار	عکس ایک ہی رخ کا ہے آئینے ہون گو بیشمار
گو ہزار دن ہین مزے میوون مین جو دیکہو بغور	ایک ہی پانی سے سب کی پرورش ہے میرے یار

اور بعضے بزرگون نے فرمایا ہے کہ خدای تعالے کی معرفت تین طرح پر ہے عام اور
خاص اور خاص الخاص عام کیواسطے علم الیقین ہے کہ اوس سے اللہ تعالے کی صفات
کے نور مشاہدے ہوتے ہین اور یہ امر شریعت سے آتا ہے اور خاص کیواسطے عین الیقین ہے
کہ اوس سے اسرار الہی اور جلوہ نامتناہی دیکہتے ہین یہ درجہ طریقت سے میسر ہوتا ہے
اور خاص الخاص کیواسطے حق الیقین ہے اوس سے یہ بات متحقق ہوتی ہے کہ بندہ حق تعالے
جلشانہ کے ذات کی حقیقت کے دریافت کرنیمین نہایت ہی عاجز ہے اور یہہ بہی
مفہوم ہوتا ہے کہ بے مرنیکے یہ حقیقت منکشف نہین ہوتی ہے چنانچہ فرمایا
واعبد ربک حتی یاتیک الیقین امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
العجز عن درک الادراک ادراک کسی بزرگ کا یہ قول ہے کہ جسوقت مین یہ گمان کرتا ہون
کہ مین نے پایا خدا کو تو اوسوقت مین نہین پاتا ہون اور جب یہ جانتا ہون کہ ابھی نہین پایا
تو اوس وقت اوس کو پا جاتا ہون حضرت ابراہیم ادہم مناجات مین فرمایا کرتے تھے

کہ جس نے تجہ کو پہچانا تو گویا اوس نے تجہ کو نہین پہچانا سو جس نے تجہ کو پہچانا ہی نہین سو وہ
اوسکا کیا حال ہے معلوم ہوا کہ معرفت یا صفات کی ہی یا ذات کی معرفت صفات کی دنیا مین
حاصل ہوتی ہی بقدر پاکی نفس اور صفائی دل اور روشنی روح کے یعنی جسقدر دنیا مین نفس کو
پاک اور دلکو صاف اور روح کو روشن کریگا اوسیقدر اوس کو معرفت صفات کی میسر ہوگی
اس واسطے کہ صفات ذات کیطرف کہینچتی ہی اور صفات نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات معرفت ذات
کے کسی نبی یا ولی کے علم و فہم مین نہین آسکتی اسواسطے کہ شناخت ذات کی اور دیدار اوسکا
زندگی مین میسر نہین فرمایا صلعم مَنْ کَانَ یَرْجُو لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ
وسلم میری گہر تشریف فرما تہے نصف شب کو مین حضرت کے زانوی مبارک پر سر رکہے خواب
مین تہی اور حضرت بیٹہے تہے کہ دفعۃً اشک مبارک حضرت کے سینے پر ٹپک پڑے
مین جاگی اور پوچہا یا رسول اللہ رونا آپکا کیون ہی اگر دوزخ کے سبب سے ہی تو حضرت
پر حرام ہی اگر بہشت کیواسطے ہے سو وہ جناب کے واسطے حلال ہی فرمایا خدا تعالے کی دیدار کیواسطے ہے اور دیدار
اوسکا بے ممات کے میسر نہین سبحان اللہ کیا شوق تہا کہ آپ کو سب کچہہ حاصل تہا یعنی جو پانی اور دریافت کرنیکی چیزین
تہین سب پائین اور دریافت کین اور جو کچہہ معلوم کرنیکی باتین تہین سب دیکہین اور
جانین لیکن پہر بہی شوق دیدار خدا کا حد سے زیادہ تہا روایت ہی کہ موسی علیہ السلام
نے ابتداے نبوت مین اللہ تعالے کے انوار صفات درخت سے دیکہے تو حق تعالے
نے فرمایا فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اور جب انتہا کو پہونچے فرمایا رَبِّ اَرِنِیْ حکم ہوا لَنْ تَرَانِیْ

رب ارنی کی ندا موسی سے ہر دم ہی یہان لن ترانی کی صدا آتی ہی وان سے ہر زمان

معلوم ہوا کہ حق تعالے کی ذات کا مشاہدہ دنیا مین بہ نسبت بہشت کے بطور مثال کے
ہوتا ہی جیسے آفتاب کی شعاع آئینہ سے یا پانیکا عکس گہر کی چہت مین نظر آتا ہے

اور بے وسیلے آئینہ او رجہت کے مشاہدہ بہشت مین بعد مرگ ملتے ہی چنانچہ کہتے
ہین کہ موت ایک پل ہے کہ دوست کو دوست کے پاس پہونچاتا ہی یاد رکہو کہ
علم الیقین تعلق رکہتا ہے انوار صفات حق تعالے سی اور عین الیقین تعلق اسرار سے
اور حق الیقین تعلق انوار ذات سے مثلاً ایک شخص نے دہوان آگ کا کہ آگ کی
صفات سے ہے دور سے دیکہا بے شک وہ سمجہ گیا کہ آگ وہان ہے کسواسطے
کہ دہوان بے آگ کے نہین ہوتا ہی اسکا نام علم الیقین ہی اور جب آگ کے نزدیک
گیا اور شعلے دیکہے اور گرمی کہ اسرار آتش سے ہی پائی سمجہ گیا کہ یہ ہی آگ ہے
اسکا نام عین الیقین ہے اور جب اوسکی اندر جاکے ہمرنگ آتش ہوگیا اسکا
نام حق الیقین ہے اس مقام مین منی اور توئی اوٹہ جاتی ہے *

پانچوان باب ۵ شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کی بیانمین

کہ فرائض اور سنن اور نوافل اور دعاؤن کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے
الغرض شریعت حدود اللہ کو کہتے ہین یعنی منہیات سے پرہیز کرنا اور احکام الہی کا
بجالانا اور اس طاعت یعنی احکام کے بجالانے مین جو کیفیت اور لذت حاصل ہوتی
اوسکا نام طریقت ہے اور حقیقت حکمت الہی کے دریافت کرنیکو کہتی ہین جو امر و نہی مین
ہے اور حقیقۃ الحقیقت حاکم کے دیکہنے کو کہتے ہین جسکا نام مشاہدہ ہی طاعت او
احکام کے بجالانے کی لذت اور کیفیت مین بشر اور ملک شریک ہین یعنی دونو گروہ
کو یہ مزہ حاصل ہی اور حکمت اشیا اور علم الہی اور مشاہدہ اور تجلیات کی کیفیت سے
فرشتے الگ ہین اسلئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً
سو خلیفہ کے لفظ سے معلوم ہوا کہ آدمی تمام مخلوقات سے افضل اور اکرم اور
اشرف ہے جب فرشتون نے سنا تو نادانستگی سے کہا اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ

سلہ یعنی جنکے عبادت ... [illegible]

فیشئل فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک الی آخر الایة جس وقت انکو علم اسما کا دیا تب فرشتون
نے کہا لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا نہ زمین اور حالات عالم ناسوت کی اور حرکات اور سکنات
آسمانون اور زمینون کے اور جو ثواب عذاب کے لائق لوگ ہین یہ سب لوح محفوظ
مین ہین اور حکمت اشیاء کی جاننا اور حق تعالے کی تجلیات کا مشاہدہ یہ سب مقام عرش و
کرسے اور لوح و قلم سے بالاتر ہین آیا غیر حضرت موسی علیہ السلام نے بموجب
حکم حق تعالے کے حضرت خضر علیہ السلام سے علم لدنی حاصل کیا کوئی یہ خیال نکرے
کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسے علیہ السلام سے افضل ہین اگرچہ حضرت
خضر علیہ السلام بہی نبی ہین لیکن علم موسی علیہ السلام کا کہ نبی مرسل اولو العزم ہین حضرت
خضر علیہ السلام سے بہتر ہے اسواسطے کہ علم حضرت خضر علیہ السلام کا لوح محفوظ سے
ہے کہ احوال دونو جہان کی قدرت اور مخلوقات اور خیر و شر کا اوسمین منکشف ہے
اور علم حضرت موسی علیہ السلام کا قادر سے ہے اسواسطے کہ قادر کو قدرت سے
معلوم ہوتا ہے اور وہ مقام علم اور تجلیات اور مشاہدہ کا ہے لوح محفوظ تک کا
علم اور دانش تو شیطان کو بہی بیشتر مجب علم الملکوت تہا لیکن علم اللہ تعالے سے اوسکو
حاصل نہ تہا پہر اوس دانش و علم کا کیا اعتبار اسی دلیل سے حضرت موسے علیہ السلام
حضرت خضر علیہ السلام سے بہتر ہین فرمایا وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ
اور تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ کہتے ہین اللہ تعالے کی دو کتابین ہین
ایک علم الکتاب یعنی لوح محفوظ کہ جو کچہ اوسمین لکہا ہے وہ مخلوقات ہے اور دوسری ام الکتاب
اور وہ جو علم خدا مین ہے اور اوسکی صفت قدیم ہے اور غیر مخلوق ہے مثل قرآن
اور کتب و صحف منزل کی بیان سے سمجہنا چاہئے کہ علم مخلوقات کا بہتر ہے یا غیر مخلوق کا
اگر بادشاہ طبیب کے ہاتہ سے صحت پائے تو طبیب کو کچہ فضیلت نہ ہوجائیگی

السی ہی حضرت موسے نے اپنی مرض کا علاج حضرت خضر علیہ السلام سے کیا تہا
اور مرض یہ تہا کہ ایک روز حضرت موسے علیہ السلام خطبے مین پند و وعظ و دقائق
وحقائق معرفت و توحید فرماتے تہے ایک بزرگ نے کہا اے کلیم اللہ اب روئے
زمین پر آپ سے بہی کوئی دانا تر ہوگا آپ نے فرمایا کہ میرے دانست مین نہین ہے
پس موسے علیہ السلام کی بوجہ مین مرض پیدا ہوا خدا کا حکم آیا اے موسے اپنی شفائے
مرض کیواسطے ہمارے فلانے بندہ کے پاس کہ نام اوس کا خضر ہے جا جب لئے
تو بیماری دانش سے شفا پائی اخبار مین ہے کہ حضرت موسے علیہ السلام کے وقت
مین پانچ برس مینہ نہ برسا بنی اسرائیل کے عالمون فاضلون زاہدون کے ساتہ
حضرت موسی علیہ السلام دعا مین شریک تہے قبول نہ ہوئی حکم ہوا کہ برخ سے استدعا کرو کہ وہ
دعا کرے ہم قبول کرینگے اس مقام مین کوئی یہہ گمان نکرے کہ برخ حضرت موسے
علیہ السلام سے بہتر ہوگا ہرچند اوسکی شان مین یہ پروردگار نے فرمایا کہ برخ مجہ کو
ہنساتا ہے ہر روز تین بار لیکن پادشاہ کے دربار مین کیا لطیفہ گو ظریف نہین ہوتی
ہین پادشاہ کے خوش کرنیکو مگر مقربان درگاہ اور مخصوص بارگاہ کو نہین پہنچتے خلاصہ
کلام کشتی اور قتل غلام اور دیوار کے حکمت کے نہ جاننے سے موسی علیہ السلام کے
دین اور ایمان مین کچہ قصور و فتور نہ تہا اور حضرت خضر علیہ السلام کے جاننے سے
کچہ اون کی دین و ایمان مین زیادتی نہ تہی جاننا نہ جاننا برابر ہے حق تعالے کے
قرب و بعد کے اسبابکا جاننا اور تلاش کرنا انبیا اور اولیا اور مومنین کی بڑی ہمت ہے
جس کی دانش اسمین زیادہ تر اوس کو قرب حق بیشتر حضرت سلیمان علیہ السلام باوجود
اسباب کے کہ تمامی جن و انس اور چوپائے اور پرندا ور ہوا اور آگ اونکی مطیع تہی اور
سب کی زبان سمجہتے تہے اور چالیس فرسنگ کا لنبا چوڑا تخت اونکا ہوا پر اوڑتا تہا

لیکن پوست عالم اسرار سے ہے اور موسی علیہ السلام کو کشف مشاہدہ تجلیات کا تہا اور حضرت
سلیمان علیہ السلام تابع احکام توریت اور شرع موسے علیہ السلام کے تہی اسی طرح
حضرت خضر علیہ السلام تابع حضرت موسیٰ کے تہی اور توریت کے احکام پر چلنے والے
اور ظاہر ہی کہ تابع متبوع سے بہتر نہین ہوتا ہے علما کا اتفاق ہے کہ صفات
حمیدہ مین انبیا علیہم السلام سب اولیا سے بہتر ہین اور اولوالعزم سب انبیا سے افضل ہین اور حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہین جمیع انبیا اور اولیا سے اوصاف حمیدہ
مین اخبار مین ہی کہ موسے علیہ السلام کے وقت مین ایک بندہ تہا گستاخ جناب
باری لیکن علم الہی اور حکمت اشیا نہین جانتا تہا حکم ہوا کہ اے موسے فلانے
بیابان مین میرا ایک بندہ ہی میرا سلام اوس کو پہونچا موسے علیہ السلام نے
تحیت اور سلام اللہ تعالے کا اوس کو پہونچایا اوس بندۂ گستاخ نے کہا کہ اے
موسے مین خدا کا سلام نہین چاہتا ہون موسے علیہ السلام متعجب ہوئی سبب پوچہا
کہا میری اور خدا کی لڑائی ہے آپ کو اور بہی زیادہ تر حیرت ہوئی وجہ پوچہی اوسنے
کہا اے موسے تمہین انصاف سے کہو کہ اللہ تعالے اپنی آپ کو رحیم وکریم و
غفور وتواب فرماتا ہے پہر دوزخ وبہشت بنائی اسواسطے کہ بد کو دوزخ مین ڈالے
اور نیک کو بہشت مین یہ رحیمی وکریمی کیسی موسے علیہ السلام نے سکوت فرمایا اور جناب
باری مین مناجات کی وحی آئی کہ ای موسے اگر تو چاہتا ہی کہ ہم اور وہ صلح کر لین
تو کئی کوڑے مار کے اوس پر سوار ہو اور اوس کو سواری کیطرح چلا ہم مین اور
اوسمین پس صلح ہو جائیگی اور اسبات کی حکمت تجہپر کہلیگی موسے علیہ السلام نے
ویسا ہی کیا اور اوسپر سوار ہو کے چند قدم چلایا فقیر بولا خداوندا میری تیری
صلح ہے ایسی ہی ظالم بندون کیواسطے دوزخ کیضرورت ہے وہ بندہ اصلا

موق اور عارف اور موحد تو تہا لیکن علم الہی نہین رکہتا تہا اسواسطے کہ علم الہی خاص
بندون کو کہ جناب انبیاء ہین علیہم السلام اور اونکے تابعان خاص کو ہوتا ہے
جب اوس بندہ گستاخ نے حضرت موسی علیہ السلام کا وہ کام دیکہا تب دوزخ کی
حکمت کا مقر ہوا اور لیکے کامل اور ملائک مقرب انبیا علیہم السلام کے مرتبے کو نہین
پہونچتے ہین ہرچند تعلیم اور تربیت انبیا علیہم السلام نے انسے پائی ہو حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے تعلیم پائی مگر کوئی
یہ نہ سمجہے کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہین اسواسطے
کہ جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم جسمانی وروحانی
کی تعلیم دی تہی تعلیم رحمانی لطو السلام کے جناب باری سے پائی تہی جہان حضرت
جبرئیل علیہم السلام بیگانے تہے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا
نَبِیٌّ مُرْسَلٌ کے یہی مراد ہے ۵ جبکہ وہ خلوتمین ہو دی باسلیل پرچلین گر نون
وہان پر جبرئیل ہرچند کوئی شہزادہ دایہ کی گود مین پرورش پائی لیکن جب وہ
شاہزادہ جوان ہوگا اوس کا حوصلہ اور ہوگا اور دایہ کا اور بعینہ شاہباز کا اگر مرغ
پرورش کرے جب پروبال سنبہالیگا سیر وشکار شہباز کا اور ہوگا اور شکار
مرغ کا اور یہ ہی نسبت ہی تمام پیغمبرون کے تعلم مین اور اون کے معلمون مین
معلوم ہوا کہ سیر انبیا علیہم السلام اور اونکے تابعان خاص کے عرش وکرسی لوح
وقلم خلد اور دوزخ سے بڑہ کے ہی جو شخص نعم بہشت اور دانش لوح وقلم کا
مقید ہو محجوب ہوا اگر کوئی لوح محفوظ اور زمین وآسمان کی حالات اور اوسکے سر سے
واقف ہو گیا صرف حکمت اشیا اور مشاہدہ عجائبات حاصل ہوا اور یہ نقصان ہے
کمال کا ملائک کو حکمت اشیاء اور مشاہدہ مین دخل نہین ہی اور بشر کو بہی اس مین

راہ نہین ہے جبتک اوسکی کیفیت اور ماہیت سے واقف ہو اور اسی طرح
وحدت سے وہ واقف نہ ٹھہرا ہو کوئی اندر موقعت نہین وہ معانی اور اسما
معقولہ کی حقیقت کے دریافت پر قناعت نہ کرے اور اسیکو مقصود اصلی
نہ جانے اس واسطے کہ ان چیزون کے دریافت کرنے مین تفرقہ پڑا ہے اور جمعیت
سے دور اور یہہ مرتبہ احدیت کا ہے جو عدد یعنی کثرت سے حاصل ہو
اوسکو یون سمجھا چاہئے کہ حق تعالے کا ظاہر ہونا بروز محشر حسابکے وقت اور یہہ
ہی اور بہشت مین دیدار کے وقت اور چیز ہے اور جب یہ ٹھہرا ہے کہ کلام الہی
بے حرف و آواز سننا بغیر شہود الہی کے نہین ہو سکتا ہی تو منافقون
اور کافرونکو بے حساب دوزخ مین لیجائینگے فرمایا اللہ تعالے نے فیومئذ
لا یسئل عن ذنبه انس ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعرف المجرمون
بسیماهم فیؤخذ بالنواصی والاقدام اور شہود ملائک یہہ ہی کہ اسواسطے حضرت حق تعالے
ملائک کو فرمایگا اور وہ معلوم کرلینگے کفیلون ما یؤمرون اگر کسیکو شہود ملائک
حاصل ہوا وہ فقط بسبب شہود ملائک کے مقام ملکیت تک پہونچا اور شہود خاص ہی
کہ مقام رحمانیت اور روحانیت مین ہی ابھی دور ہے اگرچہ عرش وکرسی لوح وقلم زمین و
آسمان سے خبر رکھتا ہو حضرت موسے نے جب کوہ طور پر حق تعالے سے کلام کیا تب
مقام ملکیت کا حاصل تھا جب اوس مقام سے ترقی کرکے مقام روحانیت اور رحمانیت
کو پہونچے فرمایا ذکرنی عند ربکم ہوا کرب واضح ہو کہ شہود ملائک عدد و وحدت ہے
اور شہود رحمانیت اور روحانیت احد و واحد ملائک کا قرب اور یہی اور انسان کا
اور کتب عقائد مین مذکور ہے کہ کوئی فرشتہ دیدار حق تعالے کا نہ دیکھینگے مگر حضرت
جبرئیل علیہ السلام ایکبار بیان سے معلوم ہوا کہ ملائک کا شہود اور چیز ہے

اور الٹا تھا اور چیز ہے یون سمجھا چاہئے کہ خدا تعالے کی ذات پاک ایک دریاے
بیکران ہے جس نے فقط اوسکے پانیکا مزہ چکہا اور صرف اوسی ہی رنگ دیکہا
وہ ملائک ہین کہ اونکو اتنی ہی کیفیت مزہ اور رنگ کی حاصل ہوئی اتنا ہی اونکا شہود
ہے اور جس نے یہہ جانا کہ یہ پانی محیط ہی تمام نباتات خصوصاً انسان مین کہ
حکم نباتات کا رکہتا ہی اور طرح طرح کی لذتین اور رنگ اور بو کہ میوون اور پہولوں مین
ہین اوسی پانی کی تاثیر ہے وہ انسان ہی اوسکا مشاہدہ یان تک ہی مقرب ملائک سے
الٹا اونکا مشاہدہ اور ہی کیفیت رکہتا ہی اسواسطے کہ آدمی اللہ تعالے کی ذات و
صفات اور جلال وجمال کا مظہر ہے جس کی صفت مین واقع ہی وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ
اور یہ فرمایا کہ اوسکو فرشتون نے اوٹھایا یا جنون اوٹھایا یا انسان کی شان مین ہی اِنَّهُ كَانَ
ظَلُومًا جَهُولًا ظالم اس معنے کر کہ اپنی نفس پر غالب آتا ہی اور اپنی ہستی کو فنا
کرکے حق کی ہویت اور بقا پاتا ہے اور جاہل اس رو سے ہی کہ سواے حق کے
کسی طرف اوس کی نظر نہین جاتی ہے اور زمین و آسمان عرش وکرسی لوح وقلم
بہشت و دوزخ کی سیر کیفیت دو انش کیطرف مطلق توجہ اور التفات نہین کرتا ہی
یہہ عالم منعکس ہی اور عالم اکبر اس مقام سے برتر ہی جب اوسنی طرف ظہر سے منہ
پہیرا تو اوسکا نام ہوا انسان یعنے انیس خدا تعالے ہوا اوس کی شان مین ارشاد
ہوا فَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا پہر اگر کسی فرشتی کو لوح محفوظ اور افلاک
کی خبر حاصل ہوئی آسمانون کے ملائک نے زمین کے ملائک سے خبر کی اور بات
منتشر ہوئی شیاطین مین اور شیطانون سے جنون اور جادوگرون مین اور اون سے
عوام الناس مین مشہور ہو گئی اب عوام الناس نے جنونکو تو اہل اللہ جانا اور جادوگرونکو
راست گو اور غیب کا عالم کہ مخصوص ذات باری کیو اسطے ہی ان مین یقین کیا پس

کہنی والا اور یقین کرنے والا اور یقین کی رو سے سننی والا کافر ہوا اگر کسی آدمی کو
لوح محفوظ کی خبر حاصل ہوا اور وہ اوسی مرتبہ کو مطلوب سمجھ کر اوسی مقام پر اکتفا
کرے وہ بہی ناقص ہی اور مطلوب سے دور اسواسطی کہ خدا تعالے کا قرب اور ہی چیز ہے
اور اوس کے مطلوب ہونے کا نشان یہہ ہی کہ اس کو جو مقام حاصل ہی اوسکا اپنی مریدون
اور مجلسیون سی فخریہ اظہار کرتا ہے اور اوس کی مخلص خاص اپنی شیخ کو اور بزرگون سی
افضل جانکر علم غیب بہی اوس کو دخیل جانتی ہین اس اعتقاد سی کافر ہو جاتے ہین
نعوذ باللہ منہا اسواسطی کہ علم غیب خدا کا خاصہ ہی **سوال** اگر خدا تعالے کسی شخص
کو کسی کام سے خبر دے کہ فلانا کام یون ہوگا اور پہر ویسا نہ ہو پہر یہ خاصہ کیا ہوا
جواب خبر دیوقت خدا کی خواہش ایسی تہی اور دوسری وقت اور ہوگئی کُلَّ یَوْمٍ
هُوَ فِي شَأْنٍ اوسکی صفت ہی **نقل** ہی کہ ایکمرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نی جناب باری کی
طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کل کے روز تمہارا گادر مرجائگا
اور وہ اس روز نہ مرا اسی سبب سے معلوم ہوا کہ علم غیب خاصہ خدا ہی فرمایا اللہ تعالی
نے آنحضرت سے خطاب کر کے قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ اور فرمایا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ

وحی آتی تب تو فرماتے نبی
حکم لاتی تہے بجنم المرسلین
علم غیب دان تون خبر رب العلے
عجب دانی یہہ کبہی ہرگز نہ تہی
جو کوئی دعوی کرے ہی یہ خطا
حکم سے اللہ کے جبرئیل امین

مقربان خدا فقط عالم ناسوت کی علم مین مقید نہین ہوتی ہین

خصوصاً جناب رسالت پناہ اور خلفای راشدین اور صحابہ اور تابعین ہرگز مقید
اسکے نہوی مگر بعد ان کے جو لوگ کہ عالم ناسوت کے اسیر مقید ہوئے اور تابع

انبیا اور خلفای راشدین سے کے تر ہووے مصنفان جاہل اور ناقص العقل کو
افضل تر انبیا سے جانتے ہین کافر ہو جاتے ہین مخفی نرہی کہ مرتبہ ولایت ایک ہے
لیکن وجوہ مین فرق ہے انبیا علیہم السلام کو مرتبہ ولایت و نبوت کا دونو حاصل
ہین ولایت اولیا کی نہایت انبیا کی بدایت ہی اور انبیا کی نہایت کی کچھ انتہا نہین
ایسی ہی انبیا سب مقربان خدا ہین لیکن مراتب قرب مین تفاوت ہی فرمایا
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ جانا چاہی کہ مرتبہ نبوت مین سب نبی برابر
ہین درجات قرب مین فرق ہے سلیمان علیہ السلام پیغمبر مرسل تہے بادشاہی ویسی
کسیکو تہی نہ ہوگی فرمایا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي حضرت عیسی علیہ السلام بہی
پیغمبر مرسل تہے اور اولو العزم ایک سوئی اون کے حجاب راہ ہوئی اوسکا قصہ یہ ہے
کہ جب عیسی علیہ السلام کو آسمان پر لے جانے لگے تو فرشتون کو حکم ہوا کہ ان کی
پاس خوب دیکہو دنیا کی کوئی چیز نہ ہو جب آسمان پر پہونچے تو ایک سوئی چہپی ہوئی
نکلی حکم ہوا ہین پر ان کو رکہو اوپر نہ لاؤ جسمین وصل ہین کہ تفرقہ سے جمعیت حاصل
ہے اور بہی اور جسمین جمعیت سے تفرقہ حاصل ہی اور یہ دونو حال صاحب حال کو
معلوم ہین نہ اہل قال کو کسی کو پہنچا ہی کہ انبیا کے حال مین فکر کرے جسطرح خدائے
تعالی کی ذات مین فکر کرنا منع ہی اسیطرح انبیا علیہم السلام کے احوال مین خوض
کرنا ممنوع ہے عقل کو ہرگز نہین ان راہ ہی مطلب اس حال سے آگاہ ہی وعارف
کامل خوب جانتی ہین کہ مقربان درگاہ کا حال سوا مقرب درگاہ کے کوئی نہین
جانتا جو شہود حق تعالی کا کہ اجمال اسکو تفصیل کی ساتہ ہی اور چیز ہی اور جو
شہود کہ تفصیل سے اجمال کے ساتہ ہی اور ہے ملائکہ کا شہود تفصیل ہے
ساتہ اجمال کی اور شہود انکا اجمال سے ساتہ تفصیل کے ہی یہ بیان طویل

جو مصنف نے کتاب مسائل السالکین میں شرح و بسط کی ساتھ لکھا ہی سو جاننا چاہیئی
کہ شریعت بمنزلہ تخم کی ہے اور طریقت جیسی ڈالی اور پتا اور حقیقت جیسی پھول کی اور حقیقت
الحقیقت جیسی پھل جب تخم نہ ہوگا ڈالی اور پتا اور پھل میوہ کہانسی ظاہر ہوگا لیکن
شریعت میں جو توحید اور معرفت کہ ضروری ہی اور بغیر اوس کے ایمان نہیں رہتا ہی
وہ اور ہی اور جو توحید کہ طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت میں ہی اور ہی مفصل
یہ مقدمہ باب ایمان میں کہا گیا جاننا چاہیئی کہ فرائض کے ادا کرنے سی جو قرب الہی حاصل
ہوتا ہی وہ اور ہی اور جو سنتوں کی بجا لانے سی نصیب ہوتا ہی وہ علیحدہ ہے اور نفلوں کا
جدا اور اللہ تعالی کے ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے پڑھنے کا قرب جدا ہے
سو فرائض کا قرب سنتوں کے قرب سی اور سنتوں کا نفلوں کے اور نفلوں کا اللہ کے
ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے قرب سی بہتر ہی مخفی نرہے کہ فرائض اور سنن
اور نوافل کا ادا کرنا جو خدا کے دیدار اور رضامندی کے واسطے ہے دعاؤں اور
خدا کے ناموں سے انمین حرج واقع ہوتا ہی اور اگر نفسانیت اوس کی ساتھ
ہی تو زوال ایمان کا اندیشہ ہی کیونکہ اسم اعظم کا ورد ہو جب چیزوں میں آدمی تصرف کرے
اور اوسکی حکمت بجائی نفس اوسکا شریک ہوتا ہی اسواسطی کہ اسموں اور دعاؤں میں
اثر بہت ہیں بلعم باعور کو علم اسمای الہی اور دعاؤں کا ورد بہت تہا اور اسم اعظم
بھی بہت جانتا تہا آخر کو نفس کی شامت اور ہمت کی ذمارت یعنی کوتاہی سے ایمان ہوا
فمثلہ کمثل الکلب اوسیکی شان میں ہے ای عزیز اسما اور ادعیہ کے ادا کرنیکو
واسطی تبرا مو صلا اور طمع جاہ بتمی ہیان تک کہ کوئی کام بے اذن خدا تعالی کے نکری
ورنہ خوف زوال ایمان کا ہی نعوذ باللہ منہا بزرگوں نے کہا ہی کہ شمشیر و قلم
ہی ایک شمشیر ظاہر اگر اوس سے تو کسی کو قتل کریگا تو گناہ کبیرہ ہوگا کفر سے سمجیگا

٥ [illegible]

اور ایک شمشیر باطن ہی اگر وہ تلوار کسی پر بے حکم خدا کے چلائیگا یا کسی کے واسطے دعاے بد کریگا اور وہ ہلاک ہوگیا تو البتہ اندیشہ زوال ایمان کا ہی جیسے بلعم باعور کا حال ہوا مثلاً کلام مجید ایک شمشیر ہی نیام مین ڈہکی ہوئی کلمات طیبات کے جواہرات اوسمین جڑے ہوئی جس قدر استعمال کیا جائیگا اون جواہرات سی ایک روشنی پیدا ہوگی اور اسما اور دعائین شمشیر برہنہ کا حکم رکہتی ہین اگر ایسی شمشیر کسی نابالغ کے ہاتہ مین ہوگی تو وہ یا اپنی جسم پر ماریگا یا دوسرے کو زخمی یا قتل کریگا پس طالب کو چاہیی کہ جب تک طریقہ مین کامل نہ ہولی اسما اور دعا پڑہنی مین کوشش نہ کری تو شیر نر ہی کہ فرائض اور سنن کا قرب انبیا اور اونکے تابعین خاص کو اور نوافل کا قرب اولیا اور اونکے پیروان با اخلاص کو اور اسما و ادعیہ و اوراد کا فرشتون مقرب بلکہ بعض عام فرشتون کو بہی حاصل ہوتا ہی اسواسطی کہ ملائک کو آسمانون پر چڑہنی اور اوترنے اور عالم کی سیر کرنے کی قوت انہین اسما و ادعیہ کے سبب سے ہی اور اس سیر کا نام سیر عالم صغیر ہی اور سیر عالم کبری کی کہ وہ مقام عرش و کرسی سی برتر ہے ان اسما و ادعیہ سی نہین ہی وہ مقام توحید حقیقی اور علم اللہ اور تجلیات اور مشاہدے سے حاصل ہوتا ہی سو انبیا علیہم السلام کو یہ سب مقام قرب کے میسر ہین لیکن اونکی حوصلے نے فقط قرب فرائض و سنن پر قناعت کی حق تعالے نے بہی اونہین کی خواہش کے موافق کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو سب فرضون اور سنتون او نفلون اور اسما و دعاؤن اور اوراد کے قرب حاصل تہی لیکن اون سا بادشاہ نہ کوئی ہوا نہ ہوگا جیسا کہ لَا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي سی ثابت ہی حضرت عیسی علیہ السلام نی نوافل اور اسما اور ادعیہ اور اوراد کی قرب کیطرف التفات نکیا فرائض اور سنن کی قرب پر قانع ہوئی یا نہیمہ سوزن اور نکاح اور اینٹ سر کے نیچے رکہنا اونکا حجاب ہوا اور حباب

سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوصلہ تمام پیغمبرون سے وسیع تھا سب قرب
اور کمال آپکو حاصل ہوئی اسیواسطے ملک باطن اور ظاہر کے بادشاہ وقت تھے اور بمقام
محبوبیت سے درجہ محبوبیت کو کر محل تجلیات ذات ہی ہو گئے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا
يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ اسیکا بیان ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
رَمٰی سے یہی اشارہ ہی اور فقیر وقت تھے جیسا فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ اور سب سے بے پروا تھے
چنانچہ فرمایا اَلْفَقِيْرُ مَنْ لَا يَحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ شیخ سعدی فرماتے ہین ع
خلاف طریقت بود کاولیا ۔ تمنا کنند از خدا جز خدا ۔ اور فقیر یہی اور لذت
فقر چکھے ہوے تھے کہ اَلْفَقْرُ اِذَا تَمَّ هُوَ اللّٰهُ اور مَنْ تَرَكَ مُرَادَ النَّفْسِ فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ اونکے
حال کا شاہد ہی مولانا روم فرماتے ہین ع اللہ اللہ گفتہ اللہ میشود ۔ این سخن حق
ہست واللہ میشود ۔ واضح ہو کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حال اور علم کو غلبہ
ہی بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ [illegible] اُمَّتِی امام صاحب کا
نفی و اثبات اور فنا و بقا مین قسم قسم کا علم و حال تھا کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت کے حقیقۃ
مین اکمل تھے بعد اونکے اور اہل تصوف اور علما کا حال مختلف ہوا کہ اون کے ہر ایک
واسطے کو سب طرح کے کمال حاصل نہ تھے اسیطرح کسی صاحب کو نفی مین کمال تھا
اثبات مین نتھا اور کسی صاحب کو اثبات مین کمال تھا نفی مین نتھا اور کسی صاحبکو
فنا مین کمال تھا بقا مین نتھا اور کسی صاحبکو بقا مین کمال تھا فنا مین نہ تھا اور اگر
کسی صاحب کو ان سب مین کمال تھا علم ظاہر مین نتھا اور اگر کسیکو علم مین کمال تھا
علم ذات و صفات مین اور تجلیات و مشاہدات مین نتھا مگر حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کو سب کمال حاصل تھے اسواسطے کہ اونہون نے ذات و صفات و تجلیات اور حق
تعالے کے مشاہدے کا علم از روے عقائد کے بطرح تحقیق اور تجربہ کو پہنچایا

تہا ملم قا ہر و باطن کے زور میں کہ دنیا نے تسلیم کیا اسیو اسطے آپ نے فرمایا ہے
کہ مین نے دیکہا پروردگار اپنے کو خواب مین ستر بار

چہٹا باب اوس شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان مین
جو نفی و اثبات کی وجہ سے حاصل ہوتی ہی واضح ہو کہ شریعت کے مقام مین ہمہ
از وست جاننا ہی اور مقام طریقت مین ہمہ اوست اور حقیقت مین ہمہ او دیکہنا ہی
اور حقیقۃ الحقیقت مین نہ خود نہ خدا یعنی مین خدا نہ غیر خدا مین مین ہین رہنا کہ
یہ مقام حیرت سے شریعت مین ہمہ از وست جاننے کی دو صورتین ہین ایک ملحد ہی دوسرے
موحد ہی اگر اس کا عقیدہ عقائد شریعت کے خلاف ہو مثلا یہہ سمجہے کہ آدمی کو طلب عشق
الہی چاہی سب دینون مین عاشق کو اوسی کے عشق کا شوق ہے اور تمام ملتون
سے عاشق صادق کا وہی ذوق ہی جس مذہب مین ہو کر کے چاہی اوس کی
جستجو کرے کچہہ تخصیص کسی مشرب و ملت کے نہین **نظم** گر مختلف دیرون
گرساکن مسجد مین ڈہونڈہتا پہرتا ہون تجہے خانہ بخانہ مقصود مرا کعبہ و بتخانہ سے
تو ہی مطلوب ہی تو کعبہ و بتخانہ بہانہ اس تقریر و اعتقاد سے مسجد اور دیر کعبہ اور بتخانہ ایک
ہو گیا سو ایسے اعتقاد سے آدمی ملحد ہو جاتا ہے نعوذ باللہ منہا ایسے کا نام ملحدی اور اگر یہ جانا کہ شریعت مین
اگرچہ ہمہ از وست ہی لیکن گل و خار مین فرق ہی گو ایک ہی شاخ سے ظاہر ہوتی ہین
اسو اسطے کہ خار مضر ہی اور گل نافع مردہ اور زندہ الگ الگ اور جیسا گرمی اور سردی
سیاہی اور روشنائی برابر نہین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی
وَالْبَصِیْرُ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ
شرع کی راہ سے قدم باہر نہ رکہتے نور ایمان و ظلمت کفر کو پہچانے نور ایمان و عرفان
کے حصول مین کوشش کرے اور بدعت و کفر کی تاریکی سے دور رہے اور یہ بات

سله اور نہین برابر ہوتا اندہا اور دیکہنے والا اور نہ اندہیرا اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دہوپ اور نہین برابر ہوتے زندے اور مردے ۱۲

مثل سے دریافت کرے کہ اگرچہ تمامی اشیا کا وجود اوسی ہستی سے ہے لیکن ہاں ہی اور برے لطیف وکثیف مین بڑا فرق ہی دیکھو پانی سب جگہ برابر برستا ہے اہہی زمین اور باغ مین گل وغنچہ سنبل وریحان اگتا ہی اور شور زمین مین خس وخار

حق وباطل مین تمیز چاہئی ۵ نہین ہی فرق کچہ بارش مین اصلا کہین ہی گل کہین ہی خار پیدا

حق سبحانہ تعالے نے اپنے عارفون اور دوستون اور عاشقون کے دل کی باغ مین تخم محبت کے ایمان اور اسلام کے درخت لگائی اور اون کو طرح طرح کے عرفان کے میوؤن اور رنگ برنگ القا کے پہولون سے بارور اور آراستہ کیا ہی اور منافقون اور کافرون اور اہل ضلالت وبدعت کے دل کی شور زمین مین شرک ونفاق وکفر وضلالت کی خس وخاشاک وخار پیدا کئی بہرحال شروع اور ناشروع مومن وکافر مین فرق چاہیے

۵ مومن کافر مین کر کچہہ تو تمیز | خار وگل مت سمجہہ ایک ای عزیز | دود وآتش اصل سی تو ایک ہی
ایک دونو کو کوئی کیسی کہے

اس سمجہہ اور بوجہہ کا نام موحدی اور ایسی سمجہہ والیکا نام موحد ہے اب طریقت مین کہ ہمہ اوست جاننا ہی بیان ہی دو نو صورتین ملحدی اور موحدی کی موجود ہوتی ہین اگر موافق مسائل اور عقائد شریعت کے نہو وے کفر ہی اگرچہ عجائب اور غرائب ظاہر ہون واضح ہو کہ الحاد کی یہ صورت ہی کہ خیر وشر کفر وایمان طاعت وعصیان شک وایقان عرش وکرسی لوح وقلم اسمان وزمین بہشت ودوزخ اور تمامی مخلوقات وموجودات ومعلومات کو ہمہ اوست جانے اور معصیت اور طاعت کو ایک سمجہی

۵ اگر ہی کفر گر ایمان وہی ہی | اگر طاعت ہی گر عصیان وہی ہی | وہی ہی ذوق اور عرفان وہی ہی
تمامی ظاہر وپنہان وہی ہی

اور اپنی آپ کو اور غیر کو ایک جانے اگر کوئی اوس سے پوچہی کہ کفر وعصیان اور ایمان واسلام کیا ہی کہے ہمہ اوست کبہی فسق وفجور کا مائل ہوگا ہے زہد وتقوی کیطرف متوجہ مثل برگ کاہ کے ہر طرف ہوا کی جنبش سے اوڑتا پہرے

کبھی صادق ہے کبھی کاذب کبھی مبتدی کبھی منتہی وعلی ہذا القیاس ۵

مومن کبھی کافر کبھی ناقص کبھی کامل کبھی	مفلس کبھی منعم کبھی عاقل کبھی جاہل کبھی

نبوت وولایت بدعت وضلالت کو ہمہ اوست کہے حق وباطل میں کچہ فرق نکرے
نقل ہی کہ ایک فقیر اس مقام میں پہنچا تہا کہ ایکمرتبہ اوس کو جامہ فاخرہ اور لباس زیبا
کے پہننی کی ہوس ہوئی بے مقدور تہا سوچا کہ آخر ہمہ اوست ہے سوا غیر کون ہی
کسیکا لباس چراکر پہنا کپڑے کے مالک کو خبر ہوئی کہا ای صاحب یہ تو میرا ہے
تو نے کیون پہنا جواب دیا کہ ہم تم کپڑا سب خدا ہی ہین خود خدا نے اپنی آپکو پہنا
یہان دوسرا کون ہے کپڑیکا مالک عارف کامل تہا سمجہ گیا کہ یہ شخص اس
مقام مین گرفتار ہی ایک چوب دستی سے اوس کو خوب مارنا شروع کیا فقیر نے کہا
مجہی کیون مارتا ہے عارف نے فرمایا کہ ہم تم لکڑی سب خدا ہین خدا اپنی آپکو
مارتا ہی یہان کوئی دوسرا نہین ہی اس مقام مین ایسی چیزین خاطر مین پیدا
ہوتی ہین کہ شرع اور نامشروع اور نیک وبد مین فرق نہین کرسکتا ہی اور اپنی
آپ کو موحد از ہمہ او بے ہمہ اور با ہمہ جانتا ہی ۵ نہ مسلمان ہون نہ کافر ہون
نہ ملحد نہ یہود ۔ نہ تو عارف ہون نہ جاہل ہون نہ عاشق نہ یہود ۔ کفر وایمان تریاک
و زہر مین فرق نہین کرتا ہی اور قدم شرع سے باہر رکہتا ہی اور پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کی متابعت سے انکار کرتا ہی اور ہمہ اوست کہتے کہتے رفتہ رفتہ
الحاد کو نوبت پہونچتی ہی وہی الحاد اوس کا کفر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہا ابیات

خاک راہ شرع ہو تو دمبدم اور سب سے ہون ہی تو اندیشہ کیا	ہو سکے جتنا رکہ اس مین قدم خاک راہ شرع کا سرمہ بنا	خاک راہ شرع ہونا پیشہ کر تا نظر تجکو پڑے اچہا برا

ای عزیز جس حقیقت کا مذکور ہوا وہ موحد کی نہی ملحد کی تہی اب سنو کہ موحد کی

حقیقت مین وہ ہی کہ خود شناس ہوا اور یہ بات خوب سمجھو کہ اگرچہ سے فی الحقیقت ہمہ
اوست ہی لیکن بشریت تو باقی ہی اور بشر ہرگز خدا نہین ہو سکتا ہی آئینہ مین اگرچہ مظہر الٰہی ہو لیکن
مونہ عین آئینہ نہین ہو جاتا ہی ذرہ آفتاب کی روشنی مین رقص کرتا ہی لیکن ذرہ عین
آفتاب نہین ہوتا ہی پانی سب نباتات اور سبزی مین محیط ہی جسکی صفت مین [ا]
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ واقع ہی اور سب میوون اور گل و ریحان اور خس و
خاشاک مین پانیکا جلوہ ہی شاخ و برگ صرف پانا ہی لیکن گہاس اور نیشکر تریاک
اور زہر ترش و شیرین تلخ اور نمکین مین فرق چاہئی لازم ہی کہ عقل ممیز کی رو سے
موافق اور ناموافق مین شریعت کے امتیاز کرے اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اقوال اور افعال اور احوال کا ہر امر مین متبع رہی اور تریاک مشروع کو
مشتاقون کے درد کے دوا اور عاشقون کے بیماری کی شفا جانے اور زہر قاتل
نامشروع اور نیش مار ضلالت اور کژدم جرار بدعت سی انکار اور پرہیز کرے اہل بہشت
اور دوزخ مین فرق سمجھی اور جلوۂ آیۃ [ع] لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ
کا پیش نظر رہے پوشیدہ نہ ہی کہ مقام حقیقت مین کہ ہمہ اوست کا دیکھنا ہی یہان بہی
موحد ہی اور ملحد ہی ہے اگر عقائد شریعت کے خلاف اسکا عقیدہ ہی یعنی حق تعالیٰ
کی ذات و صفات مین ایسی باتین پیدا کرے کہ شرع اور مجتہدون کے قول کی مخالف
ہو کفر ہے واضح ہو کہ اس مقام مین ملحدی اس طرح پر ہو جاتی ہی کہ طالب نے صفات
حق تعالیٰ کی انوار ابہی طی نہین کیئے اور سب کو ایک دیکھتا ہی قہر کو لطف اور لطف کو قہر
بولانیکو نکالنا اور نکالنی کو بولانا ہدایت کو ضلالت ضلالت کو ہدایت رحمت کو
لعنت لعنت کو رحمت جانتا ہی جیسا شیطان اس مقام مین ملعون ہوا اور اپنی کجی
سمجھ سی یہ سمجھا کہ لعنت تیری ہی اور رحمت تیری بندہ تیرا ہی اور قسمت بہی

[ا] اور بنائی ہم نے پانی سے سب چیز زندہ ۱۲ [ع] نہین برابر رہنیوالے آگ کے اور رہنیوالے بہشت کے ۱۲

تیری الفت سے دوزخ تیری ہے اور جنت بہی تیری آدم بہی تیرا ہے اور شیطان بہی تیرا

۵ جو نہ دیکھا خلق کو لعنت طلب ہین فی لعنت کو لیا ہو بی ادب
تو یہ دونو کو سمجھا از دوست اور دوست کی ہاتون کی پتہر مرغوب ہین

سنگ گوہر کا نہ دشمن ہو نہ دوست
غیر کے گوہر ہین مرغوب ہین

شیطان کے سر مین خود بینی کی ہوا بہری تہی گوہر و سنگ مین تمیز نہ کیا یہ نہ سمجہا کہ گوہر افشانی مہربانی کی نشانی ہے اور پتہر مارنا علامت ہی غضب کی دیکہو جب کسیکو محبت سے بلاتے ہین تو اوسپر زر و گوہر نثار کرتے ہین اور غصے ہوتے ہین تو اوسکو پتہر مارتی ہین اور نکالتے ہین **نقل** ہی کہ ایک بزرگ نے کہا گناہ کیا خوب چیز ہے کہ وقت حساب کے بلا واسطہ خدا سے ہم کلامی میسر آتی ہے حضرت شیخ **جنید** رحمۃ اللہ علیہ نے سنا فرمایا گفتگو عتاب کی دوزخ کے عذاب سے بد تر ہے اسواسطے کہ یہ بات کفار کو بہی حاصل ہی اور لطف کی باتین بہتر ہین بہشت سے اس واسطے کہ یہ مرتبہ انبیا اور اولیا کا ہی حدیث مین ہے کہ جب شیطان کے گلے مین طوق لعنت کا پڑا اوس کو خدا کیطرف نسبت کیا اور کہا اے خدا یہ سب تیرا ہی ہی اور سب تو ہی ہے اور اپنی آپ مین اور حکم خدا مین کچہہ فرق نہ کیا اور باوجود اس حال کے انانیت کا دعوی کیا أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ حق تعالے نے اوسکے حق مین فرمایا أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ افسوس مالک کا حکم نہ مانا اوسکا یہ نتیجہ پایا جسوقت آدم علیہ السلام سے زلت اور لغزش واقع ہوئی حالانکہ وہ لغزش سہوا تہی نہ قصدا چنانچہ قرآن شریف ناطق ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا باوجودیکہ وہ بہی یہ جانتے تہے کہ یہ سب خدا کیطرف سے ہے لیکن از روے ادب کے

اوس لغزش کو اپنی طرف نسبت کرکے عرض کیا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ
لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ اور اپنے آپ کو فاعل مختار جانکر کمال شرم وحیا سے
گریہ تمنائے ایمان ہی پانچ سو برس تک روئے تب توبہ اون کی قبول ہوئی الغرض
اگر کوئی کہے شیطان خدا کا عاشق تہا سوائے معشوق کے دوسرے کو سجدہ کرنا روا نہیں
رکہتا تو اس اعتقاد سے گواہی دینا کہ حسبِ شیطان عشق خدا اور حق تعالیٰ کے قول کا کذب لازم آئے کفر ہے فرمایا کہ اَبیٰ
وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ اور کذب تمام انبیاء کا خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
ثابت ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نے شیطان کی عداوت کیواسطے ارشاد کیا اور اوسکے اتباع
سے منع فرمایا ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اور اَنْ لَّا تَعْبُدُوا
الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اگر کوئی کہے کہ شیطان کا سجدہ کرنا آدم علیہ السلام
کو امتحان کیواسطے تہا تو اس عقیدے سے بہی شیطان کے صدق کا اثبات اور رحمان
کے قول کا کذب لازم آتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهٖ اللہ تعالیٰ نے جمیع انبیا علیہم السلام کو فرمایا کہ ہر کام کے شروع میں شیطان
سے اور اوسکی متابعت اور افعال بد سے خدا سے پناہ مانگو اور خدا کے نام سے
شروع کرو شیطان راندۂ درگاہ اور مردود بارگاہ ہے اگر کوئی کہے کہ جس وقت میں آدم
کے قالب میں روح پہونکی گئی تہی اوسوقت شیطان کو معلوم ہوا کہ ایسا ہوگا تو اس اعتقاد سے
بہی قرآن کا انکار لازم آتا ہے اسواسطے کہ جب قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ
الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا آدم علیہ السلام کے حق میں فرمایا اور بہی مومن کے قلب کو خدا کا عرش
کہتے ہیں اور نیز یہ حدیث روح کی صفت میں واقع ہے اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَةً
وَفِی الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِی
السِّرِّ خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ نُوْرٌ وَفِی النُّوْرِ مَخْفِیٌّ تو شیطان کی کیا مجال کہ اسرار روح

معلوم کرے اور غضب اور غصّہ کیوقت مین ہوّیت حق کو پاسکے الغرض روح گنج اسرار خدا ہی اور شریعت مانند قلعۂ زرین کے اور نفس جیسے خزانہ بھرا ہوا در و گوہر ہی اور جسم مانند قلعۂ آہنین کے اگر پاس انفاس کے کنجی سے اس قلعہ کو کہو لے توالبتہ گوہر مقصود حاصل ہو بشرطیکہ قلعہ کے اندر اور باہر کے اطراف کو مکر وحیلہ کے جاسوسون سے بچائے رکہے اور خود مدی کی راہ یہہ ہی کہ حق تعالے کا صفات کے انوار کی مقام طی کرکے حق و باطل مین فرق کرے صفت قہاری سی اور ضلالت اور لعنت سی بہاگے اور صفت لطف و ہدایت اور رحمت اور طلب خدا کے اسباب کو دہونڈتا رہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ یعنی مِنْ غَضَبِکَ وَقَہْرِکَ وَسَخَطِکَ وَمِنْ صِفَاتِ مُضِلِّکَ وَمُنْتَقِمِکَ وَمُذِلِّکَ مثلا بادشاہ کہ صفت لطف اور قہر کی رکہتا ہی جو کوئی اوس کی احکام کے موافق کام کرتا ہے اوس پر مہربانی فرماتا ہی اور جو کوئی اوسکے حکم کے خلاف کرتا ہی وہ غضب مین پڑتا ہی ہرچند یہ دونو صفتین ایک ہی ذات شاہی سے متعلق ہین لیکن فرق زمین و آسمانکا ہی اسیطرح جو کوئی قہر کے اسباب جمع کرے کہ اونہین مخالفت اوسکی اور اوسکے رسول کی ہی وہ مغضوب اور مقہور ہوگا اور جو کوئی اوسکے لطف کا سامان جمع کرے کہ اطاعت اوس کی اور اوسکے حبیب کی ہی وہ مرحوم و مغفور ہوگا اب سنو حقیقۃ التحقیق اوس مقام کو کہتے ہین کہ جہان نہ خودی ہی نہ خدائی نہ عین خدا ہو نہ غیر خدا اسواسطے کہ آدمی مظہر صفات خدا ہی اور مظہر نہ عین صفات ہی نہ غیر صفات اور صفات نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات اور خدا کی ذات دیکہنا دنیا مین میسر نہین بغیر موت کے اور سالک کو مشاہدہ ذات و صفات تک پہونچنے سے پہلے بہت سے اختلافات اور واقعات درپیش آتے ہین ابیات

وہی ہی وہی ہم جہان دیکھتی ہین کبھی خود خودی سی نہان دیکھتی ہین کبھی ہمنین ہمنہان دیکھتی ہین
نہان ہی اوسے کب عیان دیکھتی ہین مثلاً آتش کہ نہ عین زبانہ ہی نہ غیر زبانہ اور زبانہ نہ عین
دود ہی اور نہ غیر دود اور دود نہ عین ہیزم ہی نہ غیر ہیزم اور ہیزم مظہر دود ہی اور زبانہ
مظہر آتش جسطرح ہیزم دود اور زبانے کو اپنی طرف سے جانتی ہے ایسی ہی اعتقاد بھی
اون مختلف پیدا ہوتے ہین بعضا حال سبب قربت کا ہوتا ہی اور بعضا سبب بعد کا
اسکی مثال اس طرح جاننا چاہیئے کہ ذرہ آفتاب کی روشنی مین رقص کرتا ہے
اور اوسکے ظہور کا باعث آفتاب کی شعاع ہے لیکن ذرہ کو معلوم نہین کہ یہہ ظہور سا
اور جنبش میری مجہہ سی ہے یا شعاع آفتاب سے سو ذرہ اس مقام مین حیران رہا اور
اختلاف مین پڑ گیا یعنی کسی ذرہ کی سمجہہ مین یہ آیا کہ یہہ چمک اور ظہور میرا میری
طرف سے ہے اور کسیکے دل مین یہ سمایا کہ یہ سب بطفیل آفتاب کے ہی ایسی ہی
آدمی کے عقائد مین یہ اختلاف پڑ گیا اور بہتر مذہب ہوگئے چنانچہ قدریہ
اور جبریہ دو مذہب ہین قدریہ کہتی ہین کہ جو حرکات اور سکنات کہ ہم کرتے ہین
ہمارے ارادے سے ہین ہم آپ فاعل ہین جو چاہتی ہین سو کرتے ہین جبریہ کہتی ہین
کہ ہمکو کچہہ اختیار نہین فاعل حقیقی خدا ہے اگر ہمکو دوزخ مین ڈالے تو ظلم ہے
یہہ دونو مذہب باطل ہین مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ جس قدر آدمی کو اختیار
دیا ہے اوس قدر مختار ہے چنانچہ ایمان کے چار رکن ہین دو خدا تعالے کیطرف
سے ایک ہدایت اور دوسرے توفیق اور دو بندے کیطرف سے ایک اقرار زبانی
اور دوسرے تصدیق قلبی اور جو کچہہ آدمی نیک و بد کرتا ہے ثواب اور عذاب
اوسکا پاویگا بخلاف اور مذہبوں کے اور رزق ہر کسیکا مقدر ہی کوئی رزق دوسرے کا
کہا نہین سکتا ہے اگر کوئی کسی بہوکے کو کہانا کہلائی ثواب اوس کا پاویگا اسواسطی

که رزق خدا کیطرف سے ہی اور کہلانا بندی کیطرف سے اور بغیر رزق تمام ہوئے
کوئی مرتا نہین ہی اگر کوئی کسیکو قتل کرے بلاشک گناہگار ہوگا اگرچہ رزق اوسکا
حق تعالے کی طرف سی چک گیا تہا اور ہر شخص اپنا رزق مقدر کہاتا ہی اگر اپنی تدبیر
ذاتی سے توجہ طرف حلال کے کی تو حلال میسر آیا اور بدذاتی سے خواہش حرام کی
جانب کی تو حرام پایا الحاصل اعمال کا نتیجہ پاتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ
شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ سب کے سب بہتر مذہب والون نے
اصل مذہب کو دریافت نہین کیا اور خدای تعالے کی ذات وصفات کی حقائق مین
وہ چیزین تراشین که مخالف شرع اور قران شریف اور حدیث اور عقل اور نقل اور خبر
اور اجماع امت کے ہین اگر کوئی بدمذہب والون کے عقائد باطل اور راون کی
روش پر چلیگا گمراہ ہو جایگا اور اہل سنت وجماعت اور اون کے طریق سے
دور پڑ جایگا اور قول حکما اور صوفیہ کے اگر اہل سنت کے مجتہدون کی قول کی
موافق ہون تو راست ہین نہین تو باطل اسواسطے که مجتہد اہل سنت وجماعت کے
علم ظاہر وباطن مین کمال رکہتے تہے اور شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقة الحقیقت
کے حقیقت کو خوب تحقیق اور حق باطل مین تمیز کرکے اصل مذہب کو اختیار کیا ہے
برخلاف اور مذہبون کے علما کے که وہ اگر علم ظاہر کے کامل تہے تو باطن کے نہ تہے
اگر وہ باطن کی عالم تہے تو ظاہر کے علم کے که قرآن اور حدیث اور فقہ ہی کامل نہ تہے
اس سبب سے بے تمیز ہی اور ٹیڑہی چلے سو کسی بزرگ صاحب سلسلہ کو چاہیئے
که اپنی طرف سے کوئی مذہب یا نیا مسئلہ جو چارون مذہب کے خلاف ہو ایجاد کرے
جو شخص که علم ظاہر و باطن کا کامل نہ ہو اوسکو چاہئے که چار مذہب مین سے کسی مذہب
کا تابع ہو اور تابع متبوع سے بہتر نہین ہو سکتا ہے

حکایت

ہی کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ علم ظاہر و باطن کے کامل تھے لیکن بعض
مسئلہ مین اون کا علم اور اجتہاد قصور کرتا تہا اور اوسکے دریافت مین عاجز
ہو جاتے تھے اور چند ایتا ے کیطرف سے الہام بہی نہین ہوتا تہا اس سبب
سے آپکے خاطر مبارک مین اکثر یہہ خطرہ آتا تہا کہ ہم بہی اپنا ایک نیا مذہب بناوین
تو بہتر ہے ناگاہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ ایک عجیب باغچہ
مین آپ تشریف رکہتے ہین اور امام صاحب سے فرمایا کہ اے محمد غزالی اس باغ
مین ایک ایسا حجرہ طیار کرو کہ جس کے پانچ گوشے ہون آپ نے حجرے
بنانیمین سعی کی ہر چند محنت کرتے تھے اور بنیاد پانچ گوشے کے حجرے
کے ڈالتے تھے مگر درست نہین آتی تہی جب عاجز ہوے تو عرض کیا یا رسول
اللہ چار گوشے درست ہوتے ہین پانچوان نہین بنتا ہے ارشاد ہوا اے
غزالی خاطر جمع رکہو یہی چارون مذہب قیامت تک رہینگے اور درست رہینگے پانچوان
نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ علم ظاہر و باطن انکو عطا ہوا تہا دوسرے کو نہ ملا
جسکا اجتہاد ان سے زیادہ نہین ہوا اول اون کے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ ہین پہر شاگرد اون کے حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک اور حضرت
امام احمد حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین غرائب الفوائد اور کشف المحجوب مین مذکور ہی
کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بہت سے پیران طریقت کے اوستاد ہین
جیسے حضرت ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض اور داؤد طائی اور بشر حافی
اور عبد اللہ بن مبارک وغیرہ جو ہر طرح کا علم آپ کو حاصل تہا اور نفی اور اثبات
اور فنا و بقا اور خدا ے تعالے کی ذات و صفات اور تجلیات اور مشاہدات
کا علم کامل رکہتے تہے اسواسطے ایسے اصول و فروع شریعت و طریقت و حقیقت کی

قائم ہوگئے کہ دین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خوب رونق دی اون کی
تعریف کون کرسکتا ہی ریاضت اور مجاہدے اور مشاہدے اون کے بی نہایت ہین
اکثر شاگردون کو دیکھا تھا اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے صحبت رکھتے
تھے ایک مرتبہ روضہ مطہرہ حضرت سرور کائنات پر تشریف لیگئے اور کہا
السلام علیکم یا سید المرسلین روضہ پاک سے جواب آیا وعلیک السلام یا
امام المسلمین ابتدا مین امام صاحب نے گوشہ نشینی اور صوف پوشی اختیار کی
تھی اور توجہ قبلہ حقیقی کیطرف کرکے خلق سے منہ پھیر لیا تھا ایکمرتبہ خواب مین
دیکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے استخوان مبارک کو مزار مقدس مین جمع کرتے
ہین اور بعض کو بعض سے اختیار کرتے ہین اس خواب کی ہیبت سے جاگے اور
تعبیر اس کی ابن سیرین کے ایک رفیق سے پوچھی اونھون نے کہا کہ تم پیغمبر علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے علم اور حفظ سنت مین بڑے درجے کو پہونچوگے اور اوس پر
ایسے متصرف اور حاکم ہوجاؤگے کہ صحیح کو سقیم سے جدا کردوگے ایکبار رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے ابو حنیفہ تجھکو میری
سنت کے اظہار کیواسطے پیدا کیا ہی گوشہ نشینی کا ارادہ نہ کر انس بن مالک
سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین
ایک مرد ہوگا یُقَالُ لَہٗ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَکُنْیَتُہٗ اَبُو حَنِیْفَۃَ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِی
اور بھی انس بن مالک سے روایت ہی کہ ابو حنیفہ کو مین نے ایسا دیکھا کہ اگر وہ
دعوے کرتے کہ یہ ستون زرین ہی تو اوس کو دلیل سے ثابت کرسکتے حضرت
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ تمام عالم کے عالم علم فقہ مین ابو حنیفہ
کے مثل عیال کے ہین ایکروز الیہودی ناقص الحال نے امام صاحب کے منہ پر

فہ [illegible] فہ [illegible]

طمانچہ مارا امام صاحب نے اوس کی طرف دیکھا کہا کیا سمجھتی ہو کہ فاعل حقیقی خدا ہے
ہمکو تفرقہ حاصل ہے یا جمعیت فرمایا ہمکو جمعیت تو حاصل ہے لیکن مین یہ دیکھتا ہون
کہ لعنت تجھ پر کسقدر برستی ہے صوفی نے کہا کیون فرمایا اسواسطے کہ اس باب مین
ارادہ خدا اور رضا تیری اور اسمین تیرا امتحان تہا صوفی نے کہا کہ اس کام مین کیا ارادہ
خدا کا نہ تہا امام صاحب نے فرمایا کہ ارادہ تہا لیکن تیرے دل کی کدورت کے سبب سے
تیری نیت مین بدی پیدا ہوئی اور تیرا ارادہ اوس پر مضبوط اور درست ہوگیا اور
اوس نیت اور عزم پر تونے کوشش کی اگر ارادہ خدا کا اور نیت آدمی کی موافق
پڑ گئی تو وہ کام عمل مین آیا اگر دونون باتین موافق نہ پڑین تو وہ کام ظہور مین نہ آیا
بندہ بسبب ارادے کے ماخوذ ہے اسواسطے کہ پہلے اس کی طرف سے عزم اور کوشش
ہے بلکہ اپنی درستی کار کیواسطے دعا بہی کرتا ہے اخبار مین ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ایک چور پکڑا گیا آپ نے ہاتہ کاٹنے کا حکم دیا چور نے
کہا یا امیر المومنین میری چوری مین خدا کا ارادہ تہا یا نہین فرمایا اس کی زبان بہی کاٹو
کہ الحاد کی باتین کرتا ہے اسکا حاصل اس امر کا بیان طویل ہے مفتاح القلوب
مین قضا و قدر کا بیان مفصل مذکور ہے صوفی ناقص الحال
بسبب بے علمی کے اپنے خیال سے چیزین بنا بنا کے مذہب مین خرابی ڈالتے
ہین اور اپنی اور عوام الناس کے دین مین خرابی و حرج کرتے ہین اگرچہ اون
سے عجائب اور غرائب زندگی مین اور بعد موت کے ظہور مین آتے ہون
کچہہ اسکا اعتبار نہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَوْ رَأَیْتَ رَجُلًا یَمْشِیْ فِی
الْبَحْرِ وَیَطِیْرُ فِی الْهَوَاءِ وَیَتْرُکُ سُنَّةً مِّنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَوِ اعْتَقَدَ بِغَیْرِ اعْتِقَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ

تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ کافرون کے شہر مین ایک بزرگ کا اوتفاق
سیر اتفاق پڑا وہان ایک کافر تہا کہ جو شخص اوسکو پاس کوئی اپنی حاجت لیجاتا
اوسکی دعا سے مراد اوس کی برآتی اون بزرگوار کو بہت تعجب معلوم ہوا یہ بزرگ چند
روز وہین رہی اور اوس کافر کا دنیا سے انتقال ہوا اوسکو لوگون نی جلایا اور خاکستر
اوس کی جمع کی جس بیمار کو وہ خاک دیتے تہے وہ شفا پاتا تہا اون بزرگ کو
زیادہ تر تعجب ہوا ناگاہ جناب سرور کائنات کو خواب مین دیکہا اور یہہ حال استفسار
کیا ارشاد ہوا کہ یہ جو تونے دیکہا اوس کے صدق کا سبب تہا کہ اوس شخص
نے تمام عمر مین دروغ نہین کہا سبحان اللہ اگر مومن بہی سو حصہ زیادہ اس سے
عجائبات ظہور مین آئین تو کیا عجب واضح ہو کہ اگر کسی مخالف شرع سے عجائب
غرائب ظاہر ہون زندگیمین یا بعد موت کے اوسکو استدراج کہتے ہین
اور یہ تجلیات شیطانی اور جنونیت کی علامت ہے جو دنیا مین اوس نے حاصل
کیا ہے بعد مرگ وہی اوسکے ساتہہ ہے حدیث مین آیا ہی کَمَا[له]
تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَکَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ وَکَمَا تُبْعَثُوْنَ
تُحْشَرُوْنَ بالیقین جاننا چاہیئے کہ جس شخص سے تجلیات یا استدراج
یا جنونیت زندگی مین ظاہر ہوتی ہین بعد موت کے بہی اوس
سے عجائب و غرائب ظہور مین آتی ہین اس واسطے کہ حالات شیطانی
اوس کے ساتہہ ہین عوام الناس جانتی ہین کہ یہ بڑی دین کے بزرگ ہین
دیکہو منافقون اور کافرون کو تجنانہ مین جانیسی مطالب ملتے ہین
اور اون کی ضلالت زیادہ ہوتی ہے نص قطعی اس باب مین ناطق ہے
فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا[له]

[له] یعنی جیسے جیوگے ویسے ہی مروگے اور جیسے مروگے ویسے ہی قبرون سے اٹہوگے اور جیسے قبر سے اٹہوگے اوسی طرح حشر ہوگا ۱۲

[له] یعنی اونکے دلون مین روگ ہی پس زیادہ کیا اللہ نے اونکو روگ

ساتوان باب بیچ قسم شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے

بیان مین جو متعلق تھا سے حاصل ہوتی ہے اتبع ہو کہ شریعت سے مراد
عالم ناسوت سے اور طریقت عالم ملکوت سے اور حقیقت عالم جبروت سے
اور حقیقۃ الحقیقت عالم لاہوت سے یہہ چارون عالم اصطلاح علمائی ظاہر و
باطن کے ہین جبتک آدمی عالم ناسوت یعنے شریعت مین ہے اوسکو
بجا لانا امر الہی کا اور بچنا منہیات سے لازم ہے جو شخص ان دونو مین
قصور کرتا ہے طریقت مین کہ مقام ملکوت ہی اوسکو راہ نہین دیتے ہین
اور طریقت مین کہ مقام ملکوت ہی پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دلکا
اور جلا دینا روح کا لازم ہے جس نے اس مقام مین اگر نفس کو
پاک اور دل کو صاف نہ کیا اور روح کو جلا نہ دے اس کو حقیقت مین
کہ مقام جبروت ہے راہ نہین دیتی ہین اور حقیقت مین کہ وہ مقام
جبروت ہے عشق اور محبت اور یقین اور معرفت اور ذوق حال لازم ہی
جو شخص کہ ان مین ناقص ہے حقیقۃ الحقیقت مین کہ وہ مقام لاہوت
ہے اوسکو راہ نہین ہے اور حقیقۃ الحقیقت مین کہ وہ مقام لاہوت ہی علم اللہ
کا اور الہام ربانی اور تجلیات اور جدا جاننا ان کا وسواس اور تجلیات شیطانی
سے لازم ہی جس شخص کیواسطے انہین نقصان ہی اوسکو مقام محمود مین راہ نہین
دیتی ہین اور نقصان لاہوت کا یہ ہی کہ الہام اور وسواس اور تجلیات شیطانی
اور رحمانی مین تمیز نہ رکھتا ہو چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے خواب مین دیکھا کہ اپنے فرزند کو قربانی کرو آپ نے اوس روز توقف فرمایا
کہ مبادا وسواس شیطانی ہو اوس روز کا نام تروبہ ہی دوسرے روز بھی ویسا ہی دیکھا

اوس وقت کا نام عرفہ ہے یعنے معلوم ہوا کہ الہام ربانی ہی غور کریکا مقام ہی
کہ جب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے کہ پیغمبر تھے الہام اور وسوسی مین فکر فرمائی
تو اور لوگون کو کہ خوشہ چین خرمن عرفان کے ہین اس امر مین غوص کرنا فرض
ہین ہے اور نقصان حقیقت کا کہ وہ مقام جبروت ہی یہ ہی کہ طالب عشق شیطانی
اور رحمانی مین فرق نہ جانتا ہو اور یقین اور معرفت مین وہم او خیال باطل
اور ذات باریتعالے مین عقائد فاسدہ او نیتین ادرارادے کہ مخالف
شرع کے ہون پیدا ہون چنانچہ تذکرۃ الاولیا مین نقل ہی کہ حضرت ابراہیم
ادہم رحمۃ اللہ علیہ سی لوگون نے کہا کہ ایک جوان تمام رات بیقرار و آرام
گریہ او زاری سے کام رکھتا ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ہمکو وہان لے
چلو لوگ لیگئے اوس سے زیادہ دیکھا جیسا سنا تھا تین روز وہان رہے
سوائے پانی کے وہان کچھ غذا نہ کہائی آخر کو معلوم ہوا کہ یہ شخص شبہ کا
کہانا کہاتا ہے اسواسطے عشق شیطانی رکھتا ہی اوس جوانکو اپنے ساتھ
لیگئے اپنی مزدوری مین سے جو کہانا آپ کہاتے تہے اوس جوان کو بھی
کہلاتے چالیس روز مین جوان کی وہ جوشش عشق اور بیقراری گریہ و
نہ رہی سب زائل ہوئی حضرت ابراہیم سے جوان نے کہا کہ آپ نی میرے
ساتھ کیا کیا کہ میرا حال پہلا نرہا آپ نے فرمایا کہ وہ حالت شیطانی
تھی اسواسطے کہ شیطانی شبہ کی لقمے کہلا کر کئے راہ سے تیرے
باطن مین دخل تہا اور اوہام باطل او عقائد فاسدہ ذات باری مین پیدا ہوتے
تھے اب جو لقمہ حلال تو نے کہایا وہ راہ شیطان کی داخل ہونیکی بند ہوگئی اور اوس
قید انکار و اوہام سے تو نے نجات پائی اور جو بات اصل تھی وہ باقی رہے

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لَا تَاکُلُوا مِنْ اَخْبَارِ السَّلَاطِیْنِ فَاِنَّہٗ
یَعۡیَنْ مِنْ دَمِ مِسْکِیْنٍ اس سے دل سیاہ ہوتا ہے اور عشق و حالت شیطانی
پیدا ہوتی ہے واضح ہو کہ یہان پر جو حالت عشق شیطانی کا ذکر ہوا یہ حالت
ایک قسم کی ہی عشق شیطانی مین طرح طرح کے احوال پیدا ہوتے ہین ہوشیار کو
آشنا بس ہی اور التفتیر مین کہ وہ مقام ملکوت ہی یہ نقصان واقع ہوتا ہی کہ یہان
استدراج اور کرامت مین فرق کرنا نہایت ہی مشکل اور دشوار ہی لیکن عنایت
الہی اور مرشد کامل کی تعلیم سے فرق کر سکتا ہی یعنے اگر قول اور فعل اور
حال اور عقیدے موافق شرع کے ہون تو کرامت ہی ورنہ استدراج اور
شریعت مین کہ وہ مقام ناسوت ہی یہ نقصان پڑتا ہے کہ حکم الہی کے بجالانے
مین کاہل نہ ہو بدعتین اختیار کرے یہان تک کہ موحدی ملحدی ہو جاتی
ہے اور حیوانیت پیدا ہوتی ہے اور جن و شیاطین ایسی چیزون سے خبر
دیتے ہین کہ مثل کرامت کے معلوم ہوتے ہین بسبب اتحاد کے نار کو نور
جانتا ہی اسواسطے کہ نور اور نار کا رنگ ایک سا ہی اور رنگ ان کے بہت
ہین شیطان کی آواز سنکے جانتا ہے کہ الہام ہی یہہ سب حالات ایسی شیخ سی
کہ جو دگمکردہ راہ اور مریدون کو گمراہ کرنے والا ہے بیان کرتا ہی شیخ فرماتا
ہی کہ تمنے راہ پائی اور جو کہ شیطان اوسکی سینے مین موکل ہوتا ہی اس سبب
سے اوس کے دلمین ایک شورش پیدا ہوتی ہی روتا ہی اور چلاتا ہی اور رقص
کرتا ہے اور جانتا ہی کہ یہ سب حالت رحمانی ہی اور حقیقت مین وہ حالت شیطانی
ہوتی ہی جو شخص اہل سنت و جماعت کی مجتہدون کی فرما سے سی انحراف کری
گمراہ ہی اور شیطان ہرگز کسی بزرگ اور کامل کو لائق نہین ہی کہ کوئی مسئلہ دین

[illegible]

۲۰۵۷ھ

مین ایجاد کرے اور کون سا بزرگ ہی کہ ان چار مذہبون سی کسیکا تابع
نہین قیاس کرنا چاہئی کہ تابع متبوع سے بہتر نہین ہوتا ہی ایک مثال
گوش جان سے سننے کے قابل ہے کہ اللہ تعالے کی معرفت مانند ایک
بحر عمیق بیکران کے ہی عبور اوس سی از بس دشوار خداوند کریم نے از راہ
لطف وکرم کے اوس دریا پر ایک پل بنا دیا کہ خلق اوس پل پر ہو کے
باسانی تمام گذر کے ہمارے پاس پہنچین اور ہمارے دیدار اور بہشت سے
مشرف ہون وہ پل کیا ہے قرآن مجید ہی اور بہت راہین پیچ در پیچ لگین تہین
کہ آدمی بہک کے راہ بہت گم کرتا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اوس راہ کو سیدہا اور صاف اور خلفای راشدین نے مستحکم اور مضبوط
اور مجتہدین نے اوسکو زیب وزینت بخشکر خوب آرائش دی پہر جو شخص
خدا ورسول اور خلفای راشدین اور مجتہدین کے فرمانے سی کہ صراط مستقیم
ہی اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
سی یہ ہی مراد ہے انحراف کریگا بلاشک وہ قعر دریا مین کہ مراد دوزخ
سی ہے گر کے ڈوبیگا (دوسری) مثال حق تعالے کی معرفت مانند
ایک درخت عظیم الشان کے ہی اوسکی دو شاخین ہین ایک ہدایت اور
ایک ضلالت شاخ ہدایت کی نہایت بہشت ہی واسطے اصحاب یمین کی اور میوہ
اوسکا دیدار حق اور مظہر دیدار حق کی جمیع انبیا ہین علیہم السلام اور خلفای راشدین
اور تابعین ہین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور نہایت شاخ ضلالت کی دوزخ
ہی واسطے اصحاب شمال کے اور میوہ اوسکا فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ وَظِلٍّ مِّن
يَحْمُومٍ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ اور مظہر ضلالت شیطان ہین اور کافر

اور منافق اور تابع اون کے بموجب لأملأنّ جهنم منك وممن تبعك
منهم اجمعين بہر بعضے شاخین چہوٹی چہوٹی شاخ ہدایت کی شاخ
ضلالت پر اور شاخ ضلالت کی شاخ ہدایت پر جا پڑین اور ایسی آپسمین
مل گئیں کہ تمیز کرنا نہایت مشکل ہوگیا اس غلطی کو کوئی دریافت نہین
کر سکتا مگر جسکو اللہ تعالے چاہی وہی دریافت کر سکتا ہے ارباب
یقین پر یہہ بات ظاہر ہے کہ اپنے گناہ پر معترف ہونا بہتر ہی عبادت پر
غرور کرنے سے اسواسطے کہ عبادت کا مغرور گناہ سے بدتر ہے پہلے گناہ
شاخ ضلالت کی چہوٹی شاخ تہی جب اوس مین ندامت وعذر پیدا ہوا وہ
شاخ ضلالت کی شاخ ہدایت پر جا پڑی ایسی ہی طاعت ہدایت کی شاخون
مین سے ہی جب اسمین عجب وغرور پیدا ہوا وہ شاخ شاخِ ضلالت پر جہکی
اسیطرح اسلام شاخ ہدایت ہی جب اسلام مین حلال کو حرام جانا اور حرام کو
حلال اور بدعت کو سنت اور سنت کو بدعت اعتقاد کیا وہ شاخ ہدایت
شاخ ضلالت سے الجہی الغرض اس بیان کی شاخین بیشمار ہین کہان
تک شرح کی جائے سمجہنے کیواسطے اسقدر بس ہی اور ان شاخون کا فرق
حق تعالے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور
علمائے مجتہدین نے بخوبی بیان کیا ہے جو اون کی متابعت اور قول
سے انحراف کرے وہ گمراہ ہے اور دوزخی مثال اس آیۃ شریف کی
شرح ہے کہ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ
بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

بتدریج سالک کو اوسکی ہمت اور حوصلہ کے موافق ابتدا سے انتہا تک ہر
وقت مین مزہ کلمہ پاک توحید کا ملتا رہتا ہی یعنی جس قدر طالب سوای حق تعالی کے ہستی کو ترک کرتا ہے
اوسیقدر قسم بسبق او بطرح طرح کی معرفت اوسکو حاصل ہوتی ہے ق
مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا
مِنْ قَرَارٍ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي
الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ یعنی سخن ناپاک کی
مثال کہ کلمہ کفر ہے مانند درخت ناپاک کے ہی کہ اوکھاڑا گیا اور پراگندہ ہوا زمین پر سے
اوسکو ثبات اور استحکام نہین ہی ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والون کو دنیا اور
آخرت مین سچی اور مضبوط بات کی طرف کہ وہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اور چھوڑ دیتا ہے حق تعالے ظالمون کو کہ وہ کلمۂ توحید
کی طرف راہ نہین پاتے نہ دنیا مین نہ نزع کیوقت نہ منکر نکیر کے سوال کیوقت

۵ جسکو تو چاہی نکالی جسکو چاہی دیکھلا	حکم تیرا ہے یہان چارہ بجز تسلیم کیا

چھپا نہ ہے کہ آیات و احادیث متشابہات کے شان نزول اور محل
مجتہدون نے دریافت کئے ہین خصوصاً حضرت امام اعظم اور اون کی
شاگردون نے بعضی آیت اور حدیث کو الہام ربانی اور عنایت سبحانی
سمجھا اور بعض کو اجتہاد سے اب ہمکو کیا رتبہ ہی کہ آیت اور احادیث
متشابہات مین تاویل کرین اسواسطے کہ ہمکو دنیا ظاہر و باطن کے علم
کا کمال کہان اور دل مین ہزارون وسواس اور خرابیان اگر ہم کچھ تاویل کرین
تو گمراہ ہو جاوین فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ
مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ

فی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ
یعنی جن کے دل کج ہین اور تباہ وہ پیروی کرتے ہین اوس چیز کی کہ آیات
متشابہات مین ہے یعنی جس کے معنے مشکل ہین اور مشکل اپنے
واسطے طلب کرتے ہین کہ جس مین اندیشہ اوفنا و زوال ایمان اور الحاد
اور بدعت اور ارادہ اون باسلہ اور اوہام کاسدہ کا ہو کہ وہ وہم واقع
ہون تجلیات اور مشاہدات حق تعالے مین اور یا اندیشہ احداک باطلہ
کا ہو کہ ذات حق تعالے مین پڑے اور تاویل اون آیات متشابہات
کے سوا اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہے اور وہ لوگ جانتے
ہین جو اللہ تعالے کے علم مین ثابت قدم اور مضبوط ہین یعنے علم اللہ
کا اور حقیقت اشیا کی جانتے ہین اور کہتے ہین ایمان لائے ہم
متشابہات پر سب آیات متشابہات اللہ ہی کی طرف سے ہین
اور صفت جمال و جلال کی اوسی کے واسطے ہے جس کو چاہا مظہر
جلال کیا اور جسکو چاہا مظہر جمال اور جن کو خداوند تعالے نے
عقل صاف اور کمال عطا کیا ہے وہ نصیحت مانتے ہین چنانچہ
آیات متشابہات مین ایک جگہ فرمایا اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ
لٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور کہین فرمایا وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ اور کسی جگہ ارشاد کیا لَیْسَ عَلَیْکَ هُدٰىهُمْ وَلٰکِنَّ
اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ہدایت مخصوص خدا ہی کے واسطے ہے سوا اسکے
کوئی نہین جانتا ہے هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِیْنَ الحاصل جس نے اوس ہدایت کو پایا اوسکا دل صاف کہنا ہی

کہ تونے آیت پائی اب تیری نصیحت مثل شمشیر بران کے ہی کہ تعلقات
کفر و شرک اور غفلت اور عصیان کے کاٹتے ہیے اور اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
سی مطلب یہ ہی کہ تیری گفتار کی شمشیر کافرون کی سخت دل مین کہ فَهِيَ
كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ہے اثر نہین کرے گی اور فَذَكِّرْ اِنْ
نَفَعَتِ الذِّكْرٰى سے یہی غرض ہے کہ تیری باتون کی تلوار نرم دلون
مین تاثیر کرے گی ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ان سب آیتون
کے معنے آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ اور وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ سے روشن ہین اور ان دو آیتون سے بہی کہ وَمَا اَنْتَ
بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اور اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ
مُّسْلِمُوْنَ وہی مضمون ظاہر ہے اور آیت وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ رَمٰى کا مطلب مذ مین ہے مضمون آیت قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا
وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کے یعنے مَارَمَيْتَ عبارت ہی مقام محمود سے
اور دلیل اوسکی يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ہی جو جناب حضرت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم بندے اور رسول خدا کے ہین اسواسطے خطاب آیا
کہ قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ تو کوئی گمان نہ لیجاوے
کہ عین خدا ہین اور آیت اِسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
مومنون کی شان مین ہے اور آیت اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ
لَهُمْ منافقون کے بیان مین ہی اور کافرون کے مقدمہ مین یہ آیت ہے
وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ اس طرح کی آیتین متفرق
قرآن شریف مین بہت ہین چنانچہ فرمایا اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ

اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمان والون کے اور ایمان

کتابًا متشابِهًا مثانِی جن لوگون کو اللہ تعالے نے قرآن کے
مضامین متضاد سمجہ از روے الہام کے آگاہ کیا ہی اون کی یہہ صفت
ہے تَقشَعِرُّ مِنہُ جُلُودُ الَّذِینَ یَخشَونَ رَبَّہُم ثُمَّ تَلِینُ
جُلُودُہُم وَقُلُوبُہُم اِلیٰ ذِکرِ اللہِ پس جس کو اللہ تعالے کی
طرف سے الہام ہوا اوس کو تاویل کرنا معنے آیات متشابہات
مین کفر ہے اصطلاح تاویلین کر کرکے بہتّر مذہب خود بخود گمراہ ہوگئے
سوال کیسے معلوم ہوا کہ یہہ گمراہ ہین جواب اسلئے کہ جس کا دل
نور ایمان سے منور نہین ہوتا وہ قرآن کی آواز سے مزہ نہین پاتا اور راہ
کی نصیحت کسی پر اثر نہین کرتی اگر ان کے دل نور ایمان سے منور ہوتی
تو اوس نور سے حق کو معلوم کرتے باطل کو اختیار نکرتے اور جنکی
صفت تَقشَعِرُّ مِنہُ ہے مومنین سے ہوتے علماے سنت وجماعت
نے نور ایمان سے حق کو باطل سے علیحدہ کیا اَللہُ وَلِیُّ الَّذِینَ
اٰمَنُوا یُخرِجُہُم مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلیَ النُّورِ وَالَّذِینَ
کَفَرُوا اَولِیَاءُہُمُ الطَّاغُوتُ یُخرِجُونَہُم مِنَ
النُّورِ اِلیَ الظُّلُمَاتِ اُولٰئِکَ اَصحَابُ النَّارِ ہُم فِیہَا
خَالِدُونَ مخفی نرہے کہ اللہ تعالے نے اپنے مقربان درگاہ کو
آیات واحادیث متشابہات سے آگاہ کیا ہے اور اوس کی تاویل
سے خبر دی خصوصًا حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور مجتہدون اہل
سنت وجماعت کو اونہون نے جو لائق اظہار وقال کے تہا بیان کیا
اور جو قابل اخفا اور حال کے تہا مخفی رکہا اور اعلان نہ کیا بموجب

کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُولِهِمْ چنانچہ تصوف مین حضرت سلطان العارفین
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ حالات وواقعات بہت رکہتے تہے
خصوصا نفی واثبات اور فنا وبقا اور الہام اور وسوسے اور تجلیات اثر ظاہری
مین کہ سالک ومجاذب کو سیر اور طیر اوس کا ہوتا ہے ابتدای طیر وسیر سی انتہا
تک مجتہدون نے حال اوسکا جواب اوسکا نہ کہا غرض جس نے نفی وکمال
پایا اثبات مین نہ پایا چنانچہ جب حضرت بایزید اس مقام مین تہے کسی نے
پوچہا کہ آپ کا سن وسال کیا ہی فرمایا خدا سے دو سال کم یعنے جو صفات
کہ خدا تعالے کے واسطے ہین مجہہ مین بہی ہین سوائے دو صفت کی ایک
صفت قدیمی کی اور دوسری صفت خالقی کی اور یہ کلام اونکا ازروی خامی کے
تہا چنانچہ صفت سمیع اور بصیر کے بندے مین حادث اور مخلوق ہی اسواسطے
کہ جبتک کوئی چیز وقوع مین نہین آئیگی بندہ نہ سنیگا نہ دیکہیگا خواہ
وہ چیز ظاہری ہو یا باطنی اور اللہ تعالے اوسکے وقوع سے پہلے
جانتا ہی اور سنتا ہے اسواسطے کہ صفت اوسکی قدیم ہے بلا تشبیہ
جیسے کہ منشی عبارت کے لکہنے سے پہلے اوسکے مضمون ومعنے
کو جانتا ہی اور اگر کسی نے اثبات مین کمال پایا فنا مین نہ پایا چنانکہ
جب حضرت بایزید بسطامی اس مقام مین تہے فرمایا کہ میرا بہت برسون
یہ حال رہا کہ میری رضا خدا تعالے کی رضا کے موافق رہی یعنے
جو کچہہ خدا تعالے چاہتا تہا مین بہی وہی چاہتا تہا بعد چندے یہ حال برعکس
ہوگیا یعنی خدا تعالے کی رضا میری رضا کے موافق ہوگئی یہ فرمانا اون کا
اس سبب سے تہا کہ فنا مین محو کلی ہوگئے تہے اور خبر بقا کی نہین رکہتے تہے

۴

چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم آیا قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ایسی بہت آیتین اور حدیثین مقام بقا مین آئی ہین چنانچہ کہ سرحلقہ اولیا حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ فرماتے ہین عَرَفْتُ رَبِّيْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ پس حضرت بایزید قدس سرہ ایسے محو ہوگئے کہ اپنے آپ کو نہ دیکھا جو کچھ دیکھا خدا کو دیکھا اسواسطے کہ عالم بقا مین نہین آئے تھے اوس کو یون سمجھا چاہیے کہ آدمی کے وجود کی گھاس جب تمام علائق دنیوی اور اخروی کے زمین سے قطع ہوا اور آفتاب جلوۂ حقیقی اوس پر چمکے اور وہ گھاس اپنی ہستی کی تری خشک ہوا اور سب تعلقات اور قیودات سے الگ ہوکر موت ارادی حاصل کرے اور اپنی آپ سے بالکل بیخبر ہوجائے تب آفتاب حقیقی اپنی ارادے سے جدہر چلے وہ گھانس بھی بے اختیار اوسی کے ارادے سے اوسی کے ساتھ چلی اور یہ بھی جانے کہ میرا ارادہ اوسکا ارادہ ہی اور اوسکا ارادہ میرا ارادہ ہی یہ بیان مقام فنا کا ہی سو جس نے فنا مین کمال پایا بقا مین نہین پایا اوسکا نقصان بقا مین یہ ہے جو تذکرۃ الاولیاء مین مذکور ہے کہ حضرت بایزید فرماتے ہین کہ قیامت کو تمام خلق حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نشان کے نیچے ہونگے اور میرے نشان کے نیچے جب اپنی جو ولی کو خدا مین گم کیا اور سب شئے کو خدا مین دیکھا اور خدا کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین دیکھا تب یہ فرمایا جب اوسط مقام فنا مین پہونچے سُبْحَانِيْ مَا اَعْظَمَ شَانِيْ فرمایا جب انتہائی مقام بقا مین پہونچے فرمایا کہ جبتک میدان

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا واسطے نہ کریگا واوسی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو ہرگز نہ پہونچیگا
اور عظمت اور جلال شرع محمدی کا دیکہا اور تحقیق کیا فرمایا اَللّٰهُمَّ اَرِنِی الْاَشْیَاءَ کَمَا
ھِیَ وَاَرِنَا حَقِیْقَةَ الشَّرْعِ کَمَا ھِیَ چنانچہ تذکرۃ الاولیا مین منقول ہی کہ شیخ بایزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تیس ہزار سال تمام ربوبیت مین اور تیس ہزار سال
میدان وحدانیت مین اور تیس ہزار سال مکان فردانیت مین اوڑتا رہا بعد لونشے
ہزار برس کے جو دیکہا تو بایزید کو دیکہا اور جس طرف نظر کی مین تہا اور خدا ہی تعالے
اور اوسکی ذات اور کچہہ نتہا پہر چار ہزار میدان طے کرکے ایسی برتر مقامون پر پہنچا کہ مین
نے اپنی دل مین کہا کہ کوئی اس مقام کے اوپر نہ گیا ہوگا اور اوس سی بلند زیادہ کوئی مقام
ممکن نہین پہر جب نگاہ کی دیکہا کہ مرتبہ مین میرا سر ایک نبی کی کفش پا کی برابر ہی اوس
جگہ معلوم ہوا کہ نہایت احوال اولیا کی بدایت ہے انبیا کی اور نہایت انبیا کی غایت
نہین پہر روح میری تمام مقام ملکوت مین پہری بہشت اور دوزخ اوس کو دکہلایا کسی
کی طرف التفات نکیا جس پیغمبر کے ساتہہ پہنچا اسلام کیا جو مقام محمد مصطفی صلے
اللہ علیہ وسلم مین گذر ہوا لاکہون دریا ہی آتشین ناپید اکنار اور ہزارون حجاب نور کی دیکہی
اگر پہلے دریا مین قدم رکہتا جل جاتا ناچار ہیبت اور دہشت اور وحشت سی
ایسا بیہوش ہوگیا کہ کچہہ نرہا ہر چند مین نے چاہا کہ خیمہ جناب مصطفوی صلے اللہ
علیہ وسلم کے طناب میخ تک پہونچون نہ پہونچسکا اپنے حال کے موافق حضرت حق
تک پہونچنے کا زہرہ تو رکہتا تہا لیکن حضرت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچنے کی
مجال نہتی یعنی ہر شخص اپنی استعداد اور مرتبہ اور قرب کے لائق حق تک پہونچ
سکتا ہی اسواسطے کہ حق سب کے ساتہہ ہی لیکن جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم حرم خاص
مین ہین اسواسطے اوس جناب تک پہونچنا مشکل ہی مگر جسکو خدا چاہی اسیواسطے

۵ یعنے الٰہی دکہا مجہکو سب چیزین جیسی واقع اور نفس الامر مین ہین اور دکہا مجہہ کو شرع کی حقیقت جیسی وہ ہے ۱۲

جبتک میدان لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ تک نہ پہنچیگا حضرت
بایزید نے عرض کیا الٰہی مین نے جو کچھہ دیکھا مین تہا اور جبتک مین ہون
اپنی خودی سے مجھہ کو تجھہ تک پہنچنے کی راہ نہین ہی کیا کرون حکم ہوا کہ رہائی
اور نجات تیری اسی مین ہی کہ میری دوست محمد عربی کی متابعت کر اور اون کی
قدم مبارک کی خاک کا اپنی آنکہہ مین سرمہ لگا **مثنوی** ہوسکی جبتک تو آنکھون مین لگا

خاک پائی مصطفی کا توتیا	بس وہین کی راہ کا تو خاک ہو	خاک اوس درگاہ کا ہو پاک ہو
بندۂ حکم رسول اللہ ہو	دین کی یہہ راہ ہی آگاہ ہو	جو کوئی بندہ ہی اوس درگاہ کا
ہی وہی مقبول درگاہ خدا	دو جہان کو چہوڑ مل اوس سی لگا	ہی اسیکا نام وصل کبریا
تابع شرع محمد رہ سدا	اور شارع کی اطاعت مانگا	پوشیدہ نہ ہی کہ حضرت

بایزید کہ سلطان العارفین اور ممدوح مشائخ کاملین سے تہی جنکی شان مین حضرت
جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بایزید ہم مین ایسی ہین جیسی ملائک مین
حضرت جبریل سو حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی حال مستی جبتک نہائت
کمال کو نہین پہنچی جو حالات اور واقعات کہ استغراق مین مخالف شرع ظہور مین آئی
اوس کا اعتبار نہین ہی اسبات مین سب علمائی ظاہر و باطن متفق ہین ایسی ہی اگلی
بزرگون سے جو باتین ظاہر ہوئین اور جو کچھہ فرمایا اور لکہا اگر موافق آیت و حدیث
اور قول خلفائی راشدین اور مجتہدین اہل سنت و جماعت کی ہو قابل اعتبار ہی
ورنہ باور نہ کیا جائی کہ اونہون نے کمال پایا کیونکہ اگر کمال پاتی تو ضرور متابعت
ظاہری اور باطنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائی راشدین کی کرتی
خبر مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پای مبارک کو سر انگشت پر نماز پرہتی
تہی حضرت بایزید نی چاہا کہ مین بہی اسیطرح نماز پرہون نہوسکی ایک رات آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے بایزید یہہ نماز خاصہ میرا ہی
تو پڑہ نہ سکیگا کہ نہایت ہی اوسط کا معلق نماز پڑہنا اور ایک پاؤن پر کھڑے
ہوکے پڑہنا آسان ہی اور خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا اشارہ ہی اس سے کہ دنیا
کو ترک کرکے خدا کی یاد کرنا سہل ہی لیکن دنیا مین ہوکر خدا کی ذکر مین رہنا
مشکل ہی یعنے تعلقات دنیا کے بھی فکر کرنا اور حقتعالے کی یاد سے بھی
غافل نہونا بہت امر دشوار ہی خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا سے یہی مراد ہی ٥

غریق بحر دنیا سے یہ کہتا	سرِ مو تر نہ ہو ہشیار رہنا

نقل ہی کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جب مسائل دین کے جمع کئی
تو کعبہ مین جاکے دو رکعت نماز پڑہے ایک رکعت مین نصف قران پڑھا
ایک پاؤن کے سر انگشت پر کھڑے ہوکے اور آدہا قران دوسری رکعت مین
پڑہا دوسرے پاؤن کے سر انگشت پر کھڑے ہوکر بعد نماز کے دعا کی خداوندا
اگر بیان مسائل مین کچھہ کمی او بیشی ہوگئی ہو اوس کو معاف کرنا ارشاد ہوا
اے امام المسلمین اوپر نگاہ کر جو اوپر دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ لوح محفوظ مین اسی
طرح سب مسائل جمع ہین کچھہ فرق نہین پھر جناب باری کا حکم ہوا کہ تجھکو
اور تیرے تابعداروں کو جو قیامت تک ہونگی بخشا مین نے قیاس
کرنا چاہیے کہ امام صاحب نے متابعت ظاہر و باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی کی کہ نماز پاؤن کے سر انگشت پر پڑہی اور حضرت بایزید پڑہ نہ سکے اور
متابعت ظاہر کے کہ بار عیال اور طلب کسب حلال ہی اون سے نہ ہو سکی
نقل ہی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ العزیز نے چاہا کہ خود آپ
مین اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کرین جو کی روٹی خورش اختیار

فرماتی موافق مزاج کے نہ ائی اہی حال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین دیکہا کہ آگے آگے آپ تشریف لئے جاتے ہین اور نقش پائی مبارک
پیچہے سے ظاہر ہوتے جاتے ہین خواجہ نے چاہا کہ اپنا قدم نقش قدم مبارک
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رکہین اسواسطے کہ برکت نقش پای
مبارک کی مجہکو حاصل ہووے جو ہین قدم رکہا نقش قدم مبارک تبدیل ہوگیا حضرت
نے پس پشت سے ملاحظہ کیا فرمایا اے بہاؤ الدین ہماری قدم کے نقش پر
قدم نہ رکہہ سکوگے ہمنی تمکو معاف کیا تم سے ہماری متابعت خوراک مین بہی
نہ ہوسکے گی جو چاہو سو کہاؤ جوکی روٹی تمکو فائدہ نہ کرے گی نقل ہو کہ امام
اعظم صاحب آتش مثل پانی کے رقیق پکا کے کہاتے تہی تاکہ جلد حلق سے
اوتر جائے چبلانے مین وقت ضائع ہوتا ہی حضرت داؤد طائی سے کہ شاگرد
امام صاحب کے ہین روایت ہو کہ تینتیس سال حضرت امام صاحب رضی اللہ
عنہ کی خدمت مین رہا مین نے نہین دیکہا کہ کبہی آپ نے پانون پہیلائے
ہون یا چار زانو بیٹہے ہون اور تیس برس صبح کی نماز عشا کے وضو سے
پڑہی سبحان اللہ مین بیچارہ اون کی کیا تعریف کروں جن کی توصیف مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم فرمائین کہ ھو سراج امتی بس یہی ہوسکتا ہو کہ ظاہر و باطن
مین اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح کرے کہ جسطرح خود ارشاد فرماتی ہین کہ آدم اور جمیع پیغمبر مجہسے فخر کرتی ہین
اور مین فخر اوس شخص سے کرتا ہون کہ جسکا نام نعمان ہی اور کنیت اوس کی ابوحنیفہ میری
سنتونکو زندہ کریگا اور وہ میری امت کا چراغ ہی اور اوسکے نور سے میری شریعت روشن اور ظلمت
اور ضلالت دور ہوگی ظاہر و باطن مین میری متابعت کریگا اور کسی سے میرا اتباع نہ ہوسکیگا
جیسے ابوحنیفہ میرے علم ظاہر و باطن کو رواج دیگا نقل ہو کہ ایک بزرگ کو

۴

تحقیق نہ ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خربزہ کس طرح کہایا
بعضون نے کہا پوست سمیت اور بعضون نے بیان کیا کہ بے پوست تناول
فرمایا آخر کو اس بزرگ نے خربزہ کہانا چہوڑ دیا کہ متابعت حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہاتہ نہین لگتی ہی **حکایت** ایک بزرگ کو خربزہ کہانے مین مشکل پڑی
یہ کہ معلوم نہین کہ حضرت نے خربزہ دو پہانک کرکے کہایا یا چار پہانک کرکے
یا بہت پہانکین کرکے کہایا یکایک غیب سے آواز آئی کہ خربزہ کی نقش کے
موافق پہانکین کرکے کہاؤ تو اتباع حضرت رسالت پناہ کی حاصل ہو حضرت امام اعظم
رضی اللہ عنہ ظاہر اور باطن مین تابع حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور علم باطن مین کامل تہے اور بعضے بزرگ اگر علم باطن کے کامل تہے ظاہر کے نہ تہے
اور اگر علم ظاہر کے کامل تہے تو باطن کے نہ تہے مثال اوسکی یون سمجہنا چاہئے
کہ اکثر ایسے میوے ہین کہ ظاہر اونکا خراب اور باطن اونکا بہتر جیسے بادام اور پستہ
وغیرہ اور بعضے میوے ایسے ہین کہ ظاہر اونکا بہتر اور باطن برا جیسے زردالو اور شفتالو
وغیرہ اور بہت میوے ایسے ہین کہ ظاہر بہی خوب اور باطن بہی اچہا مانند کشمش اور سیب
اور امرود کے پس کسیکو زیبا نہین کہ مجتہدون کی ہمسری کا دعوے مسئلہ مین کرے
اسواسطے کہ مجتہد متبوع ہین اور سب بزرگ تابع اگر اپنے مجتہد کے مخالف ہونگے تو مذہب سے باہر
ہو جاوینگے اسواسطے کہ مجتہدون نے شریعت اور طریقت اور حقیقت کے اصول کو خوب تحقیق کیا ہی
اور باقیون کی تحقیقات اصل نہین اسواسطے کہ اونہون نے اپنے علم ظاہر و باطن کو موافق آیت اور
حدیث کے پایا اور اوسکا نام عقیدہ رکہا اور جو کچہہ اون کے عقیدے کے خلاف ہے
الحاد اور زندقہ ہی آپ جاننا چاہئے کہ نفی و اثبات فنا اور بقا اور وصالات اور وجدانات
اور مشاہدات اور تجلیات کو اہل سنت و جماعت کی مجتہدون نے سمجہا جو اصل ہین تحقیق

کیا ہی اور صوفیہ اور حکما مین جو اختلاف ہی واضح ہو کہ نفی اور اثبات اور فنا
اور بقا کے حصول کی دو صورتین ہین ایک ازروی حالات اور واقعات کی اور ایک
بوجہ عشق اور محبت کی اگرچہ یہ بیان طویل ہی لیکن تہوڑا سا بطور نمونہ کی بیان کرتا
ہون شیخ صنعا کا نفی و اثبات بوجہ حالات اور واقعات کی تہا اور وہ اوسمین کامل
تھے اور عشق و محبت سی بیخبر جب تہوڑی بوی عشق کی اون کے دماغ مین پہونچی
پس اپنی آپ سے گذر گئی زنار باندہا اور خوک بانی اختیار کی سبکو سجدہ
کیا اسکا بیان منطق الطیر مین شرح ہی شیخ منصور کو فنا اور بقا کا مرتبہ ازراہ
حالات اور واقعات کی تہا عشق و محبت سی ذرہ اونکو حاصل نہ تہا جب شمہ عشق و محبت سی اون کو پہونچا بیخود ہوگئی
نعرہ انا الحق کا مارا حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اسرار الاولیا
مین فرماتے ہین کہ شیخ منصور کی ہمشیرہ رات کو صحرائے بغداد مین جایا کرتے
تہین اور طلب مولے مین مشغول رہتی تہین پہرتے وقت راہ مین ایک فرشتہ
عشق اور محبت کے اسرار کی شراب کا ایک قدح اون کو دیا کرتا تہا اوسکو
نوش فرماتی تہین اور بیخود نہین ہوتی تہین بلکہ ہل من مزید کی فریاد کرتی تہین ایک
رات شیخ منصور بہی اون کے پیچھے چلے گئی پہرتے وقت حسب معمول اونکو پیالہ
ملا اور وہ نوش فرمانے لگین منصور چلائی اے ہمشیرہ میرا حصہ چہوڑ دی بہن نی
فرمایا اے منصور اس شراب سی تو پی تو لیگا مگر تاب نہ لا سکیگا آخر کو شیخ منصور
نی بی اختیاری کی اور ایک قطرہ اوسمین سی پی لیا پہر جو حال اونکا ہوا سو مشہور
ہی کہ کیا بی اختیاریان کین جب اون کا یہ حال ہوا تو اون کے ہمشیر نے فرمایا
اے نامرد تنگ حوصلہ مین تو ہر صبح کو ایک قدح اسرار الہی کا پیتی ہون اور بیخود نہین
ہوتی ہون بلکہ زیادہ کی خواہش رکہتی ہون اور تو ایک قطرہ مین بیخود ہوگیا اور انا الحق

کی فریاد کرنے لگا اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ اگر زمان ماضی مین کسی بزرگ سے
حالات و واقعات کے سبب سے یا عشق و محبت کی وجہ سے کوئی چیز ظاہر ہوئی یا اب
کسی سے سرزد ہو کبھو اوسکا اعتبار نہین ہو واسطے کہ کعبۂ تحقیق تک پہنچنے کی راہ مین بہت
معاملے پیش آتی ہین صاحب حوصلا اوس کو پنہان کرتے ہین اور اودھنگانہ
نہین کرتے ہین اور مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی صفت سے موصوف ہوتے ہین
اور تنگ حوصلہ اوس کو ظاہر کرکے خلق کی گمراہی کے باعث ہوتے ہین یعنے
عوام الناس اون کی تقلید کرتے ہین یہ گناہ اون کی گردن پر ہوتا ہی اور حال
یہہ ہے کہ اسرار الہی کا اظہار کفر ہے حدیث مین آیا ہی اِفْشَاءُ الرُّبُوبِیَّۃِ
کُفْرٌ اور کعبۂ حقیقی کو پہونچنے کا احوال آیت او حدیث اور خلفاء راشدین اور علماء
مجتہدین کے قول سے ثابت او متحقق ہی از روئے عقائد شریعت کے اور
ثُمَّ جَعَلْنَاکَ عَلٰی شَرِیْعَۃٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ
سے یہی اشارہ ہی اور سوا اسکے گمراہی اور زندقہ ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کُلُّ حَقِیْقَۃٍ رَدَّتْهَا الشَّرِیْعَۃُ فَهُوَ زَنْدَقَۃٌ آہی راہ حق کے سالک ہم
لوگ اون حالات کے جو راہ طریقت مین گذرتے ہین منکر نہین مگر اتنا کہتے ہین
کہ یہ احوال کاملون کا نہین ہی ناقصون کا ہی ایسا حال اور یہ واقعات اور اس طرح
کا عشق و محبت تو لڑکون کو بھی حاصل ہوتا ہی اور شیطانی اور رحمانی بھی حالات
ہوتے ہین ہمکو ایک عمر مین تجربہ ہوا ہی اور آخر کو پشیمانی حاصل ہوئی اکثر جناب
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم خدا کی کونسی راہ ہی ارشاد ہوا فقر اختیار کر اور موافق شرع کے چل بس خدا کی یہی راہ ہے
اور اسی ہی قسم سے یہی مثال اوسکی یون سمجھنا چاہیئے کہ طفل شیرخوار بول

و برا جہان چاہتا ہے کرتا ہی اور جو چیز پاتا ہی موںہ مین ڈال لیتا ہی اور اوسکی
مان اوسکو پاک صاف کرتی رہتی ہی پہر جب کچہہ بڑا ہوتا ہی اوسے
ہوش آتا ہی تو ایسی باتون سے پشیمان ہوتا ہی کمتر گالیان بکتا ہے اور
برا بہلا زبان سے نکالتا ہے پہر جوانی مین بہی بعضی ناپسندیدہ کام جوانی
کی مستی مین کرتا ہے ان سب کا اعتبار نہین اسیطرح سالک مبتدی مثل
ایسی طفل کے ہے کہ ابتدا مین سوا ذکر موںہ کے کچہہ نہین جانتا اور جو
چاہتا ہی کہاتا پیتا ہے اور برائی بہلائی مین فرق نہین کرتا ہے اور فاعل
حقیقی خدا کو جانتا ہے اور فاعل مختار بندہ کو نہین جانتا ہی اور سب کو
اپنی مان باپ گمان کرتا ہے ہمہ اوست تصور کرتا ہے اور ایک وجود خیال
کرتا ہے اور آشنا و بیگانہ اور کفر و اسلام کو بسبب بیعقلی کے ایک معلوم
کرتا ہی پہر جب بالغ ہوتا ہی یعنے آگے کو مراتب طے کرتا ہی تو رفتہ رفتہ
اوسکو عقل و تمیز آتی ہے اور اپنی خودی اور فاعل مختار ہونا اپنا
جانتا ہی پس جس طرح طفل شیرخوار کو بالغ ہونا بول اور غایط اور [illegible]
سے پاک کرتا ہے ایسے ہی اتباع حکم شریعت کا کہ حکم ماں کا رکہتا
ہے شرک خفی و جلی کے بول و غائط اور آلودگی صوری و معنوی اور غفلت
اور عصیان کی نجاست سے پاک کرتا ہے اور سب مضرات اور مہلکات
سے بچاتا ہے اور قرآن و حدیث کا شیر پلاتا ہی اور مسائل و عقائد
کے کپڑے پہناتا ہی عقائد شریعت کے یہ مسائل تھے جو مذکور ہوئے
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ طالب کو چاہیے
کہ طلب مولے مین مستقیم رہے اور ایک لحظہ اوسکی یاد سے غافل

اور محنت سے آزردہ نہ ہو بلکہ اپنا پیشہ کرے نقل ہی کہ ذوالنون
مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے چالیس برس تک عبادت و ریاضت
کی کچھ فیض اور برکت ظاہر نہ ہوئی متفکر ہو کے پیر سے عرض حال کیا کہ
مین اپنے ریاضت پر فخر نہین کرتا ہون لیکن بے دولتی اپنی بیان کرتا ہون
شیخ نے فرمایا آج کھانا پیٹ بھر کے کھا اور بعد نماز عشا کے سو رہ دوست
اگر صلح کے واسطے نہ آئے گا بارے عتاب کے راہ سے تو آئے گا
مرید نے ویسا ہی کیا کہ پیٹ بھر کے کھایا اور سو رہا ناگاہ جناب پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ دوست
بعد سلام کے کہتا ہے کہ وہ شخص بڑا مخنث اور نامرد ہی کہ ہمارے
درگاہ مین اگر جلدی سیر ہو جائے اور ٹھہر نہ سکے اور صبر نہ کرے اوسلیے
کہ استقامت اصل کام کی ہے اگر بندگی تیری ہماری درگاہ مین قبول نہ ہوتی تو تجھکو
ہم توفیق طاعت کے نہ دیتے بندگی مین مضبوط رہنا کشف و کرامت سے
بہتر ہے اور سلام ہمارا ذوالنون مصری سے کہ جسنے کہا کہ دوست
صلح کی راہ سے نہین آتا ہے تو عتاب کی راہ سے آئے گا نقل ہی
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک عابد کو دیکھا کہ عبادت نہایت عاجزی
سے کرتا ہے فرمایا دعا مانگ جناب باری مین قبول ہوگی کہا شرم
آتی ہے کہ خدا اے تعالے نے مجھے دولت ایمان کی اور توفیق طاعت
کی اور اوس پر استقامت کیا کم دی ہی کہ اوس سے اور مانگون ؛

اٹھوان باب ۸ نبوت اور ولایت اور اوسکے احوال کے بیان مین

الغرض حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل اور اشرف

ہین سب انبیا ئو مرسل ورا ولوالعزم صلوات اللہ علیہم اجمعین سو اور
اولو العزم بہتر ہین مرسلین سے اور مرسلین بہتر ہین انبیاء سے نبی وہ
ہین کہ اپنی امت کی ہدایت کیواسطے غیب سے آواز سنتے ہین یا اون کو
الہام ہو یا خواب دیکہین اور کسی مرسل صاحب کتاب کی شریعت کے
تابع ہون جیسے حضرت یوشع علیہ السلام تابع تہی حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی شریعت کے اور حضرت شمعون علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
شریعت کے اور مرسل وہ ہین جن پر وحی آئی بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام
یا کسی اور فرشتہ کے اور اون کو الہام بہی ہوتا ہو اور خواب بہی دیکہتے
ہون اور اولو العزم وہ جن کو یہ سب صفات حاصل ہون اور ساتہ اوسکے
حکم قتال اور جہاد کا بہی ہو کوئی ولی کامل ور صدیق واصل نبی کی مرتبہ
کو نہین پہنچتا ہی اسواسطے کہ کسی نبی نے نبوت چالیس برس کی عمر سے
پہلے نہ پائی سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ مادرزاد دولت
یافتہ تھے اور اس سبب سے چالیس برس کی نبوت ہوتی تہی کہ اس
چالیس برس مین حقیقت خیر و شر کی معلوم ہو جائی اور اطوار قلب کے اور احوال
روح اور تزکیہ نفس کا اور تصفیہ دلکا اور تجلیہ روح کا انجام کو پہونچ جائین اور ستر
ہزار حجاب جو بندی اور خدا تعالے بیچ واقع ہین طی ہو جائین بموجب حدیث
شریف کے اِنَّ لِلّٰہِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُوْرٍ وَّ ظُلْمَۃٍ
اور انبیا کو خوف خاتمہ کا نتہا اور گناہ ہون سے معصوم تہی اگر کوئی بات سہو سی ظاہر ہوئی
اوسکو زلت یعنی لغزش کہتی ہین گناہ نہین کہتی ہین اور ولی کیواسطے عصمت گناہ
سے شرط نہین ہی اور خوف خاتمہ کا لگا ہوا ہی اور ولی جبتک اتباع ظاہری اور

باطنی نبی کی نہین کریگا منتہی نہ ہوگا پس تابع متبوع کو نہین پہچتا ہے
گو اوس سے عجائب غرائب کشف وکرامت خوارق عادات ظاہر ہون اور
حقیقت مین یہ بہی معجزہ نبی کا ہی اسواسطی کہ یہ ولی نبی کی ظاہر وباطن مین متابعت
کرتا ہی اور اگر نبی کی متابعت نہین کرتا ہی اور اوس سے کچہہ باتین عجیب صادر ہون
اوسکو استدراج کہتی ہین جس طرح فرعون تہا انبیا نے چالیس برس
تک تجربہ خیر وشر ظاہر وباطن کا کہ مراد شریعت او طریقت اور حقیقت سے
ہی اسواسطی کیا کہ وہ اور اونکی پیرو غلطی مین نہ پڑین اگر ولی کوئی کام اپنی عقل
سے کرے کہ نبی سے مخالف ہووے اوسکو وسوسہ کہتی ہین الہام نہین
کہتی ہین اور جو الہام اور وسوسہ قریب ہین اسواسطی ولی غلطی مین پڑجاتا
ہی نبی کا خواب اور الہام بلاشک خدا تعالے کا الہام ہی اور نبی جو کام
کرتے ہین وہ درست اور راست ہوتا ہی اور اونکے تابعین یعنی
امت کیو اسطی سنت ہو جاتی ہی جو تابع نبی کی سنت سی انکار کرے
گمراہ ہوتا ہی اسواسطی کہ نبی علیہم السلام تجربہ کار ہین اور ولی تابع
ولی کسی صحابہ کبار کے مرتبہ کو نہین پہچتا ہی انبیا کے مرتبہ کو کیونکر پہونچے
اسواسطی کہ اولیا سے بسبب تصرفات ظاہری اور باطنی کے ایسی چیزین ظہور
مین آتی ہین کہ وہ حالتین مبتدی او متوسط کے ہوتے ہین چنانچہ ابتدا
مین حضرت سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ کا جو کوئی نام مبارک لیتا یا منولیتا تہا اوسکا
سر فورا الگ ہو جاتا تہا اور بزرگون کا ذکر کیا کردن کہ اوس حال کو لکہنے سے
سخن دراز ہوتا ہی جب منتہی ہوئے تو خانہ کعبہ کے طواف مین منہ خاک
پر ملتے تہے اور فرماتے تہے الہی عبد القادر عاصی کو بخشش سچ ہے

مقربین کو ہوتی بہت ہے حیرانی | کہ جانتے ہین وہی خوف رحمت سلطانی

انبیا اور صحابہ سے کوئی حرکت کتاب اللہ اور حکم باری کے خلاف نہین ہوتی تھی اسواسطے کہ انکا حوصلہ مانند دریا کی تھا اور بہت کی اولیا چھوٹی نہر کیطرح ہین جسوقت نہر مین کچھ بھی پانی زیادہ ہوکنارہ لبسے باہر ہو جاتی ہے ٥ کسی تک لے

دل شور و نالی مین رہیگا مثل جو | رہ خمش مانند دریا کر اسی مین جستجو

یعنی جسبان لوکہ اولیا کا نہایت کا مرتبہ انبیا کا سرا ہی محبت اور معرفت اور توحید اور یقین کرنے اور قرب الہی اور مشاہدہ اور تجلیات الہی اور علم اور حلم اور عقل اور شجاعت اور سخاوت اور سب صفتون مین ارباب قلوب کے نزدیک یہ ٹھہری ہوئی ہی کہ متبوع مثل بادشاہ کے ہین اور تابع مانند امرا اور وزرا اور لشکر کے بھلا یہ لوگ بادشاہ کی رتبہ کو کب پہنچتے ہین گو مال و دولت و جاہ و حشم بہت رکھتے ہون کہ یہ سب رتبہ بدولت بادشاہ کے ہی ایسی ہی حالات اور واقعات ولی کے بطفیل معجزے نبی کے ہین اور یہہ جو فرمایا ہے اِنَّ بِدَایَۃَ الْاَوْلِیَاءِ نِہَایَۃُ الْاَنْبِیَاءِ مَعْنٰی مُحْکَمِ الشَّرْعِ لَا فِی الْقُرْبِ وَالْمُشَاہَدَۃِ اسواسطے کہ نبی اپنی نبوت مین جن جن باتونپر مامور ہوئے ہین وہ ولی کو بجا عملین لانا چاہئے تب ولایت حاصل ہوتی ہی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حق مین فرمایا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اس سے ثابت ہوا کہ جبتک ولی سب احکام قرآن اور شریعت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل نہ کریگا ولایت اوس کو حاصل نہ ہوگی پس یہی معنی ہین بِدَایَۃُ الْاَوْلِیَاءِ نِہَایَۃُ الْاَنْبِیَاءِ کی پس نبی ولی سے بزرگ اور افضل ہوئی ہر امر مین اگر ولی کی حوصلہ اور کمال مین نقصان نہ ہوتا تو تابع نبی

کا ہونا اور متبوع تابع سے ہر بات مین بہتر ہوتا ہی اسواسطے کہ انبیا سے معجزے خداتعالی
کے ارادے سے بے خواہش نبی کے ظاہر ہوتی تھے تاکہ وہ معجزے انبیاء
کی نبوت کی دلیل ہون اور خلق ہدایت پائے اور کرامت جو ہی سو ولی کی خواہش یا
اوسکی ریاضت کی نتیجے سے ظاہر ہوتے ہی اگر ولی نے اپنی کرامت پر فخر کیا تو
وہ استدراج ہوجاتا ہی اور اگر فخر نہ کیا تو منفعت ایمان سے یقین حاصل ہوتا ہے
اور حق تعالے کے قرب کی راہ بتاتا ہی پس معجزہ نبی کا امت کی ہدایت کیواسطے ہی اور کرامت
ولی کی خود اس کی ہدایت کیواسطے ہی نبی تابع اوروں کے ہین اور ولی نافع اپنا
ہی اور وہ جو کہا ہے اَلْوِلَایَةُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّةِ یعنی وِلَایَةُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ
نُبُوَّةِ النَّبِیِّ لَا وِلَایَةُ الْوَلِیِّ سو اسکا مطلب یہ ہے کہ ولایت نبی کی افضل ہی نبوت سی نبی کی
نہ یہ کہ ولایت ولی کی افضل ہی اسواسطے کہ ولی اپنی ہدایت کا آپ محتاج ہی اور خوف
خاتمہ کا رکھتا ہی اور ولایت نبی کی جو ہدایت یافتہ اور خوف خاتمہ سی بے خوف
ہی ولایت نبی کی کمال کو پہونچی ہوئی اور نبوت یافتہ ہی اور ولایت ولی کی غیر کامل
اور نبوت نہ پائی ہوئی ہی اسیواسطے وہ تابع نبی کا رہتا ہی اس باعث سی اولیا صحابہ
کے مرتبے کو اور صحابہ نبی کے رتبہ کو اور نبی پیغمبر مرسل کے مراتب کو اور مرسل
اولوالعزم کے درجون کو اور اولوالعزم جناب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے مقام کو نہین پہونچتے ہین اس وجہ سی کہ حضرت خاتم النبیین ہین اور زبان خلق کی آنحضرت
کی تعریف اور توصیف مین گنگ ہی اور آپ کو فضیلت اور کمال سب انبیا پر حاصل ہی
اور خداتعالے نے آپ کی تعریف فرمائی کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ
اور وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ آپکی شان مین نازل ہی کوئی نبی جن وانس کیواسطے مبعوث
نہ ہوا اور مرتبہ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی تک نہ پہونچا اور کوئی امت

فاذکرونی اذکرکم اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور یحبہم ویحبونہ
کے شرف سے مشرف نہ ہوئے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور خیر القرون
قرنی سے یہہ ہی اشارہ ہے حق تعالے نے سورۂ والعصر مین آپ کی
زمانہ کی قسم کہائی اور دوسری جگہہ فرمایا لعمرک یعنی اے محمد تیری زندگانی کی قسم
ہی حدیث مین آیا ہے کہ کوہ طور پر حق تعالے نے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام
سے وصف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا موسی علیہ السلام نے عرض کیا
بار خدایا دوسری کی بات قرب کے وقت مین کیسی روا ہے آواز آئی ای موسے
اگر تجہکو مین نے اپنا کلیم نہ کہا ہوتا تو تیرا نام پیغمبرون کے گروہ سے باہر کردیتا
بہت بڑی گستاخی تو نے کی اے موسی تو میرا حبیب ہی اور وہ میرا محبوب حبیب اور محبوب مین
بڑا فرق ہی اس سے ثابت ہوا کہ مرتبہ محبوبیت کا سب مرتبون سے بلند تر ہی
خصوصاً مرتبہ خلت اور کلیمی سے موسی علیہ السلام کو کوہ طور پر حکم ہوا فاخلع
نعلیک یعنی جوتہ اوتارکے یہان آؤ اور حضرت کو شب معراج مین ارشاد
ہوا کہ نعلین سمیت آؤ کہ تمہاری نعلین کی گرد سے ہماری عرش کو تسکین ہو سبحان
اللہ کیا مرتبہ جناب سید المرسلین صلوۃ اللہ علیہ کا تہا فرید الدین عطار اپنی کتاب
مین بیان فرماتی ہین **مثنوی**

طور پر موسی نے جب بہرہ یاب
فاخلع نعلیک اونکو آیا خطاب
جب کیا نعلین کو پابستہ دور
پاؤن سے سر تک ہوی تب غرق نور
موسی عمران اگرچہ شاہ تہی
کب معہ نعلین پاتی راہ تہی
در شب معراج شمس و الجلال
سنتی تہی آواز نعلین بلال
اونکو رتبہ کی نہین ہی انتہا
جا کر درگاہ پر یہ لطف تہا
اونکی جا کر کی تو دیکہو عز وجاہ
وہی معہ نعلین اپنی پاس راہ
حضرت موسی نے جب دیکہا یہ حال
رکہتی ہین یہ قرب حق حضرت بلال
کی جناب حق تعالی مین دعا
امت اون کی کر ہی ایسی التجا
ایسی ہی بارہ پیمبر مرسلین

رکھتی تہی خواہش کہ رب العالمین	امت احمد مین ہم ہوئین شمار	ہمکو حاصل ہو یہ عز و افتخار
گرچہ تہا یہ ان سبہونکا مدعا	لیک عیسی کو ملا یہ مرتبہ	فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے لَقَدْ تَمَنّٰی اِثْنَا عَشَرَ نَبِیًّا اَنْ یَکُوْنُوْا اُمَّتِیْ جانا چاہئے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر اور افضل اور سبکی اصل ہین اس وجہ سے کہ تمام مخلوق آپ کے نور سے پیدا ہوئی **سوال** اگر کوئی کہے کہ حضرت کا نور اول تہا آخر مین ظہور کیون ہوا **جواب** جب کوئی بادشاہ کہین کو جانیکا قصد کرتا ہے تو پہلے مکانون کی طیاری اور آرایش ہوتی ہے پھر اُمرا و وزرا جاتے ہین پھر بادشاہ رونق بخش ہوتا ہے ایسے ہی حق تعالے نے زمین بنا کے فرشتون کو پیدا کیا کہ ان سے سب بندوبست اور زینت آسمانون کی ہوئی پھر جن پیدا کئے کہ یہ زمین کو درست کرین پھر حضرت آدم اور اور پیغمبرون کو علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام بہیجا بعد سب کے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ سب انبیا کے بادشاہ ہین رونق بخش ہوئے حضرت شیخ نجم الدین رازی مرصاد العباد مین فرماتے ہین کہ معرفت حق تعالے کے حضرت آدم علیہ السلام مین مانند دانہ گندم کی تہے اور پیغمبرون کے زمانہ مین مثل آٹے کے ہوئی اور ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین جیسی روٹی طیار کہ اس سے زیادہ اور مرتبہ ہو نہین سکتا ہے قیامت تک یا جیسے پہول کا درخت کہ اول سبزہ اُگا پھر شاخ و برگ طیار ہوئے پھر پہول لگا پھر آخر سب سے میوہ لگا اسیطرح معرفت اور انبیا علیہم السلام کی وقت مین اُگی اور پہولی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین اوسکا میوہ لگا پوشیدہ نہ ہے کہ بعد انبیا کے افضل اور اشرف حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سید الصدیقین ہین اور بعد اون کے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سید العادلین ہین

بعد اون کے حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سید العارفین ہین
اور بعد اون کے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سید المجاہدین ہین
اور سب اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین تمام اولیاء امت اور صدیقون اور شہیدون
اور علماسی بہتر ہین گو اون سے کشف و کرامت اور خرق عادت اور عجائب
اور غرائب ظاہر نہ ہوئی ہون نقل ہی حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سے
پوچہا کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سی کشف و کرامت ظاہر نہ
ہوا اور اولیاء امت اور علماسی ظاہر ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی فرمایا صحابہ
کا ایمان کامل تہا کشف و کرامت کی کچہہ حاجت اون کو نہ تہی اور اورونکا ایمان ضعیف
تہا اور کشف و کرامت سے اون کو قوت ہوتی تہی اسواسطے وہ اسکی محتاج تھے
ورنہ اون کے ایمان مین خلل آجاتا اور صحابہ کے وقت مین وحی اوترتی
تہی اور ذات پاک حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشوا
کی موجود تہے بزرگون نے فرمایا ہے کہ عالم دو ہین ایک عالم
کبرے اور ایک عالم صغرے عالم کبرے سوا ہے عرش و کرسی
لوح و قلم آسمانون اور زمینون کے اور وہ عالم مقام ہی علم
اللہ اور توحید حقیقی اور تجلیات اور مشاہدات الہی اور قرب
اور رضا حق تعالے کا اور عالم صغری عرش سے تحت الثرےٰ
تک ہے سمجہہ اور سیر صحابہ کے عالم کبرے مین تھے نہ عالم
صغرے مین اسواسطے کہ صرف عالم صغرے کی سیر سے اون
کو کچہہ فائدہ نہ تہا جس شخص کو آسمانون زمین کی سیر و گشت
کی رغبت ہو اوس نے اپنی عمر ضائع کی اسوجہہ سے کہ حضرت

اسرافیل علیہ السلام صور منہ مین لئے منتظر حکم کے ہین کہ کب حکم
ہو کہ مین سب کو درہم و برہم کر دون پس فانی کی سمجہہ اور سیر
بیہودہ ہے خواہ اپنی خواہش سے ہو خواہ بے خواہش حاصل
ہو فرمایا اللہ تعالے نے اَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ وَاَنْ عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ
قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ یعنی باوجود اس عظمت اور بزرگی او عجائب اور غرائب
کے نیست ہو جائینگے پس مقصود حق تعالے کی رضا ہے ۵

دولت سے اس ہر اک تیری ثنا بہت ہی	اور اوس جہان کی نعمت تیری لقا بہت ہے

اس سبب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب
جمیع اولیا سے بہتر ہین جمہور علما اس بات پر متفق ہین کہ حضرت
امام اعظم اور اویس قرنی رحمہما اللہ تعالے خیر التابعین ہین پس جس شخص
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایکبار دیکہا اور اون کے فرمانے پر
عمل کیا وہ امام اعظم اور اویس قرنی سے بہتر ہین اور اوس مین ایک
نکتہ ہی کہ جو کوئی حضرت رسالت پناہ کی وقت مین نافرمانی کرتا تہا
کافر ہوتا تہا اور اگر ظاہر مین فرمان بردار اور باطن مین کراہت رکہتا تہا تو وہ
منافق ہوتا تہا اور بعد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی خلاف
بہت کام کئی جاتے ہین اور کفر نہین ہوتا سنت کے انکار مین البتہ کفر
ہوتا ہے اس سبب سی اصحاب سب اولیاء امت سی بہتر ہین کہ انکا
مقصد ظاہر و باطن مین طاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رضا انکی تہی اور
نفسانیت کو اوسمین دخل نہ تہا اور اس زمانہ مین ہر امر مین شراکت نفس کی ہی ظاہر ہے

۵ یعنی کیا نہین دیکہتے سلطنت مین آسمانون اور زمین کے اور جو اللہ نے بنائی کوئی چیز اور یہ کہ شاید نزدیک پہنچا ہو وعدہ اون کا ۱۲

ہو یا یعنی یہ بات بلا شک خلاف رسول علیہ السلام ہے کیونکہ جس طرح جہاد کیو اسواسطے مردانگی لازم ہوا اور باہر جب اسی دعوی کرتی ہین مردانگی اور نامردی برابر ہے یہی نسبت ہی اصحاب کبار اولیاوں سے تہے جنہین صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے دلاور تہی کہ خدا و رسول کی بہی طاعت کرتے تہی اور بار عیال اور طلب رزق حلال بہی رکہتے تہی اور غزا ظاہر کی کافرون سے اور باطن کی نفس و شیطان سی کرتے تہی اور فقر و فاقہ اور رات کو تنہائی کی عبادت پسند تہی اور اولیای امت کو یہ سب باتین میسر نہین رسول مقبول علیہ السلام کی متابعت ظاہری و باطنی مین عاجز تہی چہ جائیکہ جو شخص اسواسطے بندگی کرے کہ مجکو کشف و کرامت اور خرق عادت اور سیر آسمان و زمین کی حاصل ہو تو وہ شخص عابد اونہین چیزون کا ہی عابد حق کا نہین ہی اپنی عمر مفت مین ضائع کی اس واسطے کہ یہ سب باتین نفس کی خواہش سے ہین حق تعالے کی رضامندی کیواسطے نہین اور اللہ تعالے سب کے دلون کا حال خوب جانتا ہی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور طلب حق اور غرض اوسپر روشن ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ لِدَرِّهٖ فَهُوَ شِرْكٌ فِي الْبَاطِنِ طاعت بامید جزا کے شرک خفی ہی اور طاعت واسطی غیر خدا کے تمام نفی ہے بندگی کی مزدوری لینا مزدورونکا کام ہی خاصونکا عبادت سی مقصود حق تعالے ہی طالب کو چاہیئے کہ خداتعالی کی رضا اور لقا کا طالب ہو اور یہ دونو باتین عبادت مین مستقیم ہونے سے حاصل ہوتی ہین فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ سے یہی مطلب ہی فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے

الا الاستقامة افضل من حصول الکرامة اور محققین نے یہی فرمایا ہی
استقامت کو طلب کرو اور کرامت طلب مت کرو اس واسطے کہ حق
تعالی تم سے استقامت چاہتا ہی اور نفس کرامت کا خواہان ہی اللہ تعالی چاہتا ہی کہ بندہ میرا قرب حاصل کرے
واللہ یدعوا الی دار السلام اور خواہش نفس کی ضد حق تعالے سے ہے کہ
ان النفس لامارة بالسوء اللہ تعالے کا جو انبیا اور اولیا پر انعام ہی
سو استقامت ہی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
سو یہی مراد ہی الغیر عبادت اور خدا کی طلب کے دو معنی ہین ایک
یہ کہ بندہ خدا کو اپنے واسطے طلب کری اسکو سلوک کہتے ہین فاذکرونی اذکرکم
اسی ہی عبارت ہی دوسری خدا کو خدا کے واسطے طلب کری اوسکو جذبہ کہتے ہین
یحبہم و یحبونہ سے یہ ہی اشارت ہی جو شخص خدا کو اپنے واسطے طلب کرتا ہی
اوسکا نشان یہ ہی کہ رنج و بلا مین اوسکو ایک مزہ او کیفیت حاصل ہوتی ہی
بموجب ضرب الحبیب لذیذ نقل ہی حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ رنج و بلا
مین دعا کرتے تہی کہ الہی تو نے روٹی دہی سالن بہی عنایت کر یعنی بلا پر اور بلا
چاہتے تہے اسواسطے کہ بلا مین ایسا مزہ ہی پوشیدہ کہ بغیر چکہے وہ معلوم نہین
ہوتا ہے جو کوئی لذت بلا سمجہے درد کو بہتر از دوا سمجہے فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے البلاء بالولاء اور فرمایا اشد البلاء علی الانبیاء
ثم الاولیاء ثم المومنین اور یہ فرمایا کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت
مراد باطنی ایذا ہے اس واسطے کہ جیسی حضرت سب نبیون پر بڑے تہی
اون کی ایذا بہی محبت الہی مین سب سے بڑے تہی اور فرمایا اللہ تعالے نے
وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا لما اصابہم

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ

نوان باب ۹ کرامت اور کہانت اور استدراج اور عزیمت کی بیان مین

الغیبر یعنی اللہ تعالے نے ہر شخص کے دلمین دو چیزین رکھین ہین ایک روح ایک نفس موکل روح کا ایک فرشتہ ہے اوسکو لمۂ ملکی کہتے ہین وہ از راہ الہام کے طاعت اور ریاضت عبادت اور حسنات کیطرف رجوع کرتا ہے اور موکل نفس کا شیطان ہی اوسکو لمۂ شیطانی کہتے ہین وہ رغبت دلاتا ہی غفلت اور عصیان اور بدعت اور ضلالت کیطرف فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَکُلِّ اللّٰہُ بِہٖ قَرِیْنَہٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنَہٗ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ قَالُوْا وَاِیَّاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ پس اگر شیطان اسلام نہین لاتا ہی کافر رہتا ہی نفس بھی ویسا ہی رہتا ہی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّفْسُ ھُوَ الصَّنَمُ الْاَکْبَرُ رباعی

اے دل تو کبھی مطیع فرمان ہوا	اور اپنے گناہ سے پشیمان نہ ہوا
قاضی و فقیہ و مفتی و دانشمند	سب کچھ تو ہوا مگر مسلمان نہ ہوا

ایضاً الھوی اَبْغَضُ اِلٰہٍ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰلِھَۃِ فرمایا اللہ تعالے نے اَفَرَأَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ اور بیچارہ غفلت سے جانتا ہی کہ مین بندہ خدا کا ہون وہ خاطر مین تیری رہتی ہے جو چیز کہ موجود دارین مین وہ شی ہی تیری مونس و معبود فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا شَغَلَکَ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ صَنَمُکَ الغرض جب سالک وادی طریقت مین آتا ہی تین میدان اوسکو آگے آتے ہین ایک فنا فی النفس دوسری فنا فی الروح

تیسرے ہو فنا فی اللہ پھر فنا فی النفس میں دو چیزیں پیش آتے ہیں ایک اعلے دوسرے اسفل اگر اعلے کی طرف کہ جس کو عروج کہتے ہیں میل کیا تو تین حال پیش آتے ہیں ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت اگر اسفل کی طرف کہ دنیا اور راحت نفس سے میل کیا وہاں بھی تین حال ملحوظ ہوتے ہیں استدراج اور حیوانیت اور کہانت استدراج اوس کو کہتے ہیں کہ لمہ شیطانی اوس کے دل میں وسواس ڈالے کہ شریعت کو مسئلہ کے موافق رہنا دنیا داروں کا کام ہے اور خدا کا کام تو اور ہے چیز ہی پس یہ سمجھ کر حدود شرع سے تجاوز کرکے ریاضت اور محنت شاقہ اپنے اوپر لازم کرلے اور وہ انجام کو پہنچ جاوے بموجب قولہ تعالی من کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الاخرۃ من نصیب کی اور چیزیں عجائب و غرائب اوسکو حاصل ہوتی ہیں اور استجاب الدعوات ہو جاتا ہے جیسے فرعون کو یہ باتیں میسر تھیں مگر از روے غضب کے نہیں نہ از راہ لطف کے تمام شب محنت اور ریاضت کرتا تھا اور بسبب استدراج کے کوئی چیز مردم فریب اوس کو حاصل ہو جاتی تھی اوسی سبب سے انا ربکم الاعلی کہا اور مردود درگاہ ہوا رفتہ رفتہ فاخذہ اللہ نکال الاخرۃ والاولی کی نوبت پہونچی چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے سنستدرجہم من حیث لا یعلمون اور جتنا وہ گناہ زیادہ کرتے ہیں ہم اون کو نعمت زیادہ دیتے ہیں یہانتک کہ اونکو توبہ فراموش ہو جاتی ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا رأیت ان اللہ انعم علی عبدہ وہو مقیم علی معصیتہ فاعلم انہ مستدرج

یعنی اللہ تعالے نے اوس کو ڈھیل دی ہے کہ اور وہ گناہ مین ڈوبے تو اور زیادہ عذاب کا مستحق ہو اور اگر اوسکو بسبب گناہ کو جلد تنبیہ کرے اور پکڑنے اسواسطے کہ وہ بندہ توبہ کرے تو جانو کہ یہ عنایت ایزدی ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی مَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ فَلَهُ اٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَا عَمِلَ الْكَافِرُ مِنْ خَيْرٍ فَيَرَاهُ فِي الدُّنْيَا بِاَنْ يُدْفَعَ عَنْهُ الْبَلَاءُ وَيُوَسَّعَ عَلَيْهِ فِي الرِّزْقِ وَمَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ مِنْ شَرٍّ فَيَرَاهُ فِي الدُّنْيَا الْاَمْرَاضَ وَالضِّيْقَ فِي الْمَعِيْشَةِ وَمَا عَمِلَ الْكَافِرُ مِنْ شَرٍّ فَيَرَاهُ فِي الْاٰخِرَةِ تو جانا چاہئی کہ جو شخص ریاضت اور محنت واسطی خواہش نفس اور دنیا کے راحت کی کرتا ہے اور اوس سے عجائب اور غرائب چیزین ظاہر ہون بوجہ خرق عادت کے وہ استدراج ہے اور پہچان استدراج کی یہ ہے کہ اوسکی انکہ اپنی نفس کے عیب کے دیکھنے سے اندہی ہوتے ہی فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نی اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَعْمَاهُ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اَلْبَصَرَهُ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ معلوم ہوا کہ اپنی عیبون کو نہ دیکھنا خدا کی درگاہ سے مردود ہونے کی نشانی ہے جیسا فرعون کہ باوجودیکہ اوس کو برص کی بیماری تھی اور نامرد تھا اور سر پر سینگ رکھتا تھا اور اپنے عیب بموجب بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ کے جانتا تھا لیکن بسبب انانیت کے عیوب نفس سے اوس کی انکھین کور تھین معلوم ہوا کہ جسکو دعوے انانیت کا ہوتا ہے اوس کے انکھین نفس کے عیوب دیکھنے سے اندہی ہوتی ہین جیسی ہی عبادت و ریاضت

کرتا ہو لیکن خود شناسی نہین ہویگا اور علم اللہ کا کہ جس کو خود شناسی
اور خدا شناسی کہتے ہین حاصل نہو گا اور پندار وغرور اسکا زیادہ ہوگا
اور خدا کا دشمن ہوگا مصداق آیہ اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ مَن کَانَ مُختَالًا فَخُورًا
اور اس پندار وغرور مین اندیشہ زوال ایمان یا محبوبیت کا ہوتا ہی موافق علامت
مَن تَعَبَّدَ بِلَا عِلمٍ خِیفَ اَو مَاتَ کَافِرًا ایمان علم سے مراد علم اللہ کا ہی جس کو خود شناسی
اور خدا شناسی کہتے ہین اور یہ ہی نتیجہ عبادت کا ہی از روی متابعت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل اور اعتقاد مین اور جو شخص حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوکر عبادت کرتا ہی عجیب و غریب چیزین اوس سے
بوجہ استدراج کے ظاہر ہوا کرتی ہین اور مستجاب الدعوات بھی مثل فرعون کی
ہو جاتا ہی اور جو کچھ خدا سے چاہتا ہی حاصل ہوتا ہی یہ سب خدای
پاک کا قہر وغضب ہی اسکو رحمت نہ سمجھے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اِنَّ اللہَ اِذَا اَبغَضَ عَبدًا بَعَثَ اِلَیہِ مَلَکًا فَقَالَ طَاہِر
عَلَیہِ نِعَمِی فَاِنِّی اُبغِضُہُ وَاُبغِضُ صَوتَہُ وَاُبغِضُ اَن یَسئَلَنِی وَ
یَدعُونِی وَاِذَا اَحَبَّ اللہُ عَبدًا بَعَثَ اِلَیہِ مَلَکًا فَقَالَ سَلِّط عَلَیہِ
المُصِیبَاتِ فَاِنِّی اُحِبُّہُ وَاُحِبُّ صَوتَہُ وَاُحِبُّ اَن یَسئَلَنِی وَیَدعُونِی
الحاصل جو چیز کہ استدراج کے روسے حاصل ہوتی ہے
اوس سے ایک بڑا غرور پیدا ہوتا ہے سوال عبادت
شاقہ سے ضعیف بدن ہوتا ہے جواب یہہ بات سنت
وشرع کے خلاف ہی اسواسطے کہ حفاظت جسم کی اور صحیح سالم
رہنا فرض اور دین مین بہتر ہے فرمایا رسول علیہ السلام نے

الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْيَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ
خَيْرٌ مِّنْ عِلْمِ الْاَدْيَانِ اسواسطے علم بدن کو بہتر کہا کہ صحت بدن سے
دین حاصل ہوگا اور جب بدن ضعیف ہوا دین اور عبادت ہاتسے گیا
بندگی کیسی ہو سکے گی حدیث مین ہی کہ ایک شخص حضرت صلے اللہ علیہ والہ
وسلم کی خدمت مین گیا اور عرض کیا کہ مین ہمیشہ روزہ رکہتا ہون
اور گوشت اور شیرینی وغیرہ کہانا مین نے سب ترک کیا حضرت نے
فرمایا کہ مین تو کبہی کہاتا ہون اور کبہی روزہ رکہتا ہون اور گوشت
اور شیرینی بہی کہاتا ہون جو شخص میری متابعت نہ کرے وہ مجہہ سے نہین
اسواسطے کہ گوشت اور شیرینی طبیعت کی حفاظت کیواسطے ہے نہ واسطے
حظ نفس کے اس سے ذکاء طبیعت اور ذہن کی اور قوت دل کی ہی
چنانچہ شہد کو آدمی کی شفا حق تعالے نے فرمایا ہی اور گوشت کا بہی
یہہ ہی حکم ہی فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے عَلَيْكُمْ بِاللَّحْمِ فَاِنَّهٗ يُحَسِّنُ الْخُلُقَ
وَالْخَلْقَ وَيَزِيْدُ قُوَّةَ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا اور فرمایا اَكْلُ الْعَسَلِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ
دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ اور فرمایا اَكْلُ الْبَيْضِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا يَزِيْدُ قُوَّةً وَيَذْهَبُ
ضُعْفَهٗ وَاَعْطَى اللّٰهُ لَهٗ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً وَلَوْ كَانَتْ زَوْجَتُهٗ عَقِيْمَةً
شمائل النبی کی شرح مین مرقوم ہے کہ گوشت سے نفرت نکرے
مگر بیمار اور گوشت اہل جنت کیواسطے سید الطعام ہوگا جنت
مین علے ابن ماجہ وغیرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اَللَّحْمُ هُوَ سَيِّدُ الطَّعَامِ لِاَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
عَنْ سَلْمَانَ سَمِعْتُ حَلْمًا ثَنَا يَقُوْلُوْنَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحم وھو یزید فی السمع و
ھو سید الطعام فی الدنیا والآخرۃ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے اللحم یصفی اللون ویحسن الخلق ومن ترک اربعین
یوما ساء خلقہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ گوشت
کے کہانے سے عقل زیادہ ہوتی ہے اور نہ کہانے سے بدخلقی
بڑہتی ہی حدیث مین آیا ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کچہہ ہول قیامت کا احوال بیان فرماتے تہی حضرت صدیق اور
علی مرتضی اور ابن مسعود اور مقداد اور سلمان رضی اللہ عنہم سب
حضرت عثمان بن مظعون کے گہر مین جمع ہوکے اس بات پر اتفاق
کیا اور قسم کہائی کہ باقی عمر دن کو روزہ رکہین اور تمام شب بندگی کرین
اور فرش پر سونا اور گوشت اور شیرینی اور روغن کہانا اور عورتون کی
پاس جانا اور سب دنیا کی لذتین ترک کرکے کملی اوڑہ کے جہان کی سیاحی
کرین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر پہونچی فرمایا کہ جو کچہہ تم نے فکر
کی ہی ہم اس بات پر مامور نہین ہین نفس کا تم پر حق ہی روزہ بہی رکہو
اور افطار بہی کرو اور رات کو جاگو اور سوؤ بہی شیرینی اور روغن کہاؤ
بہی البتہ نفس کی خوشی سے دور رہو اور عورتون کو حلال جانو فمن رغب
عن سنتی فلیس منی اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین
امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان
اللہ لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا واتقوا اللہ
الذی انتم بہ مؤمنون تہ اپنا چمکار اگر جانا ہے میان

۵۴ یعنی اے ایمان والو حرام نہ کرو پاکیزہ چیزون کو جو تمہارے واسطے خدا نے حلال کی ہین

امرحق کو تو بجالا ہر زمان + الغرض یہ آدمی ریاضت مجاہدہ اور کاشکار
ترک اخلاق ذمیمہ سے صفت ملکیت حاصل کرسکتا ہی اور جن کو یہ مرتبہ حاصل ہوتی
ہے انکو رجال الغیب کہتے ہین اور اون کے مرتبے علیحدہ علیحدہ ہین جیسے ابطال
اور ابدال اور اوتاد اور سیاح اور غوث اور قطب اور قطب الاقطاب
بعضی بزرگ فرماتے ہین کہ ہر شہر مین ایک قطب ہوتا ہی اور قطب الاقطاب
سب کا قطب یہہ سب دنیا کے نگہبان ہین مگر نبوت کے مرتبے کو نہین پہونچ
سکتے ہین اسواسطے کہ سب پیغمبرون کے زمانہ مین ہوتے چلے آئے ہین
چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین حضرت
خواجہ اویس قرنی قطب تہے اور یہ اوسنے مرتبہ نبوت کا ہی جس طرح ملائکہ مقربین
کو خدمتین جناب باری سے سپرد ہین چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام
کو خدمت وحی کی اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو پانی برسانے کی اور حضرت
عزرائیل علیہ السلام کو خدمت قبض ارواح کی اور حضرت اسرافیل علیہ السلام
کو خدمت صور کی ایسے ہی رجال الغیب بہی انتظام عالم کیواسطے مامور ہین
کوئی بادشاہ اور نائب کی طرح کوئی مثل شحنہ و کوتوال کے کوئی مانند ماتحتان
اور محافظون شہر کے جو کوئی مرتبہ ملکیت سے بڑہتا ہی تو وہ مقام روحانیت
کو پہونچتا ہی اور روحانیت سے مقام رحمانیت مین پہنچ کر خلیفہ حق ہوتا ہی
اور نیک و بد عالم کا خدا کی حکم سے رجال الغیب سے پوچہا جاتا ہے
شرح ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت کے باب پنجم ۵ مین مذکور ہوئی
وہان دیکہنا چاہیے نقل ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنے خلیفہ خواجہ علاؤالدین عطار سے ایک روز فرمایا کہ مجہکو اللہ

تعالے نے مرتبہ قطبیت مین مخیر کیا تو چاہون تو اختیار کر دن ہنے اختیار نکیا
اگر تجھکو بہی اس امر مین اختیار دین تو بہتر یہ ہی کہ اختیار نہ کر یو اگر درس جبرئیل و
صفوت آدم او رخلت ابراہیم اور شوق موسئے اور طہارت عیسئے اور محبت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین
تمکو دین ہرگز راضی نہو جیو اور ہمت کو بلند رکہیو جسمین غیر کیطرف سر جہکا دیگا
شرمندہ ہوگا اسواسطے کہ مقام مطلوبکی حاصل ہونیکو وسیلے مین عین مطلوب نہین ہین پس مطلوبکی وسیلے کو عین مطلوب
جاننا باعث حجابکا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ لِغَیْرِہٖ فَھُوَ شَرِیْکٌ بِالْبَارِیْ مطلب یہہ کہ اللہ سی محبت رکہے
اللہ ہی کے واسطے ایسی ہی فرمایا اللہ تعالے نے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ
فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کے
قطب انکے مذہب کے تابع تھے اور اون کی اجتہاد پر عمل کرتے تھے تابع
متبوع سے بہتر نہین ہو سکتا مگر حضرت امام اعظم اور حضرت خواجہ اویس
قرنی خیر التابعین ہین جسنے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
ایکبار دیکہا اور آپ کی فرمانے پر عمل کیا وہ شخص ان دونو صاحب سے
بہتر ہے اور اولیائی امت او رقطب وغیرہ سی اصحاب بہتر ہین اور صحابہ سی
انبیا اور انبیا سے مرسل اور مرسل سے اولو العزم اور اولو العزم سی حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم اگرچہ کسی فرشتہ کو حق تعالے نے
وہ قدرت دی ہی کہ بشر کو نہین دی ہے چنانچہ حضرت جبرئیل کی آواز
سی حضرت شعیب علیہ السلام کی امت خراب ہوئی اور زمین حضرت
لوط علیہ السلام کی امت کے زیر و زبر ہوئی لیکن وہ پیغمبرون سے

افضل نہین اگرچہ حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام اس امر مین عاجز تھی
ایسی ہی اگر حق تعالے آدمیون مین سی کسی آدمی کو کہ قطب ہو کسی
قسم کی قوت اور قدرت دی وہ اصحاب اور تابعین اور دوازدہ امام او مجتہدون
سی بہتر نہ ہوگا منکر نکیر کہ دنیا کے نئی مردون کی خبر رکھتے ہین اور شیطان
کہ احوال عالم سی اوسکو خبر رہتی ہی اسکا کیا اعتبار اور قطبون کو بسبب حصول
حالت رحمانی کے احوال عالم کی خبر رہتی ہی اور حکم الہی سے تمام جہان کے
کامونکا انتظام اور بند وبست کرتے ہین یہ کوئی تعجب کی بات نہین اس
واسطے کہ یہ مقام نہایت مقام ملکیت کا ہی اور تفرقہ نورانیت اور اوسکی
نور در نور کا ہی اور اوسکا نور خدا کے نور کا حجاب ہوتا ہی اور روحانیت
اور رحمانیت کہ جس مین اللہ کا علم اور مشاہدہ اور تجلیات جمع و جمیع ہی
اور نور اللہ کا ہیچ نور اللہ کے ہے مثال اسکے جیسی بہشت مین حور اور قصور
اور انہار اور اشجار وغیرہ کہ سب نور ہین پس وہ نور اللہ کے نور کا حجاب
ہوتا ہی چنانچہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے اسی موقع مین اَلدُّنْیَا حَرَامٌ
عَلٰی اَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰخِرَةُ حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَهُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَهْلِ اللّٰهِ
ایضاً حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ سوال ملکیت کہ خود نور ہے
خدا کے نور کا کیسی حجاب ہو سکتا ہی جواب کسی فرشتی علوی یا سفلی
کو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوا مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو
ایک بار سو قیاس کرنا چاہئے کہ روحانیت اور رحمانیت سی ملکیت بہتر
نہین ہے اگر بہتر ہوتی تو حضرت خواجہ خضر اور حضرت الیاس
علیہما السلام کہ وقت کے پیغمبر تھے قطب ہوتے قیامت کے وقت تک

سلہ دنیا حرام ہی اوپر اہل آخرت کے اور آخرت حرام ہی اوپر اہل دنیا کے اور دونون حرام ہین اوپر اہل اللہ کے
سلہ نیکیان نیک لوگون کی برائیان ہین مقربون کی

سے جیسے مرتبہ نبوت کا ایک ہی لیکن مراتب مین فرق ہی بموجب آیہ شریف
فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى بَعْضٍ اور تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ ایسے ہی ولایت ایک ہی اور درجی اوسکے متفاوت ہیں مرتبہ قطبیت
کا اوسط مرتبہ ولایت کا ہی اور انتہا ولایت کی منتہی جانتے ہین اس کی
شرح طویل ہی سمجھنے کے واسطے اسقدر کافی ہی الحاصل عالم
ناسوت کی سیر اور اوسکی حقیقت کا دریافت کرنا اور اوسپر متصرف
ہونا چھوٹی بات ہی بلکہ علم اور سیر زمین وزمان ہو ر لوح محفوظ کی کہ عالم
صفت کے اور علم مخلوق ہے خالق کے علم سے دور ہی یعنی طالب کا متوجہ
ہونا طرف دریافت کرنے حالات اور وقعات آسمانون کی اور
لوح محفوظ وغیرہ کے کہ یہ نسبتاً پذیر ہین بیفائدہ اور بیہودہ ہی سیر سیر عالم
کبیر کی ہی کہ مراد علم اللہ اور توحید اور شاہد ہی اللہ تجلیات اور سیر
الی اللہ اور مع اللہ اور فی اللہ اور للہ اور باللہ سے ہے بیان اوسکا
دراز ہے منازل السائرین مین ہم نے لکھا ہی یہان اسیقدر پر اکتفا کیا ہی
عالم ناسوت کی سیر اور تصرف اس عالم پر کہ قلب کیواسطے حاصل ہوتی ہی
سیر عالم ملکوت وجبروت ولاہوت سی نیچے کا درجہ ہی مقربان
حق اسطرف متوجہ نہیں ہوتے ہو اسلئے کہ شیطان کو بھی یہ علم اور
اس عالم کی سیر اور اوس مین تصرف حاصل ہی بلکہ جن وانسان کے
دلون کی خبر رکھتا ہے اور آدمیون کے جسم کے اندر دوڑتا پھرتا ہی
چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ الشَّيْطَانَ
يَجْرِیْ فِی الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ تو اس صورت مین عالم

ناسوت کے علم اور سیر اور تصرف کا کیا اعتبار چنانچہ حدیث مین ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین منافق بہت لغو نہین لیئے ہوئے بنانے
سے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم دل
سے بیزار رکھتے تھے اون کی طرف متوجہ نہین ہوتے تھے اگر ہوتے تو خدا
سے الگ رہتی نماز مین نقصان ہوتا اسواسطے کہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور معراج مین
غیر کے خبر رکھنا حرام ہی اور آدمیون کے دل کی خبر رکھنا خدا تعالے کیطرف
سے مونہ پہیرنا ہی اور عالم کثیر کا نقصان کرنا ہی جس طرح ظاہر کا منہ کعبہ کو
پہیرنا نماز کو فاسد کرتا ہے ایسی ہی باطن کا مونہ پہیرنا خدا تعالی کی
طرف سے مقربان درگاہ کی نماز فاسد کرتا ہی حدیث مین ہی کہ ایک روز
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اونٹ خاص لشکر مین سے
گم گیا ہر چند ڈہونڈہا نہ پایا اور وہ لشکر کے پاس ایک ببول کے درخت
کے نیچے بیٹہا تہا جب حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور اوسکی
خبر دی تب معلوم ہوا قیاس کیا چاہی کہ اگر سیر عالم ناسوت کی بہتر ہوتی
تو حضرت اور اصحاب کرام اختیار کرتے سیر عالم ناسوت دل کو خراب اور تفرقہ
پیدا کرتی ہی چنانچہ حدیث مین ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے لشکر مین ایک اونٹ مست ہو گیا تہا حضرت تجدید وضو
کے واسطے نکلے تہی کہ وہ اونٹ حضرت کا دفعتاً چھوٹ گیا اور ایک
شور لشکر مین پڑا اونٹ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے
چلا جتنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس سے کنارہ فرماتے تھے
وہ جناب پاک ہی کی طرف چلا آتا تہا زیادہ شور اور غوغا اصحاب میں ہوا

له غنا بمعنی راگ و سرود کی ہے ۱۲

پہر اسوقت وہ اونٹ نزدیک پہونچا حضرت کے سامنے سر جہکا کے دو زانو بیٹہ
گیا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہین کہ مین کیون
سست ہوتا ہون فرمایا بیان کر اوسنے کہا کہ حضرت مجہہ پر سوار ہی نہین
فرماتے ہین اس وجہ سے مین سست ہو جاتا ہون اگر آپ ایکبار
بہی مجہہ پر سوار ہون تو مین وعدہ کرتا ہون کہ ہرگز سست نہون اور یہ بہی
حدیث مین آیا ہی کہ ایک جماعت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
پر تہمت لگائی ہی کہ لائق بیان کے نہین ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کا دل اون باتون سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے کشیدہ ہوا اور حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا اوس سے منزہ اور مبرا تہین جب اٹہارہ آیتین اونکی
پاکی اور اظہار عفت مین حق تعالے نے بہیجین تب خاطر مبارک رسالت
پناہ کی جمع ہوئی کہ ہونٹ تہا تو معلوم ہوا کہ عالم ناسوت کی غیب دانی
حضور قلب کی مہجوری ہی حق پاک کا مشاہدہ اوس سے حاصل نہین ہوتا ہے
فرمایا اللہ تعالے نے قُل لَّا اَقُولُ لَکُم عِندِی
خَزَائِنُ اللّٰہِ وَلَا اَعلَمُ الغَیبَ وَلَا اَقُولُ لَکُم اِنِّی
مَلَکٌ اِن اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوحٰی اِلَیَّ یعنی اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہدو اون لوگون سے کہ مین نہین کہتا ہون
کہ میرے پاس خزانہ ہے اللہ تعالے کا جو روے زمین پر ہے کہ تم جو چاہو
سو مین لادون اور مین غیب کی بات جو تمہارے یا غیر کے دلمین ہے نہین جانتا ہون
اور نہ یہ کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون کہ قوت ملکی سے جو چاہون سو کرون
مین تو تمہاری طرح ایک آدمی ہون لیکن اتنا ہے کہ جو خدا کا حکم میری

طرف ہوتا ہی اوسکی متابعت کرتا ہون حدیث مین آیا ہے کہ
حضرت نوح علیہ السلام سی کافرون نے کہا کہ جو لوگ تمپر ایمان لائی ہین ظاہر مین
لائے ہین دل سے نہین لائے ہین آپ نے فرمایا ہمارا
عمل ظاہر پر ہے باطن کا علم اللہ کو ہے فرمایا اللہ تعالے نے
اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ اَنْفُسِهِمْ اِنِّیْ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنی حضرت نوح
علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالے ان کے دلون کے صدق و اخلاص
کا حال خوب جانتا ہی اگر مین کچھہ حکم کرون کہ ان کے باطن کا یہ حال ہی
تو اوس وقت مین ظالم ہون اسواسطے کہ انبیا کو حکم ظاہر کا ہے
کچھہ باطن کے معلوم کرنیکا حکم نہین ہی اگر غیب دانی بہتر ہوتی
تو انبیا کو ہوتی مخفی نرہے کہ اگر کسیکو مقام علم ناسوت کا
حاصل ہو اوسکو چاہئے کہ شیطانیت اور رحمانیت کا
فرق جانے اور دونون تمیز رکھے صورت مین دونو حال
مشابہ ایک دوسرے کے ہین لیکن ایک حال مقبول ہی اور ایک
مذموم جیسے قناعت اور بخل کا ایک رنگ ہی قناعت مقبول
ہی بخل مذموم سخاوت اور اسراف کی ایک صورت ہی سخاوت
مقبول ہی اسراف مذموم تواضع اور چاپلوسی کی ایک شکل ہی تواضع
مقبول ہے اور چاپلوسی مذموم رشک اور حسد کی ایک وضع ہی
رشک مقبول حسد مذموم وقار اور تمکین و تکبر ایک ہی وقار و
تمکین مقبول ہے اور تکبر مذموم آپ انصاف کرو اور گوش جان
سے سنو کہ عالم ناسوت کی سیر کی مقید و پابند ہونے مین عالم

ملکوت اور جبروت اور لاہوت کا نقصان ہی اگر بہتر ہوتا تو حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم
اجمعین کو حق تعالے حکم فرماتا اس کام کیواسطے عالم ناسوت کی مثال
یون سمجھنا چاہیے کہ ایک مکان کے چار درجے ہون درجہ اول مقام ہو
جن و انسان اور فرشتے اور جنگلی جانورا ور چیڑیون کا اور جانورون
کی چال اور دانہ طیور اور حرص اور ہوا اور کبر و ریا اور حسد اور بخل
سے معمور ہو اور جو لوگ کہ صفت اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ
سے موصوف ہین اوس مین رہتے ہون اون کے دلون مین جو بغض
و حسد و ہوا و حرص اور دنیا کی محبت کی نجاست اور اخلاق ذمیمہ اور مکر
و حیلہ بھرا ہے اوسکی خبر لینا دل کو سکدر اور میلا اور لقمہ فرق
پیدا کرتا ہے کسی پیغمبر کے واسطے اسی سمجھ نہ تھے کہ ہمیشہ کشف
قلوب اون کو ہو یا ہمیشہ ہوا پر اوڑین یا پانی پر چلتے ہون اس
واسطے کہ یہہ معاملہ عالم ناسوت کا ہی اور معاملہ عالم ناسوت کا اون کی
نگاہ مین بعید اور ہیچ تہا اور مثال ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت کے
بیان مین یہہ ہی کہ ذات حق تعالی جلشانہ کی مانند دریاے بیکران کے ہے
اور فرشتے اوس دریا کی پانی سو الذات قدوسیت کی کہ اوسکی صفت ہی اور کسی
شکل کی بو اور میوہ کے مزہ سے کہ اوس سے بنتے ہین خبر نہین حال آنکہ وہ پانی سب مین
محیط ہی جسوقت اوس دریائی چاہا کہ طرح طرح کا رنگ اپنا کہ اشارہ
صِبْغَةَ اللّٰهِ سی ہی اندر قسم قسم کی لذیتین عیان کرے اٹھارہ ہزار عالم
عالم ظہور مین لایا اور آدمیکو اسواسطے کہ مرتبے اوسکے بہت مین سجا ہی

سلہ یہ لوگ مانند چار پایون کے ہین بلکہ وہ زیادہ تر گمراہ ہین ۱۲ سلہ رنگ دیا ہے جسکو اللہ نے ۱۲

نباتات اور اشجار کے پیدا کیا بعضے بجا خس و خاشاک کرا اور بعضے بجائے درخت
بے پہل کے کہ جلانے کے لائق ہی اور بعضے بجائے پہولون کے کہ صفت ملکیت ہے
اور بعضے کو بجائے میوؤن اور نگہت کے کہ روحانیت اور رحمانیت ہی اور بعضے
کو بجائے لذت اور میوون کے بعد اوسکے اوس دریا کا پانی نباتات مین محیط ہوا
اگرچہ تمام خس و خار گل و ریحان زہر قاتل اور نیشکر مین اوسی ہی پانی کا ظہور ہے
اور شاخ و برگ بہانہ لیکن شیرین اور ترش و تلخ میوؤن مین کہ اعلے اور اوسط
اور ادنے شرع کا ہی اور رنگارنگ پہولون اور میوؤن کے مزہ اور بو
مین امتیاز چاہئی اور کفر و شرک و بدعت و ضلالت کے زہر قاتل مین اور
اسلام اور ایمان اور عرفان اور ایقان کے نیشکر مین فرق ضرور ہی جیسا
اللہ تعالے نے فرمایا لَا يَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ[۱] اور جو کوئی اللہ
کا قرب سوائے شریعت کے راہ کی چلنے وہ کافر ہی اس سی یہ ثابت ہوا کہ پانی
کا دیکہنا چکہنا ملکیت ہے اور میوون کا مزہ اور پہولون کا رنگ و بو پانا روحانیت
ہی اور لذت میوہ کی چکہنا اور عین میوہ ہو جانا رحمانیت ہے الحاصل
اگر کسیکو رتبہ ملکیت کا حاصل ہو اور اوسکو احوال عالم ناسوت بلکہ آسمان
و زمین کا معلوم اور منکشف ہوا کیا فائدہ روحانیت اور رحمانیت کا مرتبہ
تو اوسنے حاصل نہین کیا اور اس حدیث کے مضمون سے کہ لِي مَعَ
اللهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ[۲]
ہی موصوف نہین ہوا شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی
قدس سرہ فرماتے ہین اگر کوئی عبادت و ریاضت اور مشاہدی
اور اذکار اور افکار اور دعاؤن سے زمین و آسمانون کی سیر حاصل

[۱] یعنی نہین برابر ہے بھلائی اور برائی ۱۲
[۲] یعنے میرا اللہ تعالے کے ساتھ ایک وقت ہے کہ اوسمین نہ فرشتہ مقرب کی گنجایش ہی نہ نبی مرسل کی

کرے بےفائدہ اور تضیع اوقات ہی اسواسطے کہ یہ سب فنا پذیر ہے اور فانی چیز کی سیر بیہودہ ہے اصل اصول اور خلاصہ مقصود تو رضای حق تعالی ہے شعر

تعریف تیری ہمکو ہے اس جہان مین کافی ‌‌ ‌ ‌ ‌ ‌ اوس جہان مین جلوہ دیدار کا ہی وافی

واضح ہو کہ دل قابو مین رکہنا اور اوس کا خوب تصفیہ کرکے حق تعالے کی تجلیات کا مشاہدہ کرنا کمال ہے صاف کر کے دل کو آئینہ بنا

تا نظر تجہکو پڑے اچہا برا ‌ ‌ ‌ ‌ تیرا دل ہی مظہر ذات و صفات ‌ ‌ ‌ ‌ مظہر حق بہی یہی ہے آفتاب

تا من کو اپنی دکہے صفا کر ‌ ‌ ‌ ‌ ذات حق ہو تب وہان جلوہ نما ‌ ‌ ‌ ‌ الغرض رجال الغیب کی

مراتب علیحدہ علیحدہ ہین اور ہمیشہ شمار مین تین سو چپن ۳۵۶ سی کم نہین ہوتے ہین اول مرتبہ مین تین سو تین ہین جنہون نے ہوا وہوس کے طریق کو باطل کیا ہے اور ارباب سلوک کی اصطلاح مین اون کو ابطال کہتے ہین دوسرے مرتبے مین چالیس تن ہین انہون نے اپنے اخلاق ذمیمہ کو حمیدہ سے بدل ڈالا اسی وجہ سے اون کو ابدال کہتے ہین تیسرے مرتبے مین سات ہین جنکو سیاح کہتے ہین کہ حق تعالے کے ارادے اور حکم سے خلق کے انتظام اور بندوبست کیواسطے سیر وسیاحت مین مشغول رہتے ہین ان تین سو سینتالیس تن مین سے کسی کو ارشاد کا رتبہ نہین کہ کسی طالب کو کچہ فائدہ باطن کا پہونچاوین باقی نو تن اہل ارشاد ہین ناقصون کی تکمیل کیواسطے انکے درجے بہی متفاوت ہین اول پانچ تن اون کو اوتاد کہتے ہین اور تین تن اور ہین ایک غوث ایک قطب الاوتاد ایک قطب الاقطاب کہ وہ نائب ہین حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بیواسطہ حضرت حق کے مستفیض ہین اور تمام عالم کی مخلوق انہین قطب الاقطاب کے واسطے

سے فیض پایا ہی حدیث مین آیا ہی کہ یہ اقطاب قیامت تک ظاہر ہوتی
رہینگی نائب ہین امیر المومنین حضرت صدیق اکبر کے اور وہ نائب ہین حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ نائب ہین حضرت حق سبحانہ
تعالے جل وعلا کے چہپا نہ ہی کہ مرتبہ ولایت کے چہار ہین صغرے وسطی
کبرے عظمی اور اون کے ہر رتبہ مین تین مقام ہین بدایت وسط نہایت
پس ولایت کے بارہ مقام ہوئی بدایت ولایت صغرے مین سب
مومن داخل ہین اور ابطال صاحب نہایت مرتبہ ولایت صغرے کے
ہین اور ابدال صاحب مقام بدایت وسطی کے ہین اور سیاح وسط وسطے
مین مقام رکہتے ہین اور اوتاد نہایت وسطی مین اور غوث اور اقطاب
کا مقام بدایت کبرے ہے اور قطب الاقطاب صاحب وسط اور نہایت
کبرے کے ہین اور بدایت عظمی مقام حضرت یار چار کا ہی اور وسط اور
نہایت اوس کا نصیب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی
اسی موقع مین یہ حدیث ارشاد ہوئی اَنَا مَدِینَةُ العِلمِ وَاَبُوبَکرٍ
سَقفُهَا وَعُمَرُ جِدَارُهَا وَعُثمَانُ اَرضُهَا وَعَلِیٌّ بَابُهَا صحابہ
کرام صاحب ولایت تہی اور ہر ایک صفت خاص مین کمال رکہتے تہے وَ
لِکُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعمَلُونَ

یہ ہی شرح ولایت کی جو مذکور ہوئی سہ اس گنبد گردان ہین اہم
تقدیر کے مثانق ہ ہی مرتبہ ہر ایک کا مقدار کے لائق قطعہ خلق و عالم
ہین گرفتار ہوسی ہین یہ ہی لوگ اہل تحقیق اہی اخی ۔ فانی از خود ہین
باقی بدوست طرفہ یہ ہی نسبت ہین اور سست بہی ۱۰ اسے عزیز

رجال الغیب کا مذکور ہوا اور رجال اللہ اور ہین کہ جن کی کچھ تعداد نہین اُ
اون کی فضیلت مین کلام مجید ناطق ہی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءِ الزَّكٰوةِ اور ایسی ہی قطب حق اور ہم
اور قطب عالم اور قطب حق کی سیر عالم کبری مین ہی عرش و کرسی لوح و قلم زمین و
آسمان سی بڑھ کر اور اس حدیث کی صفت سی موصوف لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا
يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ اور اس آیت کے شرف مشاہدہ
سے مشرف رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور اس آیت کے خطاب سے مخاطب وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
اور قطب عالم کی سیر عالم صغری مین ہی عرش سی تحت الثری تک اور عالم ناسوت
کے حرکات و سکنات سی خبردار رہتا ہی اور اس آیت کی صفت سی موصوف وَ
فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور اس آیت کے
شرف مشاہدہ سے مشرف فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اور اس آیت کے
خطاب سے مخاطب اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ پس قطب حق کے برابر
قطب عالم نہین ہو سکتا ہی اسواسطی کہ قطب حق مقام انسانیت اور روحانیت
اور رحمانیت کو طی کر جاتا ہی اور قطب عالم فقط انسانیت اور ملکیت کو طی کرتا ہے
اگرچہ ملکیت کی خاص مرتبہ کو پہونچا لیکن بشریت کی خاص مرتبہ کو نہین پہونچا
اسواسطی کہ خواص بشر کے خواص ملک سی افضل ہین اسوجہ سے کہ حالات
ملکیت کی اور ہین اور روحانیت اور رحمانیت کے حالات اور
ہی حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہین مشکر ہی خدا کا
کہ مجھکو فرشتہ نہ پیدا کیا پوچھا کیون فرمایا دو سبب سی ایک یہ کہ اون کو

ترقی حال نہین جیسی پیدا ہوئی ویسی ہی رہی دوسری یہ کہ اون کو حق تعالی
کا دیدار نصیب نہین مگر حضرت جبریل علیہ السلام کو ایکبار سن قطب حق مرتبہ
انسانیت اور ملکیت اور مقام روحانیت اور رحمانیت کا طی کر کے مرتبہ جمع
در جمیع مین آکر دونو کا اجمال اور تفصیل حاصل کر کی قطب حق ہوتا ہی اور قطب
عالم کو صرف ملکیت حاصل ہوتی ہی اور تفرقہ نورانی اور تفصیل بے نہایت مین
آتا ہی اور قطب حق کو قطب عالم ہونا کہ رتبہ ملکیت ہی حجاب ہی حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ
سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ تذکرۃ الاولیاء مین مذکور ہی کہ حضرت عبداللہ تستری
رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف وکرامت اور مقام عالی اور خرق عادات اور حالات
کے تھے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اون کے حق مین فرماتے
تھی کہ عبداللہ تستری دل نہین رکھتا ہی قیاس کرنا چاہی کہ ملکیت اور چیز ہے
اور روحانیت اور چیز اور جسمانیت اور چیز اگر روحانیت حاصل ہوئی
اور رحمانیت نہ ہوئی وہ بھی متوسط ہی نہ منتہی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
رحمۃ اللہ علیہ رسالہ خواجگان مین فرماتے ہین کہ بہت سالک کشف وکرامت مین
اور بہت سی عشق ومحبت مین رہ گئی ہین خصوصا حضرت شمس تبریز اور ملائی روم
اور شیخ عطار اور ایسی ہی اور کہ کوچہ وحدت ہی مین رہ گئی ہین اور واصل محمدی
نہین پائے اگر کوئی کہی کہ مرتبہ قطبیت کا نبوت سی بالاتر ہی کافر ہوجائی اسواسطے کہ اگر مرتبہ قطبیت کا نبوت سے بہتر ہوتا تو سب انبیاء
قطب عالم ہوتے اور قطب حق بہتر ہین قطب عالم سے کہ قطب حق پیغمبر ہوتی ہین
اور اون کے خاص تابعین مخفی نرہے کہ بشریت انسانیت کا حجاب ہی
اور انسانیت ملکیت کا حجاب ہی اور ملکیت روحانیت کا حجاب ہے
اور روحانیت رحمانیت کا حجاب ہی اور رحمانیت کے بعد مقام مغفور

مقصود یہ ہی کہ تعریف اوس کی باب ہفتم مین مذکور ہوی اگر کسیکو ملکیت حاصل
ہی اور روحانیت حاصل نہین ہوی ہی وہ شخص متوسط ہے منتہی نہین
ہے ایک عزیز فرماتے ہین کہ مین نے شیخ نورالدین کشمیری کو
خواب مین دیکھا مین نے کہا کہ اے شیخ خدا کی راہ کس طرح ہے
فرمایا محنت شاقہ یعنی عبادت جسمانی مین نے کہا کہ یہ تو نقصان
کی بات ہی اس واسطے کہ جسم مانند قفس کے ہی اور قفس کو ایسا
مضبوط کیا کہ اوس مین طائر راہ نہ پائے اوس مین شاہ باز روح
کہ خلیفۂ خدا ہی کس طرح ہاتھ آئیگا شیخ نے جواب دیا
ہمنے کہا فرد دل سی رہ تو آشنا با ہر کسی رہ بیگانہ وار • اس طرح زیبا
روش ہوتے ہین کم لوگ اے نگار ظاہر سالک کا شرع سے
آراستہ چاہیے اور باطن خدا سے وابستہ شیخ نے فرمایا یہہ مردونکا
کام ہی کہ بار عیال مشترکہ طلب حلال در حدود اللہ نگاہ رکھتے ہین ابیات

روح اک شہباز ہی باعز و شان ‖ ہی قفس یہہ آدمی کا جسم جان
لامکان پر تو اوڑا اوس باز کو ‖ ہاتھ سی مت چھوڑ اس انداز کو
ہر کسی کی سیر گہہ ناسوت ہے ‖ عارفون کی سیر گہہ لاہوت ہے
دانش ناسوت ہی دون ہمتے ‖ دانش لاہوت عالی فطرتے
سیر کیا ہی عالم ناسوت کی ‖ ہے توجہ اس طرف کی ابلہی
جوگیون مستانسیون کی سیرگاہ ‖ عالم ناسوت ہے اے دین پناہ
تنگ عاشق دانش ناسوت جان ‖ عاشقون کی سیرگہہ ہی لامکان

نقل ہے کہ حضرت شیخ نورالدین کی حضرت سید ہمدانی

قدس سرہ العزیز سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ تم اسقدر ضعیف کیون ہو گئے ہو
شیخ نے کہا اے امیر اس اندیشہ سے کہ نفس مجھکو ہلاک نہ کرے
مین کم سوار ہون مجھ سے نفس کا سرکش گھوڑا تھم نہین سکتا ہی اور
شہسوارون کے اختیار مین ہوتا ہی جس طرف چاہتے ہین باگ پھیر دیتے
ہین اور روک لیتے ہین حضرت نے فرمایا سچ ہے مردونکا کام پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ظاہری و باطنی ہی لیکن نفس کو تکلیف
دینا گناہ ہے فرمایا اللہ تعالے نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا
اور فرمایا یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اور فرمایا
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ یعنے
نہ بہت کھاؤ نہ تھوڑا درمیان اختیار کرو نہ اتنا کھاؤ کہ باہر منہ
سے آئے نہ اتنا ضعف سے یہ جان جائے حدیث ہی کہ نَفْسُکَ
مَطِیَّتُکَ فَارْفُقْ بِھَا علماے شریعت و طریقت نے ارشاد
کیا ہی نہین جائز ہے ریاضت کرنا کھانا اپنا کم کرکے اس درجہ کہ بدن
ضعیف ہو جائے پھر عبادت کیونکر ہوگی اور شوق و ذوق کیا رہیگا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰے اَنْفُسِکُمْ جاننا چاہئے
کہ بعضون کا ظاہر قواعد شرع سے آباد اور باطن بسبب اخلاق ذمیمہ
نفسانیہ کے ویران اور بعضونکا باطن آباد اور ظاہر عدم متابعت
شرع سے خراب یہ بھی نقصان ہی کہ بعض حکما ریاضت شاقہ اور
مجاہدے دشوار سے گمراہی مین پڑ گئے اور ان کے عقیدے خلاف
حکم خدا و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو گئے ہین اور بعض محسوسات

کی طرف متوجہ ہوئی عالم ناسوت کی سیر بقدر حوصلہ اور علم حکمت
اور جفر اور طب اور نجوم اور رمل اور شعبدہ اور استدراج اور کہانت
اور ریاضات سے اور چیزین حاصل کرکے راہ شریعت سی اعراض و
انکار کرکے کام سی جاتے تھے ہین یہ طور اکثر جوگیون اور سناسیون
مین شائع اور جاری تھی ایک ذرا س فقیر کے گھر علمای ظاہر اور اہل
حال جمع تھے ایک شخص کی زبان سی نکلا کہ حکما کیا خوب تھی کہ باہم
مراقبہ مین ملاقات اور دلون مین سوال و جواب کرتے تھی ہین مین نے ایک
آواز ماری کہ یہ مردانگی نہین تھی خلاف سنت ہی اور خلاف سنت مین
بڑا حرج ہی اونہون نے کہا کہ اسمین کیا حرج ہی مین نے کہا کہ روح
عالم صوری و معنوی کے بادشاہ ہی اوس نے عالم صورت کے
انتظام کیواسطی عقل کو اپنا وزیر کیا اوس وزیر نے کان کو شنوائی
اور زبان کو گویائی اور ہر عضو کو ایک ایک کام کیواسطی بنا کی اپنی اپنے
کام مین لگا دیا کہ وہ اوس کام مین مشغول ہین اور پادشاہ یعنی روح
مشغول بحق ہے اب انصاف کرنا چاہئے کہ اگر بادشاہ اپنے نوکر
کا یا خادم کا کام کرنے لگے تو وہ موجب ننگ اور خلاف اداب بادشاہی
ہوگا یا نہ ہوگا مردان خدا کے ہاتھ اور زبان اور آنکھ اور کان اور
تمام اعضا اپنی اپنے کام مین مصروف اور دل وابستہ بحق ہوتا ہی

دل سی رہ تو آشنا باہر سی ہو بیگانہ وار	اس طرح زیبا روش ہوتی ہین کم لوگ ادا

جیسی ایک شخص کی سر پر کوزہ پانیکا بہرا ہوا ہی اور وہ راہ مین چلا جاتا ہے
ہاتہ سی کام کرتا ہی زبان سی بات کہتا ہی کان سی سنتا ہی آنکہ سے دیکھتا ہے

اور دل کو حق کی طرف مشغول اور متوجہ ہے کہ گزشتہ پرسے بزرگون نے
کہا کہ عبادات اور مجاہدات سے جو چیزین خلاف شرع ظاہر ہون اوسکو
استدراج کہتے ہین اور پہچان اوسکی یہہ ہی کہ انانیت زیادہ ہوجاتی
ہے جیسی فرعون کو تھی اور غیب کی بات شیاطین اور دیوؤن کی معرفت
سنی جاتی اوس کو کہانت کہتی ہین کہنے والا اوسنکلے اعتبار کرنے والا
دونو کافر ہوتے ہین اور وہ لوگ محکوم شیطان کے ہوکر رسم وعادت یونان
کے اختیار کرکے مصدر عجائب وغرائب اور معدن عجب وغرور شیطان احد
استدراج فرعون اور کہانت دجال ہوتے ہین اے عزیز عبادت
وریاضت ایک کسوٹی ہے کہ ہر شخص کا جوہر اس سے ظاہر ہوتا ہے اگر کوئی
بدجوہر ہے تو اوس کی بدی زیادہ ہوتی ہے بموجب فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
فَزَادَهُمُ اللهُ مَرَضًا کے اور اگر کسیکا جوہر نیک ہے تو اوس کی نیکی
زیادہ اور جوہر اوس کا روشن ہوتا ہے بموجب ارشاد لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا
مَعَ إِيمَانِهِمْ اگر کوئی حصول دنیا کیواسطے ریاضت اور محنت کرتا ہے تو دنیا
اور اوس کا مزہ کہ تجلیات شیطانی اور جنونیت اور استدراج ہے اوسکو
ملتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا
اور اگر کوئی آخرت کیواسطے کرتا ہی تو آخرت اور اوسکا ذوق کہ کشف وکرامت
اور خرق عادت ہی حاصل ہوتا ہی موافق وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا
کی اور جو شخص اللہ تعالی کیواسطے کرتا ہی تو لقاء اللہ تعالے اور ذوق اوسکا کہ علم اور توحید حقیقی
اور مشاہدہ اور تجلیات ہی اوسکو حاصل ہوتا ہی فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
سے یہی مراد ہے واضح ہو کہ عبادت کا طریق ایک ہی لیکن بموجب نیت اور عزم کے اوسکو ذوق اور ثواب ملتا ہی

مثلاً بوسہ دینا قرآن مجید کا تعظیم کی رو سے ہی تو اوس قدر مزہ تعظیم کا
ملتا ہی اور فرزند کے سر پہ بوسہ دینا از روی مہربانی کی ہے تو لذت
مہربانی کی اوس کو ملتی ہے اور بوسہ اپنی عورت کا از روی شہوت کے
ہی تو اوس کو اوس کی لذت حاصل ہوتی ہے ایسی ہی عبادتون مین نیت
کے موافق لذتین بہت ہین جسو اسطے ریاضت کریگا وہ اوسکو ملیگا محققون کا ملون
نے فرمایا ہی استدراج کی سات قسمین ہین تمام خلق کا استدراج عمل خیر سے
طلب دنیا ہی اور خدا کے ذکر سے غفلت اور اوس پہ فخر کرتے ہین اور شیطان
کے فریب مین آتے ہین اور امرا کا استدراج عمل خیر سے طلب عز و جاہ
اور زینت دنیا ہے اور اوسپر فخر کرتے ہین اور غرور مین پڑتے ہین اور علما کا
استدراج عمل خیر سے حصول علم و فضل اور ریاست اور تعریف خلق کی اور بحث
اور مناظرہ ہے اوس پر فخر کرتے ہین اور اپنی آپ کو بڑا جانتے ہین زاہدونکا
استدراج عمل خیر سے حصول کشف و کرامت اور خرق عادات اور عبادات
ہی نہ طلب معبود اور اوسپر فخر کرتے ہین اور دہوکا کہاتے ہین عاشقونکا استدراج
عمل خیر سے حصول عشق اور اطوار قلوب اور احوال روح ہی نہ طلب معشوق اور اوسپر
فخر کرتے ہین اور دہوکا کہاتے ہین اور عارفونکا استدراج عمل خیر سے حصول
معرفت اور مقامات ہے نہ طلب معرفت اور اوسپر فخر کرتے ہین اور عجب مین پڑتے ہین محبین
کا استدراج عمل خیر سے حصول سیر اور طیر ہی یعنے اونچے مقامات پر اوڑنا نہ طلب محبوب
اور اوسپر فخر کرتے ہین اور غرور مین پڑتے ہین فرمایا اللہ تعالے نے سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ اور فرمایا أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ
عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے ھِیَ اَعمَالٌ حَسِبُوھَا حَسَنَاتٍ فَوَجَدُوھَا فِی کِفَّةِ السَّیِّئَاتِ
اور فرمایا کَمْ مِنْ صَائِمٍ یَکُونُ صَوْمُہٗ وَبَالًا عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَکَمْ مِنْ غَازٍ
یَکُونُ غَزْوُہٗ سَلَاسِلَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَکَمْ مِنْ مُتَصَدِّقٍ یَکُونُ صَدَقَتُہٗ وَ
زَکٰوتُہٗ ذَوَالًا لِاَعْمَالِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَفْسَدَ اَعْمَالَھُمْ
قَالَ اَکْلُ الْحَرَامِ وَرُؤْیَةُ الْمَخْلُوقِیْنَ سوائے بہائی طالب ہوجا تو تابع پیغمبر خدا
کا اور اپنی باطن کے احوال مین مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی صفت سے متصف ہو اور
احوال ظاہر مین ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْھَا وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ
الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ کا وصف اختیار کر عارفون اور اہلی لوگون نے فرمایا کہ دیکھنا
خدا کی قرب کا مقام قرب مین بہت بڑی دوری ہے اور دیکھنا دل لگنی کا مقام مین دل
لگنی کے بہت بڑی گھبراہٹ ہے اور دیکھنا یاد الہی کا خدا کی یاد کے وقت بالکل
بہولنا ہے اور دیکھنا خدا کی پہچان کا معرفت کے مرتبہ مین بڑی جدائی ہے اور دیکھنا
عشق کا مقام عشق مین بہت بڑا غرور ہے اور دیکھنا دنیا کی بے رغبتی کا مقام
زہد مین بہت بڑا گناہ ہے اور دیکھنا علم کا درجہ علم مین بہت بڑی نادانی
ہے یعنے اون مقامونمین پہنچکر ان چیزون کی طرف بہی متوجہ ہونا اور ان کو
یاد رکہنا او خیال مین لانا سخت مضر ہے چنانچہ فرمایا ہے جب تونے جانا کہ مینے پالیا تو اوسوقت بیشک تونے
کچہہ نپایا اور جب تونے جانا کہ مینے نپایا تو اوس وقت مقرر تونے پایا حضرت ابراہیم ادہم نے
مناجات مین کہا ای اللہ جس نے تجہ کو پہچانا سو اوس نے نہین پہچانا
پہر کیا حال ہے اوسکا جس نے تجکو نہ پہچانا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے فرمایا اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا اَلتَّفَکُّرُ فِی ذَاتِہٖ اِشْرَاکٌ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سئل عن التوحید فهو منافق ومن اجاب فهو کافر جیسا فرمایا
اللہ تعالے نے لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ۱۲

دسوان باب ۱۰ علم ظاہری اور باطنی مین فرمایا اللہ تعالے نے

والذین اوتوا العلم درجات واضح ہو کہ دنیا مین بہتر چیز علم ہے اسواسطے کہ عالم انبیاء کے وارث ہوتے ہین حضرت نے فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی عالم میری امت کے جیسے نبی بنی اسرائیل کے یعنی جیسے بنی اسرائیل مین پیغمبر ہر قریہ اور ہر قوم مین ہوتے تھے ویسے ہی میری امت کے عالم ہر شہر وقوم مین ہونگے اور لوگون کو ہدایت کرینگے قطعہ

علم سے ہی رفعت وشان نے آدم دلا	علم ہی سے آدمی سب خلق پر افضل ہوا
عقل سے ہوتی ہی قیمت آدمی کی اور شرف	تو بڑا قیمت کو اپنے علم سے اے مقتدا

اے عزیز جب تو نے علم کی فضیلت معلوم کی اور وسیلے کے موافق علم حاصل کیا تو چاہیے کہ عمل مین بھی کوشش کرے اسواسطے کہ علم بے عمل مانند شمع بے نور کے ہے العالم بلا عمل کالشجر بلا ثمر اللہ تعالے نے فرمایا یا ایها الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۔ کیون نہین کرتا ہی جو تو کہتا ہی قال ۔ تا نہ ہو یہ گفتگو تیری وبال ہا اے عزیز جو شخص کہتے کچھ ہین اور کرتے کچھ ہین اون کے حق مین یہ آیت شریف نازل ہی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ ایسے لوگون کے لب آگ کے مقراضون سے کاٹتے ہین آیۃ فتأتون افواجا کی تفسیر مین لکھا ہے کہ قیامت

کو دس گروہ ہونگے ان مین سے ایک گروہ بے عمل عالمونکا ہوگا کہ انکو
آگ کی سولیون پر چڑہاینگے اور لباس آتشین پہناینگے اور وہ اپنی ہونٹہ
چباتے ہونگے جو شخص جان کے گناہ کریگا اوس کو ستر بار دوزخ
مین ڈالینگے اور ناواقف کو ایک بار چنانچہ حدیث مین ہی وَیْلٌ لِّلْعَالِمِ
سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَلِلْجَاہِلِ مَرَّۃً اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ اور فرمایا
اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ وَبَالٌ وَالْعَمَلُ بِلَا عِلْمٍ ضَلَالٌ سے بے عمل عالم سے
یہ کہنا مناسب ہے کہ تو کرتا ہی تفسیر قران پڑہی نادان سے بے خبر پہل درخت
علم کا ہرگز نہین ہے جز عمل تو عمل کرتا نہین تو ہے درخت بے ثمر
اے عزیز یہ تو اون کا ذکر ہے جو خدا کے واسطے علم پڑہتے ہین
اور جو شخص دنیا کے واسطے پڑہتے ہین اون کا کیا حال ہی فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلدُّنْیَا فَھُوَ کَافِرٌ
وَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلْبَحْثِ فَھُوَ مُنَافِقٌ وَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلْمَوْلٰی فَھُوَ مُؤْمِنٌ
حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص کسیکے الزام دینے کے واسطے سوال کرے
اور وہ آپ جانتا ہے اوسپر لعنت برستی ہے اور فرمایا مَنِ ازْدَادَ
عِلْمًا وَلَمْ یَزْدَدْ وَرَعًا فَلَمْ یَزْدَدْ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا بُعْدًا وَمَقْتًا
اور فرمایا مَنْ لَمْ یَعْمَلْ بِعِلْمِہٖ فَھُوَ مَسْخَرَۃُ الشَّیْطَانِ مفتاح النجاۃ مین مذکور ہی
کہ اکثر عالمون اور زاہدون سے پوچھینگے کہ تم نے علم کس واسطے
پڑہا اور زہد کس واسطے کیا علم اور زہد تو ہماری درگاہ
کا وسیلہ تہا تم نے اوس کو دنیا کا وسیلہ کیون کیا اگر دنیا
کی خواہش تہی تو اور طرح سے اوس کو حاصل کیا ہوتا علم

کو کیون واسطے ڈالا اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ
تَعَلَّمَ عِلْمَ الدِّیْنِ وَاَرَادَ بِهِ الدُّنْیَا یُخْرِجُ مِنْ قَبْرِهٖ بِصُوْرَةِ الْخِنْزِیْرِ
جیسا سوال کیا لوگون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون
برا آدمی ہے فرمایا عالم جب بگڑ جاوے اس واسطے کہ بگڑ جائیگا اوس کے
بگڑنے سے ایک عالم یعنی اوس کی خرابی سے تمام عالم خراب ہو جاتا ہے
فرمایا اللہ تعالے نے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ
الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ یعنی آپ علم پر عمل نہین کرتے اور لوگون سے علم کے وسیلے سے
یا جھوٹے مسئلے اون کی مرضی کے موافق بتلا کر و مشائخ جھوٹے حال لا کر
اور فریبی گنڈے تعویذ بنا کر مال لیتے ہین اور مخلوق اون کی پیروی
کر کے گمراہ ہوتے ہین فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
لَا تَاْكُلُوْا مِنْ اَخْبَازِ الْمُلُوْكِ فَاِنَّهٗ عَجِیْنٌ مِنْ دَمِ الْمَسَاكِیْنِ
علمائے شریعت فرماتے ہین کہ اگر عالم لوگ مال حلال جمع کرین تو
عام خلق مال شبہہ کا کہانے لگین اور اگر علما مال شبہہ کا کہانے مین
مشغول ہون تو عام خلق حرام کہانے مین پڑجائین اگر علما حرام کہاوین تو تمام خلق کافر ہوجائین اسواسطے
کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانین اور یہ سب عالمونکی گردن پر رہا ہے

امی دل تو کبھی مطیع فرمان نہوا	اور اپنے گناہ سے پشیمان نہ ہوا
قاضی و فقیہ و مفتی و دانشمند	یہ سب تو ہوا اگر مسلمان نہ ہوا

الغرض نفس کشی کا نام اسلام ہے وَالنَّفْسُ هِیَ الصَّنَمُ الْاَكْبَرُ اور فرمایا
لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْعَالِمَ السَّمِیْنَ ہے عالم جو پڑھ کے علم کو تن پروری کی

وہ آپ گمراہ ہے کس کی بھلا رہبری کرے تو اے عزیز عالمون کی تین قسمین ہین ۱ عالم ربانی ۲ عالم بیانی ۳ عالم عیانی عالم ربانی وہ جسکو علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہو عالم بیانی کے تین طائفے ہین مفتی محدث فقیہ یہہ علم کسبی ہی تعلیم سے حاصل ہوتا ہی اور عالم عیانی علم لدنی کا وسیلہ ہی اور اگر اسی علم کو اپنا مطلوب جانا اور اوس پر فخر کیا تو علم عیانی اور علم لدنی سے بے نصیب رہتا ہے رباعے

تا جوان ہین عمارت بدن مین مشغول	دانا ہین کرشمہ سخن مین مشغول
زاہد ہین فریب مردوزن مین مشغول	عاشق ہین ہلاک جان وتن مین مشغول

عالم عیانی وہ کہ جو تحصیل علم ظاہری کرے اور موافق اوس کے ریاضت سے اوسکو تصفیہ دل کا اور تزکیہ نفس کا پیدا ہوا اور دقائق ونکات شرعی سمجھے اور معرفت وتوحید حاصل کرے اگرچہ علم توحید کا بے پایان ہی عالم علم لدنی وہ جسکو بلا واسطہ خدا کیطرف سے علم توحید اور معرفت حاصل ہوا اور کسی معلم کی اوسکو حاجت نہ پڑی بموجب آیۃ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ کے سب انبیا علیہم السلام کو تعلیم علم باطن کی معلم سے نہ تھی اس سے یہ پوچھا گیا ہی کہ انبیا علیہم السلام غیب دان تھے یا کشف قلوب وقبور رکھتے تھے استغفر اللہ حاشا وکلا یہہ علم مخصوص جناب باری کیواسطے ہے اور علم الٰہی سے مشاہدہ حق تعالی کا حاصل وحقیقت اشیا کی معلوم ہوتی ہی قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا سے یہی مراد ہی جناب پیغمبر علیہ السلام اکثر فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ اور اللہ تعالی کی علم کی انتہا نہین فصل وصل یعنی خدا تک پہنچنے مین عجائب طرح طرح کی دریا نہین واقع ہین اور عارف خدا ترس کیواسطے اس کثرت سے حالات ہین کہ وہ حالات وصل کی حجاب ہوتی ہین

سلہ سکھایا آدمی کو جو کچھ نہین جانتا تھا ۱۲ سلہ یعنی اے رب میرے بڑھا مجھکو علم مین ۱۲ سلہ یعنی اے اللہ دکھلا ہمکو چیزین جیسی واقع مین ہین ۱۲

اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرُ کا یہی مطلب ہو یعنی بیان حجاب علم دین سی مراد نہین اس واسطی کہ علم دین تو سبکی واسطی لازم ہی اگر علم دین نہ ہو تو ایمان کہان جناب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرتے تہی یعنی ہر روز ستر مقام معرفت کی طے فرماتے تہے اور جب نئی مقام پر پہونچتے تہے تو پہلے مقام سی توبہ کرتے تہی کہ خدا کی معرفت کا نہایت نہین ہے اسی واسطے اللہ تعالے نی ارشاد فرمایا قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اور بہی علم الہی کے نہایت نہونیکے بیان مین فرمایا وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ پس جسکو علم الہی حاصل ہوا وہ ملہم حق اور عالم ربانی ہو وضح ہو کہ عالم ربانی عالم عیانی سی بہتر ہی اور عالم عیانی عالم بیانی سے بہتر ہے اور جس کو یہ تینون علم حاصل ہون وہ سب سی بہتر اور افضل ہی عالم بیانی فضائل سی راہ چلتا ہی اور عالم عیانی دلائل سے راہ چلتا ہی اور عالم ربانی ترک وسائل سی راہ چلتا ہی عالم بیانی معاملہ سی وسیلہ ڈہونڈہتا ہی اور عالم عیانی مکاشفہ سی دیکہتا ہے اور عالم ربانی معاینہ سے نظر کرتا ہی عالم بیانی اس آیۃ کی فکر مین رہتا ہی کہ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ اور عالم عیانی اس آیہ مین غور کرتا ہی اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور عالم ربانی اس کلمہ مین مشغول رہتا ہی قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ فِیْ خَوْضِہِمْ یَلْعَبُوْنَ عالم بیانی کو حکم کرنا فرائض اور سنن کیواسطی حلال ہی اور پرہیز کرنا حرام سی فرض ہی عالم عیانی کو یہ سب اگرچہ لازم ہی لیکن روح کے اطوار اور احوال کی درستی اور اسکا تجلیہ نفس اور دلکا تزکیہ و تصفیہ فرض ہی عالم ربانی کو یہ چیزین بہی لازم ہین لیکن توحید کی باتین مرید کو اسطرح تعلیم کرے کہ وہ موحد علی الطہری اور الہام اور وسوسی

اور خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ مین خوب تمیز حاصل کرے اور حق کو باطل
سے فرق کرسکے مرید کو یہ معلوم کرنا فرض ہے پس عالم ربانی طبیب حاذق ہے کہ محبت
دنیا کی طبابت نہ کرے اسواسطے کہ وہ کہتا ہے بزرگون نے کہا ہے کہ جو شخص دنیا کی مستونکا
علاج کرے اوس سے زیادہ کوئی احمق نہین ہے پیر کو چاہئے کہ مرید کو غفلت اور معصیت کے
نشہ سے ہوشیار اور ماسوا اللہ کی طلب کی بیماری کا معالجہ کرے اور اذکار اور افکار

کی طرف متوجہ کرے ص	اپنے نفس کو مختصر کر	اپنے دل ہی مین تو سفر کر
دونو عالم سے تو ترک کہہ کام	ایسی باتون سے تو حذر کر	ہے یہ ہی رہ وصال جانان
سبکو اس بات سے خبر کر	ہے دین محمدی رہ راست	اس راہ پہ چل نہ شور و شر کر

پوشیدہ نہو ہے کہ عالم اور طالب حق کو دنیا سے پرہیز کرنا چاہیے بزرگون نے کہا ہے
کہ اگر کوئی عالم یا زاہد دنیا دار کے گھر نصیحت کیواسطے جائے تو جانو کہ اوسکے دلمین دنیا کی
رغبت پڑی اور حال یہہ ہے کہ زہد اور علم کی بزرگی بہت زیادہ ہے دنیا دار کے گھر جانیسے
اوسنے زہد و علم کی بیحرمتی کی اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ اللّٰہِ مَا لَمْ یُخَالِطُوا الْمُلُوْکَ وَالسَّلَاطِیْنَ فَاِذَا خَالَطُوْھُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ
فَاِنَّھُمْ لُصُوْصُ الدِّیْنِ اور فرمایا خَیْرُ الْاُمَرَاءِ مَنْ زَارَ الْعُلَمَاءَ وَشَرُّ الْعُلَمَاءِ مَنْ زَارَ

الامراء ص اغنیا دنیا کی ہین مردے تمام	تو نہ ان مردونسے رکھہ زنہار کام

فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اِیَّاکُمْ وَمُجَالَسَۃَ الْمَوْتٰی قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمَوْتٰی قَالَ الْاَغْنِیَاءُ
اور فرمایا صُحْبَۃُ الْاَغْنِیَاءِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ ، فرمایا صُحْبَۃُ الْاَغْنِیَاءِ سُمٌّ قَاتِلٌ لِاَھْلِ الْعِلْمِ

ص صحبت سے خلائق کی نہ رکھہ کام دلا	ہو جا دل و جان سے متوجہ بخدا

واضح ہو کہ علم بیانی کا معلم بشر ہے کہ حق و باطل اوس علم کا اوس سے معلوم ہوتا
ہے لیکن اس علم سے اخلاق ذمیمہ حرص و ہوا کبر و ریا حسد و بغض طمع

وبہہ دور نہین ہوتے ہین اور تزکیہ نفس کا اور تجلیہ روح کا حاصل نہین
ہوتا ہے اور عالم عیانی کا معلم فرشتہ نام اوسکا الہام ملکی ہی اور فرشتے اوسکے
مدد کرتے ہین کہ حق اور باطل اوسکو ظاہر ہو اور اوسکے ساتھ دنیا و آخرت مین
رہتے ہین اور فرمایا اللہ تعالے نے إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي
كُنتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
جاننا چاہیے کہ فرشتے اوسکے معلم ہونگے جو اخلاق ذمیمہ سے پاک اور تزکیہ
اور تجلیہ روح کا اوس کو حاصل ہوا ہو اور نبی علیہ السلام کا ظاہر
اور باطن مین تابع ہو اور اوس نے دونو جہان اور اوس کے
مطلوبات کو ترک کیا ہو اور عالم ربانی کا معلم خود جناب باری ہی
لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا او عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ او عَلَّمَكَ مَا لَمْ
تَكُن تَعْلَمُ سے یہ ہی مراد ہے اور علم توحید حقیقی کی اوسکو تعلیم ہوتی
ہی اور وہ چیزین جانتا ہی اور وہ دیکھتا ہی کہ کسی نے سنا نہی اور نہ دیکھی اور فہم
بشر کا وہان نہین پہنچتا ہی اور وہ چیزین سلوک سے باہر ہین اور دونو جہان سے
بڑہکر چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علم شریعت ظاہر کی تعلیم حضرت
جبرئیل علیہ السلام سے تہی اور علم باطن کی خبر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بہی نہ تہی
بموجب لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ
کی یہان پر مصنف نے ایک غزل رفع حجاب کے مضمون کی عجیب لکہی ہے جس کا
ترجمہ اردو مین کرنا پسند نہین آتا کہ اوسکا مزہ رہجایگا اور وہ ایسی مشکل نہین
کہ اردو والے اوسکو سمجہہ نہ سکین تہوڑی توجہ مین سمجہہ جائینگے وہ یہ ہی غزل

ہر شبی وقت سحر در کوئی جانان میروم — چون ز خود نا محرمم از خویشتن پنہان میروم
چونکہ عقل و جان آنجا حجاب راہ شود — لاجرم در کوئی او بی عقل و بیجان میروم
صد انیسم عشق و عرفان رہنما یان وی — چون شوم نزدیک او بی عشق و عرفان میروم
پردہ بردارد ز خود از نیم شب تا وقت صبح — من بخلوتگاہ او وقت سحر زان میروم
ذرہ وارم در شعاع آفتاب روئی یار — ہمچو ذرہ بی سر و بی پائی رقصان میروم
چون حسین از خود فنا باقی بحق گردیدہ ام — گاہ گریان در رہ او گاہ خندان میروم

عالم ربانی اسرار قرآنی کہ باطن قرآن ہے جانتا ہے اور حق تعالی کا قرب خاص قرآن کے مشاہدے سے حاصل کرتا ہے اہل القرآن اہل اللہ اور اسرار حدیث کے اوس پر واضح ہوتے ہین اور حکمت احکام شرعی اور کیفیت امر و نہی کی معائنہ کرتا ہے اور یہہ علم کسی بشر اور ملک کی تعلیم سے حاصل نہین ہوتا ہے بغیر الہام اللہ تعالے کے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ تم نے یہ سخن بلند اور اسرار ارجمند کس سے سیکھے فرمایا تم نے علم سیکھا مردون سے کہ بشر ہین اور مین نے علم اوس زندہ سے سیکھا جو ہرگز نہین مرتا نظم

باغ کے پہولون کو ہے ہر دم فرار — پہول دل کے باغ کے ہین پائدار
بند کر دو تو جہان سے آنکہ کو — سر حق تا ہووے حق سے آشکار
جبکہ سب جل جلئے اسباب وجود — تیری خامی پختگی پاویگی یار

گیارہوان باب توکل کے بیان مین فرمایا

اللہ تعالے نے ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ اور بہی فرمایا فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین

اے عزیز اہل توکل تین گروہ ہین عام اور خاص اور خاص الخاص ١ عام وہ لوگ ہین کہ سب طرف سے منہ پھیر کر خدا کیطرف لاتی ہین اور اوسی سے چاہتے ہین جو کچھہ چاہتے ہین ؎

خلق سے مانگنا نہین اچھا | خود جو محتاج ہے وہ کیا دیگا
مانگنا ہو تو مانگ حق سے تو | وہی دیگا جو تجھے دیگا

٢ خاص وہ لوگ ہین کہ آرزو اپنی خدا سے نہین مانگتے ہین وہ کہتے ہین کہ خدا ہمارا حال خوب جانتا ہے جو اوسکی خواہش ہو وہی ہماری خواہش ہے حدیث مین آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے منجنیق یعنی گوپھن مین باندھا حضرت میکائیل اور حضرت جبریل علیہما السلام نے فرمایا یا ابراہیم کچھہ حاجت ہے کہا ہے ولیکن تم سے نہین کہا خدا تعالے ہی سے حاجت اپنی مانگو کہا جو وہ چاہتا ہے وہی ہم چاہتے ہین اس واسطے کہ محبوب کی خواہش پر راضی رہنا نشان محبت کا ہے ؎

مصلحت اپنی سے بس ہم نے اٹھا یا ہاتھ ہے | ہے وہی منظور وہ دلدار جو چاہے کرے

اور ٣ خاص الخاص وہ لوگ ہین کہ اگر اون کو دنیا کی حساب اور بے عذاب دین قبول نہ کرین اور دنیا سے ایسا بھاگین جیسے کوئی دوزخ سے بھاگتا ہے اور اوسطرف نظر نہ کرین سوا لقاء خدا تعالی کی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حضرت جبریل علیہ السلام دنیا کی خزانون کی کنجیان لائے حضرت صلعم نے قبول نفرمائین ؎

دولت سے اس جہان کی تیری رضا ہے بس | نعمت سے اوس جہان کی تیری لقا ہے بس

سالک کو چاہئے کہ حالات ظاہری و باطنی اور دین و دنیا سے منہ پھیرے اور سلوک مین جو عشق و محبت اور ذوق و وجد اور شوق اور حالات اور کشف و کرامات و مقامات عالی اور احوال لایزالی سے اوسکو مرتبہ حاصل ہوا اوس پر بھی نہ ٹھہرے یہانتک کہ حق کو پہونچے جو کمال محمدی صلعم ہے

ہم جو چاہین اللہم اہلی ہم کو طلب تجھہ مین بتا | تجھکو چاہتا ہون خدایا ہے یہی مطلب مرا تیری | رضا مندی ہی تیری رضا | چاہتی میری سو کر کبریا

ط [illegible]

ای عزیز اپنے سب کام خدا کے سپرد کر دہ تیری کام درست کر دیگا تو
اوسکا ہو وہ تیرا ہو جاوے گا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ اسرار الاولیا مین لکہا ہی کہ بعضے
اہل توکل کو خرچ روزمرہ مصلے کے نیچے سی ملتا تہا اور بعضون کو افطار کیوقت
غیب سے آتا تہا اگر کسیکو اس امر مین شک ہو تو ہم کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کو
چالیس برس تک غیب سی دو روٹی اور کبوتر بریان پہنچتا تہا محمدیون کو پہونچی
تو کیا عجب مگر یہہ کمال محمدی نہین ہے کمال محمدی تو قرب حق ہے
چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْفَاقَةُ مِعْرَاجُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ظاہر ہے کہ اللہ تعالے کے رزق رسانی مین کچہہ
شک و شبہہ نہین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي
الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اگر
چہ مفسرین نے علی اللہ کے معنی بہت لکہی ہین مگر خلاصہ یہ ہی کہ روزی
دینا خدا ہی کا کام ہی اور اوسی پر سب کی روزی ہے کہ خالق اور رازق اوسی
کی صفت ہی جناب امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے
ہین اَلشَّكُّ فِي الرِّزْقِ كَالشَّكِّ فِي التَّوْحِيْدِ مگر
اپنے ہاتہہ سی کسب کر کے کہانے مین رضامندی خدا کی اور صفائی دل
اور ذوق طاعت حاصل ہے محققین نے فرمایا ہے کہ عبادت کی دس جز
ہین تو جز اکل حلال مین ہین اور دسوان سب بندگیون مین فرمایا اللہ تعالے
نے يَا اَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا
حضرت مریم کو حکم ہوا وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ

علیک بطلب جنیب حضرت موسی علیہ السلام کو وحی ہوئی ای موسی اپنے
ہاتہہ سے کسب کر کے کہا اور اپنے دین سے نہ کہا یعنی جس شخص کو کہ نصیحت
کہو اور امر و نہی اوس سے بیان کرو اوس سے امید نفع کی نہ رکہو فرمایا نبی
علیہ السلام نے طَلَبُ الرِّزْقِ بِالْمَزَامِیْرِ خَیْرٌ مِنْ طَلَبِ
الرِّزْقِ بِالتَّسْبِیْحِ وَ الْاَذْکَارِ یعنی علم اور عمل کو وسیلہ رزق کا
کرنا راگ باجے کے وسیلہ سے بدتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر
یہ دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ
الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ اور فرماتے تھے لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِنْ
اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ تمام انبیا علیہم السلام کسب کرتے تھے اور اپنی قوم
کو کسب کا حکم فرماتے تھے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے لِکُلِّ نَبِیٍّ حِرْفَۃٌ
وَلِیْ حِرْفَتَانِ اَلْفَقْرُ وَالْجِہَادُ اور فرمایا طَلَبُ الْکَسْبِ
فَرِیْضَۃٌ کَطَلَبِ الْعِلْمِ اسواسطے کہ لقمہ حلال سے صفائی قلب اور قرب
حق حاصل ہوتا ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اَطْیَبَ
مَا یَاْکُلُ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِ یَدِہٖ اور فرمایا مَا کَانَ نَبِیٌّ اِلَّا وَقَدْ
کَانَ مُکْتَسِبًا مگر بعضی بزرگونکا استغراق توحید اور معرفت کسب سے مانع آتا
تہا اور جنکا حوصلہ وسیع تہا اونکا مانع نہیں ہوا جیسا کہ خلفاء اربعہ اور اصحاب رضوان
اللہ تعالی علیہم اجمعین کسب کرتے تھے اور اصحاب صفہ نہیں کرتے تھے نقل ہے کہ
حضرت امیر کلال قدس سرہ العزیز ایک روز غلہ زراعت کا صاف کرتے تھے ناگاہ
ایک عورت صاحب جمال وہان وارد ہوئی اور کہا ای شیخ خس و خاشاک کو کیوں
نہیں حکم کرتے کہ ایکبارہ دور ہو جاتے شیخ نے فرمایا شغل ظاہری سنت انبیا

کی سو اوس عورت نے کہا اگر فرماؤ تو مین ایکبار خس و خاشاک کو دور کر دون شیخ نے فرمایا
اچھا اوس عورت نے حکم کیا سب خس و خاشاک غلہ سے دور ہو گیا شیخ نے فرمایا
یہہ خس و خاشاک میرا شغل ظاہری تھا پھر کہو کہ اپنی جگہہ ہو ملجائی اور وہین آجائے
عورت نے کہا مجھکو یہہ طاقت نہین ہی شیخ نے حکم کیا پھر وہ خس و خاشاک غلہ مین
آگئے پھر حکم کیا جدا ہوگئی اسیطرح کئی بار کیا شیخ نے اوس عورت سے فرمایا کہ تیری ترکش مین ایک
ہی تیر تھا اور میرا ترکش تیر مشتے سے بھرا ہی سب سے گذرا اور سب کو جان
کہ پایا ہی قوت اوس سے ہے سارا جہان + ای عزیز اللہ تعالی کو قدرت ہی کہ بغیر
اور غذا کے قوت بخشی جیسے نباتات اور جمادات اور فرشتون کو بخشتا ہی جب
یہہ حال ہی تو پھر روزی کا غم کہانا توکل کے خلاف ہی ہمارا بھروسا زندگی پر
ہی نہ خوراک پر یعنی جبتک زندگی ہے روزی ملیگی نقل ہے کہ حضرت شقیق
بلخی کا ایک مرید حضرت بایزید کے پاس گیا حضرت بایزید نے پوچھا کہ پیر تمہارا
کس مقام مین ہی کہا مقام توکل مین پھر حضرت بایزید نے پوچھا کہ پیر تمہارا کیا کہتا
ہے کہا کہتا ہی کہ اگر آفتاب ایک نیزہ پر آجائے اور زمین تانبے کی ہو جائے اور
گھانس نہ ہو اور تمام خلق میرے ذمے کے بالی ہون تو بھی ہرگز مین غم نہ کہاؤن
حضرت بایزید نے فرمایا کہ ایسا اعتقاد کفر ہے اوس مرید نے جا کے
شقیق سے سب قصہ بیان کیا شقیق نے کہا کہ مجھکو چاہئی تھا پوچھتا کہ یہہ کفر ہے
تو پھر اسلام کیا ہے جا پھر پوچھہ وہ مرید حضرت بایزید کے پاس آیا اور پوچھا
شیخ نے فرمایا کہ تو میری کہنے کو نہین سمجھیگا مرید نے کہا آپ لکھ دیجئے وہ
سمجھہ لین گے حضرت بایزید نے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مرید
کو دیا وہ روانہ ہوا اور یہان شقیق بیمار تھے اور جواب کے منتظر جسوقت

مرید جواب لایا شیخ نے دیکھا اور زنار توڑ ڈالا اور کہا مین اب تک کافر تہا اب مسلمان
ہوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا اور جان بحق تسلیم
کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ معنی ہین کہ خالقی اور رازقی اور رحیمی اور رحمانی
کی صفت خدا تعالی کے واسطے ہی تو کون ہی کہ اپنا دخل اوسمین دیتا ہے اور غم
خلائق کا کہاتا ہے بندہ پروری خدا ہی کو سزاوار ہی فرد بندہ خدا کے مین
تیری فرزند غم نہ کہا * تو کون ہی وہ آپ ہی بندون کو پالتا * ای عزیز جس شخص
کا کوئی دوست یا عزیز مالدار صاحب عز و جاہ ہوتا ہی وہ شخص اوس پر مطمئن
رہتا ہے اور اوسکو غم روزی کا کچھ نہین ہوتا ہی بڑی بی انصافی ہی کہ جسکا
خدا سا مالک ہو وہ روزی کا غم کہائے چنانچہ نقل ہے ایک بزرگ سے
پوچھا کہ پیر تیرا کون ہے کہا ایک غلام پوچھا کسطرح کہا ایسی قحط مین کہ آدمی
گوشت آدمی کا کہاتا تہا ایک غلام کو مینے دیکھا کہ خوش ہنستا ہوا چلا جاتا تہا
سو مینے پوچہا ای عزیز تجھکو کچھ غم قحط کا نہین ہے اوسنے کہا مجکو کیا غم میری
آقا کے گھر غلہ بہت ہے پس اوسکی وہ بات میری پیر ہوئی اپنے دل کو مینے خدا
کیطرف متوجہ کیا اور غم روزی کا میری خاطر سے دور ہو گیا اسواسطے کہ جب
اعتقاد غلام کا مخلوق پر ایسا ہو تو خالق پر بہروسا ہزار چند چاہیے * رزق
جو مقسوم ہی ملتا ہی اپنی وقت پر * تو غم روزی نہ کہا دلمین نہ لا خوف خطر *
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیطلبکم الرزق کما تطلبونه
بندہ کو چاہیے کہ حقتعالی کو رزاق جانے اور اوسکی عبادت مین مصروف و مشغول
رہے بعضے لوگ عبادت و طاعت کو کہ بندون پر لازم ہی خدا پر چھوڑ دیتے
ہین اور کہتے ہین کہ اگر خدا توفیق دے تو ہم بندگی کرین اور روزی کو خدا نے اپنے

مجہسے کلام + دل تہا اونکا ایک دریای شگرف + جوش کرتا ہی بہت دریای ژرف +
اصل یہہ بات ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اسیہے
دنیا مین مشاہدی اور استغراق اور تجلیات کی حالت مین کب مائل طرف خلاف حدود
اللہ کے ہوی حدیث مین آیا ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام رات
جہکا کی استغراق مین رہتی تہی آدہی رات کی وقت ایک آہ کرتی جسم کو مطلق حرکت
نتہی اسواسطی کہ اسرار محبت دل مین نگاہ رکہنا کمال محبت ہی اور جو صدا وس سی
وسیع ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَا فَضَلَ اَبُوْبَکْرٍ بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ وَلَا بِکَثْرَۃِ الصَّوْمِ
اِلَّا بِسِرٍّ وَقَرَ فِیْ قَلْبِہٖ یعنی ابوبکر کی بزرگی کثرت صوم وصلوٰۃ سی نہین ہی بلکہ جو اسرار
الٰہی کہ اون کے دلمین بہرا ہوا ہی اور وہ اسرار غلبہ خدا کی محبت کا باعث ہوا اوسکو
سب سی افضل ہین کہ جو بہید اور غلبہ محبت خدا تعالیٰ نے پیغمبر علیہ السلام کے سینہ
مبارک مین ڈالا تہا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت ابوبکر کی سینہ
مین ڈالا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا وَصَبَبْتُہٗ فِیْ
صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ چنانچہ حضرت شیخ فریدالدین عطار نی یہہ مضمون فرمایا
اشعار جو جناب کبریا سے ہی عطا + سینۂ پاک پیمبر کو ہوا + سینۂ صدیق
مین وہ بہردیا + ہو سگئے وہ گنج اسرار خدا + صاحب تحقیق وہ صدیق تہی + جملہ
اونہین سے نکتۂ تحقیق تہی + دو جہان کی صاحب انوار تہی + منکشف اونپر
سبہی اسرار تہی + خامشی لیکہ اون کو کام تہا + اپنی لب کو بند رکہتی تہی سدا +
بحر استغراق مین شب تا بروز + غرق رہتی تہے بصد اندوہ وسوز + ہمیشہ کو
ہوی کرتی جانگداز + اور نہ کرتی لب سی کچہہ افشای راز + جبین تک وہ ہوی
ہوتی مشکبار + مشک کرتی خون آہو ہی نثار + شیخ فریدالدین عطار فرماتی

ہین کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسرار آلہی سے ایسے مالا مال ہوے
کہ ایک روز ایک کنوان جنگل مین تہا اوس کنوے سے ایک اسرار آلہی مین سے
بیان کیا پانی اوسکا سب خون ہوگیا اور سر آلہی سکے سننے کی تاب نلایا

ابیات ایکدن لشکر جناب پاک کا ✚ یعنی عسکر صاحب لولاک کا ✚ راہ مین اوشہ اعزو احترام ✚ چاہ کے لب پر گیا جاکر مقام ✚ کی تلاش آب حضرت نے وہان ✚ خون سے اوسدم بہرا پایا کنوان ✚ یون ہوا ارشاد اوس درگاہ سے ✚ مرتضی نے کہدیا کچھہ چاہ سے ✚ یعنی اپنا درد دل ظاہر کیا ✚ راز دل سے چاہ کو ماہر کیا ✚ اس لیئے خون ہوگیا دل چاہ کا ✚ یہ اثر ہے مرتضی کی آہ کا ✚

اس بیان سے غرض یہہ ہے اگر رقص و وجد سے اسرار آلہی منکشف ہوتے تو یہہ حضرات ضرور رقص و وجد فرماتے سکوت و ضبط نفرماتے شیخ نجم الدین رازی نے مرصاد العباد مین یہہ مضمون فرمایا ہے نظم یہہ نہین ہے رقص ہر دم پاؤن اوٹہنا بیٹہنا ✚ مثل دریا جوش سے سو بار اوٹہنا بیٹہنا ✚ رقص اوسے کہتے ہین جو دونو جہان سے دل اوٹہے ✚ یون تو ہے اس جسم کا بیکار اوٹہنا بیٹہنا ✚ اگر کسی بزرگ سے جسم کی حرکت ظاہر بہی ہوئی تو ابتدائی حال مین ہوئی نہ انتہا مین جیسے آدمی کے تین حال ہوتے ہین طفلی جوانی پیری ایسے ہی سالک کے ہوتے ہین ابتدا اوسطا انتہا اگر کسی سے ابتدا یا اوسط مین حرکت جسم کی خلاف شرع ظاہر بہی ہوئی ہے اوسکا کیا اعتبار اس واسطے کہ وہ حکم طفل کا رکہتا ہے کسی بالغ طریقت اور منتہی سے حرکت مخالف احوال حضرت رسالت پناہ اور خلفاے راشدین کی نہین ہوئی بلکہ مبتدی اور متوسط تو مانند آب دریا کے جوش و خروش کرتے ہین بموجب مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ طَالَ لِسَانُہٗ اور منتہی سالک خموش رہتے ہین موافق مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ

کلّ لِسَانُہٗ اونکو جسم کی حرکت نہین ہوتی ہی اپنے آپ مین مستغرق ہو گی گوناگون اسرار پر واقف
ہین قطعہ اپنے قصہ کو مختصر کر + اپنی آہی مین تو سفر کر + سب وہم و خیال و فہم و ادراک
جو کچھ دلمین ہی سب بدر کر + مطلوب بہت ہین دو جہان مین + دل کو مائل
تو اوہر کر + اندر باہر کے سب بتون کو + تو توڑ کر سیر بحر و بر کر + جانان کی وصال
کی ہی یہ راہ + اس راہ سے سب کو تو خبر کر + نقل ہی کہ حضرت شیخ ابو الحسن نوری
ایسے اپنے آپ مین مستغرق ہو جاتے تہے کہ بال تک جنبش نکرتا تہا لوگون نے پوچہا کہ یہ کس سے
سیکہا فرمایا بلی سے کہا کسطرح فرمایا کہ بلی جو ہی کے واسطے ایسی بیٹہتی ہی کہ اپنے
ظاہر و باطن کو اوس طرف بالکل رجوع کرتی ہی اور حرکت جسم کی نہین رہتی ہے
اور اپنے آپ کو فراموش کرتی ہی ای صوفیان ناقص الحال بلی سے تو کم ہونا
نہ چاہیے اپنے آپ مین ایسے فرد ہو جاؤ کہ ظاہر باطن کو فراموش کرو اور نفس
محرم دل کے پاسبانی مین رہو اور جو اسرار آلہی ہو اوسکو مخفی رکہو کہ افشا
راز کفر ہی فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اِفشَاءُ الرُّبُوبِيَّةِ کُفرٌ شعر چشم و
گوش و لب کو کر بند ای فتا + سر حق پہر تو نہ دیکہی کر گلا نقل ہی کہ ایکروز حضرت رابعہ
بصری کے پاس ایک صوفی بیٹہا تہا اور رابعہ توحید کا اور عجائب کا بیان
فرماتی تہین صوفی رونے لگا حضرت رابعہ نے منع کیا کہا ای صوفی اگر
یہ قطرہ اشک کے تیری دل مین رہتی تو دریا ہو جاتا اب ضائع ہو گئی اور کچہہ
مفید نہ ہوئی ایکشخص نے حضرت رابعہ سے کہا کہ مجہکو کچہہ نصیحت کرو کہا کہ جو تیری دل مین ہی
حالات اور واقعات سے اوسکو باہر نہ لا اور جو کچہہ تیری باہر ہی معاش کی تنگی وغیرہ کا غم
و فکر اوسکو دخل نہ دی نقل ہی ایکروز بشر حافی سے وصیت چاہی فرمایا کہ محبت
خدای تعالی کی حاصل کراسواسطے کہ آدمی کی بزرگی محبت سے ہی اوس آدمی

سے پھر کہا کہ اس سے اور کچھ زیادہ فرماؤ تو شیخ نے فرمایا کہ جب محبت خدا ے تعالیٰ کی
حاصل کی تو چاہئے تو اوسکو ایسا پوشیدہ رکھے کہ کسی مخلوق کو خبر نہو پھر اونسے کہا اور
کچھ زیادہ فرماؤ شیخ نے فرمایا کہ اسطرح اللہ کی محبت کو نہاں رکھے کہ گویا حقتعالیٰ کو بھی خبر نہو
یہ مبالغہ شیخ کا تاکیداً تھا کہ محبت کے اخفا مین کوشش بہت چاہیے کیا خوب کسیکا قول ہے
شعر جان جائے تو بلا سے پہ کوئی جان نجائے عشق یون چاہئے جس کو کوئی پہچان نجائے
نقل ہے کہ ایکروز حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ خدائتعالیٰ کی وحدانیت
اور معرفت مین کلام فرماتے تھے ایک مرید رویا اور آہ کھینچی شیخ نے اوسکو منع کیا
اور فرمایا کہ اگر اب تو رویا اور آہ کی تو اپنی صحبت سے جدا کردونگا پھر شیخ نے وہی
کلام شروع کیا مرید نے ضبط کیا اور خاموش رہا آخر بعد ایک مدت کے اپنی جان
سے آہ کی ساتھ سفر آخرت کر گیا کہ علم الٰہی کا تحمال اور ضبط اوسکو حاصل نہین ہوا تھا
جاننا چاہیے کہ علم اسرار اور مشاہدہ اور تجلیات عشق کا میوہ ہے اور عشق مانند دانہ کے ہے
پس دانہ کو نہاں رکھنا چاہیے کہ میوہ حاصل ہو اگر پوشیدہ نکریگا تو وہ دانہ ضائع
ہوگا اور اوسکا وبال اوسکی گردن پر رہیگا اور اگر پوشیدہ کیا اور میوہ نہ آیا اور
اوسمین سے نہ چلی اور مر گیا تو آخرت مین اس میوے کا بدلہ پائیگا یعنی میوہ قرب الٰہی کا
حاصل ہوگا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ عَشِقَ وَكَتَمَ وَعَفَّ وَمَاتَ
فَهُوَ شَهِيدٌ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ یہ آیت شریف اگرچہ مہاجرین کے حق مین ہے لیکن
یہان صوفیون کی اصطلاح مین مہاجر سے وہ شخص مراد ہے کہ دنیا اور مطلوبات
کونین سے خدا کیواسطے الگ ہوگیا تو آیت اوسکو شامل ہوگئی پس اگر عشق کا تخم
نیستی اور بیکسی کی زمین مین پوشیدہ رکھیگا تو شاخ و برگ اوسکے انوار قلوب

اور احوال صحیح ہین ظاہر ہونگی اور اگر تصفیہ اذکار و افکار سے معمور کریگا
تو اوسکا شگوفہ کہ علم اللہ کا ہی ظاہر ہوگا اور اگر عقائد ناپسندیدہ اور اوہام
فاسدہ کی باد مخالف سے نگاہ رکہیگا تو میوہ اوس کا کہ تجلیات اور مشاہدات اور قرب
حق ہی ظاہر ہوگا الحاصل اول سے آخر تک عشق کا تخم ہستی کی زمین مین بویا ہوا
اور اوسکی بیخ کو قواعد شریعت مین محکم رکہنا سالک کیواسطے فرض ہے
ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ سے یہی مراد ہے

کبتک اے ہستیا جنبش مین رہیگا مثل خس	دل مین کر بیخ شریعت کو تو محکم بہر نفس
کبتلک ہلتا رہیگا مثل ابر نو بہار	شرع مین محکم رہا کر کوہ سان ہی [illegible]
کبتلک یہ نالہ و فریاد جون زاغ و زغن	ضبط کر تو اپنی دلمین جوش اے مرد کہن

الغرض اگر صوفیہ کا احوال ابتدا اور اوسط اور انتہا کا مشرح بیان کیا جاے تو کتاب
دراز ہوتی ہی عارف کامل خود معلوم کرلیگا مجمل اور مختصر یہ ہی کہ صاحبان حال کے
دو طائفہ ہین ایک صاحب تکوین اور ایک صاحب تلوین صاحب تکوین کو جسقدر
استغراق اور توحید اور معرفت اور عشق اور حالت زیادہ ہوا وسیقدر ہوش اور
عقل زیادہ ہوتی ہی اور کوئی قول و فعل خلاف شرع نہین ہوتا ہی انبیا علیہم السلام
اور خلفائی راشدین اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا یہ ہی
حال تہا خواجہ محمد پارسا نے رسالہ قدسیہ مین فرمایا ہی کہ اس مرتبہ بیصفتی کا کمال جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور جملہ انبیا علیہم السلام علی قدر مراتب اوسی
خرمن کے خوشہ چین ہین اور آپ ہی کے مدد سے اونکی درجات کی ترقی ہی اور مقام
محمود کہ آپکے واسطے مخصوص ہی اسمرتبہ کا کمال ہی اور اسمرتبہ بیصفتی کے خاصون
مین ایک یہ ہی کہ اس مرتبہ والی کو تمکین و قرار ہوتا ہی اضطراب و اضطرار نہین

ہوتا اصحاب تلوین کی کہ مقام تمکین سے نیچے کا درجہ ہے بہی دو طائفہ ہین
ایک اصحاب صحو ایک اصحاب سکر اصحاب صحو کو اجتہاد معرفت اور علم الٰہی مین کبہی خطا
بہی واقع ہو جاتی ہے اور وہ خطا عذر تقصیر سے حقتعالی معاف فرماتا ہے اور شرف الہام سے
مشرف ہوتے ہین اور خطا کو خطا اور ثواب کو ثواب جانتے ہین اور انوار کے رنگون
کیطرف مائل ہوتے ہین اور نور نار مین تمیز نہین کر سکتے ہین بے الہام حقتعالی کے
کہ نور تجلیات رحمانی ہے اور نار تجلیات شیطانی جیسے الہام اور وسوسہ قریب قریب ہے
ہین سالکون نے فرمایا ہے کہ اصحاب تمکین کے واسطے مشاہدہ ذات کا ہوتا ہے اسواسطے
وہ آرام و سکون مین ہین اور اصحاب تلوین کیواسطے مشاہدہ صفات کا ہوتا ہے
اور صفات حقتعالی کی مختلف ہین اسیواسطے اونکے احوال بہی مختلف ہوتے ہین اور ایک
حال مین مضطر ہوتے ہین اسواسطے کہ متوسط ہین ابہی منتہی نہین ہوے ہین اور
اگر اونسے کوئی بات خلاف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین کے
ظہور مین آئی اونکا اعتبار نہین اور اونکے مشاہدہ کا حال مفتاح القلوب مین
ذکر کے فصل مین مرقوم ہے اصحاب سکر کے بہی دو حال ہین ایک حالت رحمانی اور
ایک حالت شیطانی حالت رحمانی وہ ہے کہ استغراق کے حال مین اس سے کبہی وہ
فعل ظاہر ہوتا ہے کہ عوام الناس کے نزدیک کفر ہوتا ہے چنانچہ حضرت بایزید بسطامی
قدس سرہ العزیز سے سبحانی ما اعظم شانی ظاہر ہوا کیفیت اوسکی اسطرح پر تہی کہ حضرت
بایزید کے واسطے ایک ایسی حالت پیدا ہوتی تہی کہ اوسوقت زمین حجرے کی حجرے کے برابر
ہو جاتی تہی اور آپ سُبْحَانِی مَا اَعْظَمُ شَانِی فرماتے تہے جب ہوش مین آتے تہے تو بصورت
اصلی ہو جاتے تہے مریدون نے شیخ سے اس بات کا اظہار کیا شیخ نے فرمایا کہ جسوقت
میری زبان سے ایسا کلام نکلے تو مجہکو قتل کرنا ورنہ میرا گناہ تمہاری گردن پہ ہے

جسوقت شیخ کا پیرہی حال ہوا مریدون نے تلوارین چہریان مارنا شروع کیا
شیخ پر کچہ اثر نہ ہوا جب شیخ ہوش مین آئے مریدون نے حقیقت حال بیان کیا
شیخ نے فرمایا اگر اسوقت مجھکو مارو تو البتہ مجھ پر اثر کریگا کہ اس وقت مین باہر
ہون اور اوسوقت مین تہا اور ہی کوئی کہنے والا تہا چنانچہ حضرت موسی علیہ
السلام کو دیکھو ابتدائے نبوت مین درخت سے إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ظاہر ہوا اگر بایزید
سے سُبْحَانِي مَا أَعْظَمَ شَأْنِي ظاہر ہوا کیا عجب اور یہہ حال ابتدا مین تہا اوسکا کیا اعتبار
کہ مبتدی مانند طفل کے ہے طفل سے ایسی چیزین ظاہر ہوتی ہین اگر مبتدی اور متوسط
سے ایسا حال ظاہر ہو کہ تلوار کی ضرب اوس پر اثر نہ کرے تو معذور ہے لیکن ناقص ہے
ابہی منتہی نہین ہوا سوال یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہہ حال ابتدا کا تہا جواب حضرت
موسی علیہ السلام ابتدائے نبوت مین درخت سے انوار دیکھتے تہے اور آخر نبوت مین جب
رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ کہا تو حکم ہوا لَنْ تَرَانِي اسکا حاصل ابتدا اور اوسط مین ایسے حالات
ہوتے ہین اور انتہا کا حال بیان ہو چکا ہے کہ کوئی فعل خلاف شرع نہین ہوتا ہے
حالت استغراق شیطانی مین کوئی قول و فعل اوس سے مخالف شرع یا لہو یا لغو وقوع
مین آتا ہے اور ان دونون حالتون کے نشان بہت ہین یہان کچہ بیان کئے جاتے
ہین کہ حالت شیطانی مین ایسی باتین ظاہر ہوتی ہین کہ وہ دال ہوتی ہین ملحدی پر
اور حالت رحمانی مین عذر تقصیر اور ندامت گناہ ہوتی ہے انکساری اور علم اور تواضع پیدا ہوتی ہے اور
حالت شیطانی مین عجب اور غرور اور ریا اور حسد پیدا ہوتی ہے اور نفس کی خواہشون
مین مبتلا اور مقید رہتا ہے حالت رحمانی مین حقتعالی اوس کا نگاہبان اور محافظ
ہوتا ہے اوس سے کوئی بات خلاف شرع استغراق اور غیر استغراق مین ظاہر نہین
ہوتی بموجب إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ

چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا کے معاملہ مین نگاہ رکھا حقتعالی فرماتا ہے
وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
الغرض سالک کو استغراق سے چارہ نہین ہے اور وہ دو حال سے خالی نہین یا غلبہ شوق سے یا مشاہدہ
سے اگر شوق کی وجہ سے ہے تو یہ مبتدی کا حال ہے منتہی کا چنانچہ ایک بزرگ سے پوچھا کہ تمکو
شوق ہے کہا نہین کہا کیون کہا شوق نشانی دوری کا ہے اور مشاہدہ مین ہون جسکو وصل کہتے ہین اوسمقام مین
شوق حجاب ہے اور سالک کیواسطے بمعرفت اور علم الہی کے عشق اور شوق سے ذات باری
مین وہم وخیال باطل پیدا ہوتے ہین چاہئے کہ مخالف شرع نہو کہ علم الہی حاصل ہو
اگر استغراق مشاہدہ کی وجہ سے ہے تو سالک کیواسطے حکم الہی کے حرکات وسکنات
حرام ہے اور خلاف امر کفر ہے عشق مین ہے جسکی زندگی کفر ہے اوس شخص کو
چنانچہ سب انبیا علیہم السلام ہمیشہ استغراق اور مشاہدہ مین رہتے تھے اور ذرہ برابر
خلاف امر حق نہین کرتے تھے از ظاہر و باطن مین اللہ کے مشتاق اور محاسبہ
مین اور مراقبہ مین ہوتے تھے مخفی نرہے کہ مراقبہ دو طرح پر ہے ایک مراقبہ
موقت اور ایک مراقبہ دائمی مراقبہ موقت وہ ہے کہ سالک اپنے آپ سے فرو ہو کر
اور انوار الہی حاصل کرے اور مراقبہ دائمی وہ ہے کہ تمام حرکات وسکنات مین
خداتعالی کی رضامندی ملحوظ رکھے جس کام مین رضای حق ہو وہ کرے اور جس
مین نہو نہ کرے چنانچہ حدیث قدسی اسپر ناطق ہے کُلُّ ذَنْبٍ مِنْكَ مَغْفُوْرٌ سِوَى
الْاِعْرَاضِ عَنِّیْ وَکُلُّ فِعْلٍ مِنْكَ مَعْفُوٌّ سِوَى الْاِقْبَالِ اِلَیَّ الغرض حقتعالی کی طرف سے
جو مراقبہ ہے وہ بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اللہ تعالی آدمی کو نگاہ رکھتا ہے
فنا کی تصرف سے موافق مضمون اس آیہ کریمہ کے وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا
دوسری یہ کہ حقتعالی دیکھتا رہتا ہے بندہ کو اوس فعل کو جس کا امر ہے اور نہی ہے

اسے چھوٹنی نہ پاوے اور نہی کبر کو نپاوے پھر مراقبہ بندہ کی طرف سے تین طرح پر ہے
اول یہ کہ آدمی ہر وقت اس بات کا ملاحظہ رکھے کہ اللہ تعالی ہمیشہ میرے اعمال کا
حاضر وناظر ہے اور اس کا ثمرہ صفت حیات ہے کہ بندہ کو حاصل ہوتی ہے اور
مراقبہ کا نام مراقبۃ المراقبہ ہے دوسرے یہ کہ آدمی اپنے قوائے ظاہری وباطنی حسی
اور عقلی کی محافظت کرے اور جس چیز کیواسطے وہ پیدا کیا گیا ہے اوسکی طرف
مصروف ہووے تیسرے دل کو اس طرح غیر سے نگاہ رکھے کہ سواے حقتعالی کے اوسکی دل میں
ہرگز کوئی راہ نپاوے اصل غرض مراقبہ سے یہ ہے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
قدس سرہ العزیز فرماتے ہین اگر کوئی بندگی کا مزہ پاوے اور وہ مزہ اوس کا مطلوب
ہوجاوے تو وہ اوسکا عابد ہے حق کا عابد نہین ہے اگر کسیکو ذوق اور حالت
اور یقین اور معرفت اور کشف وکرامت حاصل ہو اور وہ اوسکا مطلوب ہوجاوے
وہ بھی اوسکا عابد ہے نہ عابد حق کا شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس
اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین اگر کوئی شخص واسطے حصول کشف وکرامت اور خوارق
عادات کے بندگی کرے اور اوسکو حاصل کرلے تو اوسنے دنیا مین مزدوری پائی آخرت
مین کچھ نصیب رہیگا العزیز اگر دو نوجہان کی قدرت اور معلومات اور مفہومات
اور جمیع انبیا اور اولیا کی عرفان خداتعالی تجکو دے ہرگز راضی نہو جیو اسمے واسطے
کام اسکے سوا ہے چنانچہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہین اگر فرضاً
قدس جبریل اور صفوۃ آدم اور خلت ابراہیم اور شوق موسی اور طہارت
عیسی اور محبت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیا کی
صلواۃ اللہ علیہم اجمعین تجکو دین ہرگز راضی نہو اور ہمت اور حوصلہ بڑا کی
رکھہ اسواسطے کہ کار اس سے برتر ہے اور کسی چیز کی طرف متوجہ نہو کہ وہی چیز

سالک بہ تعریف بزرگان دین تاکہ بہ معنی بالذکر [illegible] انبیا کی مرتبہ کو [illegible] ہین ١٢

تیرا حجاب ہوگا اسواسطے کہ یہہ مقام وسیلہ مطلوب کاہی نہ عین مطلوب اور ظاہر ہی
کہ وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جاننا خود محجوبی ہی انصاف کرنا چاہیے کہ جب
ان چیزون کی طرف متوجہ ہوا اور انکا حاصل کرنا کہ یہ چیزین مقام انبیا اور اولیا
کی ہین اور حالت روحانی اور رحمانی ہی محجوبیت ٹہری تو حالت شیطانی کے حاصل
کرنے اور ادہر متوجہ ہونیکا کیا حال ہوگا پس سالک کو خاتم النبیین اور خلفائی
راشدین اور صحابہ اور تابعین کی متابعت مین طریقت کی راہ چلنا چاہیے کہ اس سلطانی
راہ کی نہایت ناکامی اور حیرانی اور عجز اور تقصیر اور پشیمانی ہی چنانچہ امیر کبیر حضرت
سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز فرماتی ہین کہ سالک اپنی ہمت کو ایسا بلند رکہی
کہ سوا خدا کی کسیکو اپنا مطلوب اور محبوب نہ سمجہی اور کسیطرف گوشہ نظر سے بہی
نہ دیکہی اگر فرضاً جمیع انبیا کی مقام اوسکی روبرو کرین اوسطرف نگاہ نہ کری اور حق تعالی
کو چہوڑ کی ادہر مشغول نہ ہو کہ یہہ حجاب ہوجائگا خوش فرماگئی ہین یہ اسرار حضرت
شیخ فریدالدین عطار **نظم** جب ایاز خاص کو باعز و جاہ دیدیا محمود نی تخت و کلاہ

اور کہا تیرا ہی سب خیل و حشم
کر بلند اپنی حکومت کا علم
چاہتا ہون مین کہ تو شاہی کری
اپنا تابع مہ تا ماہی کری
دیکہہ کر حیران ہی ہی سپاہ
آنکہہ مین سب کی سوا عالم سیاہ
کہتی ہی آپس مین اندر کی غلام
یہہ تو ہی عزت یہہ تیرا احترام
لیکن اوس ساعت ایاز ہوشیار
رو رہا تہا اپنی اوپہ زار زار
سب یہ کہتی ہی کہ تو دیوانہ ہی
کیون تو اتنا عقل سی بیگانہ ہی
بادشاہی تو نی پائی ای غلام
پہر یہہ رونا کس لیے ہو شادکام
رو کی یون بولا ایاز باصفا
راز یہ تجپر نہین ہرگز کہلا
دور مجکو ڈالتا ہو بادشاہ
قرب سی اپنے یہہ دیکر عز و جاہ
ہوگی مین مشغول تا فوج و سپاہ
دور پڑ جاؤن ز قرب پادشاہ
حکم مین میری اگر ہووی جہان
مین نہونگا دور شہ سی ایک آن
حکم کا تابع رہونگا روز و شب
لیکن اوس سی مین جدا ہونگا غضب

مجھکو کب یہ کرد فر درکار ہی	مجھکو کافی شاہ کا دیدار ہی	ہی اگر تو طالب حق با نیاز
بندگی کر جیسے کرتا تھا ایاز	اے دریغا تو نہین ہے مرد راز	کسکو سمجھائین بتائین کسکو راز

دوسری وجہ منع ہونے وجد وسماع کی از روی شریعت کے یہ ہی کہ شرح مقاصد
مین مذکور ہی کہ حلال اور ضعیف جاننا اوس گناہ کا کہ جو دلیل قطعی سے ثابت ہو کفر
ہی صلوۃ مسعودی مین مذکور ہی کہ مذہب اہل سنت جماعت کا یہ ہی کہ بندہ گناہ
سے کافر نہین ہوتا ہی لیکن گناہ کو ہلکا اور سبک جاننے سے کافر ہو جاتا ہی
اور گناہ کی حلال جاننی کا کیا حال ہوگا اے عزیز جو لوگ کہ فقیر کہلاتے ہین اور
خدای تعالی کی محبت کا دم بھرتے ہین اور راگ اور باجے سنتے ہین یہ تو فرمائین
کہ کس سے سنا ہی کہ درویشان اہل صفہ کا یہ حال تھا اور یہ افعال تھے شاید پیغمبر
علیہ السلام کے وقت مین عشق و محبت نہ تھا ہان یہ بات ہی کہ جسکی شیطان
راہ مارتا ہی اوسکا یہ حال ہوتا ہی فرمایا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جس
نے راگ کو حلال جانا وہ منافق اور ملعون ہی اسواسطے کہ راگ کھیل ہی اور
کھیل حلال نہین اور فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جس نے راگ
کو حلال کہا وہ چارون مذہب سے الگ ہو گیا فرمایا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جس
نے راگ کو حلال کہا وہ منافق ہی سب امت کے نزدیک اسواسطے کہ وہ راگ کھیل
ہی اور سب کھیل حرام ہی فرمایا امام احمد حنبل رح نے جو شخص راگ کو حلال کہے وہ
کافر ہی اسواسطے کہ اوسنے بیکار کر دیا حکم شریعت کو اور جو بیکار کر دے حکم شریعت کو
وہ مومن نہین ہوتا سب مجتہدون کے نزدیک اور نہ قبول ہوگی بندگی اوسکی
اور مٹ جائینگی بھلائیان اوسکی اور طلاق ہو جائیگی عورت اوسکی اور فرمایا
ابو یوسف رح نے جسنے کہا راگ حلال ہی تو وہ کافر ہی اسواسطے کہ راگ شیطان کا

کلام ہو اللہ تعالیٰ کے فرمانیکے موجب قالوا اجئتنا بالحق ام انت من اللاعبین
یہہ سب اقوال تفسیر جلالی سے منقول ہین اور فرمایا آنحضرت ع نے کل المرتفعۃ ردٌّ الٰہ
الشریعۃ فہو زندقۃ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل
منہ وہو فی الاخرۃ من الخاسرین فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے لو رایت رجلا یمشی فی البحر ویطیر
فی الہواء ویترک فرضا من فرائض اللہ وسنۃ من سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو ملعون
یعنی اگر تو دیکھے کسی آدمی کو کہ پانی پر چلتا ہی اور ہوا مین اڑتا ہی اور ایک فرض خدا تعالیٰ کے فرضونمین سے اور ایک
رسول کی سنتون مین سے ترک کرتا ہی وہ مرد لعنت کیا گیا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یعص اللہ ورسولہ
فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا ۔ نقل ہے کہ شمس الائمہ حلوائی سے پوچھا کہ جو
لوگ راگ سنتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا خدا تعالیٰ کے پاس مرتبہ اور قدر ہی سچ کہتے ہین کہ
جہوٹ اونہون نے یہہ آیت پڑہی افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ ۔ نقل ہی کہ
حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ سے استغراق توحید و معرفت کی
حال مین کیون نہین حرکت وجدی ظہور مین آتی ہی آپ نے یہہ آیت پڑہی وتری الجبال
تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب یعنی تو دیکہیگا قیامت کی دن پہاڑون کو جانیگا کہ
اپنی جگہہ پر کہڑی ہین اور حال یہہ ہی کہ وہ تو مانند ابر کی نہایت تیزی اور سرعت سے
چلتی ہین کہ اونکی چال اور حرکت معلوم نہین ہوتی ہی یعنی انکی باطن مین ایسی حرکت
ہی کہ دو نو جہانسے سوا ہی محسوس نہین ہوتی ہی اور حرکت جسمانی حرکت مذموم ہے
مترجم کہتا ہی کہ اس باب اور اس سے اگلے باب مین اور جہان کہین اس کتاب
مین لوگون کی طرف کفر کی نسبت کی ہی اوس کو دیکہہ کے کسی خاص مسلمان
کو جس سے یہہ کام سرزد ہوتے ہین اور ہون جہٹ پٹ کافر کہنا نچاہیئے جبتک اوس
کی زبان سے کسی قطعی حرام کا حلال جاننا یا قطعی حلال کا حرام جاننا نہ ثابت ہو

یہہ امر موقوف نیت پر ہی اور دلکا فعل ہی اس کا عالم علام الغیوب ہی جس کو
ساروں اماموں نی حرام یا حلال کہا اوسکی خلاف عقیدہ رکہنی سے آدمی کافر
ہو جاتا ہی اور جو امر اختلافی حرام ہی اوسکی حلال جاننی سے گنہگار ہوتا ہی کافر نہین ہوتا
کفر کی نسبت بڑی سخت چیز ہی اگر وہ شخص کافر نہو تو یہہ کہنی والا کافر ہو جاتا ہی اور یہہ وجد
و سماع کا مسئلہ ایسا ہی کہ اسکی بعض قسم البتہ حرام ہی اور بعضی اختلافی حرام اور بعضی
مباح اسکو نہ مطلق حرام سمجھنا چاہئی نہ مطلق حلال سو وجد کا حال یہہ ہی کہ
بناوٹ اور تکلف سی وجد کرنا دنیا کی واسطی ریا کی راہ سی حرام ہی اور جو بی اختیاری اللہ
کی شوق مین ہو اسمین معذور ہی عوارف المعارف مین حضرت شیخ شہاب الدین
سہروردی کی اور احیاء العلوم حضرت امام محمد غزالی مین اسکی تفصیل موجود ہے یہان
تہوڑی سی بیان پر لکہی جاتی ہی سو جاننا چاہئی کہ یہان چار چیزین ہین باجے
راگ اور راگ گانی والا اور سننی والا سو خالی باجا تار کا ہوتا ہی یا نی یا منڈہا ہوا
جیسی نقارہ بغیر راگ کی سب حرام ہی مگر دف اور تالی بجانا کہ امام شافعی کی یہان
رخصت ہی سو عوارف مین ہی کہ اس کا ترک بہی اولی ہے اور احتیاط بہتر ہی کہ حلال
مین غیر پڑہا اور لڑائی مین نقارہ بجانا مباح ہی اور راگ جس مین کوئی باجا ہو اون
باجون مین سی جنکا بجانا حرام ہی اور گانی والا عورت جوان یا امرد ہو اور ایسی
شعرین اور غزلین ٹہری شبہ خیال وغیرہ ہو جسمین زلف و خال و خط کا ذکر ہو سب
کی نزدیک حرام ہی اسیکو فقہ مین کہا کہ حرام ہی اور اوسکی لذت لینا کہ حرمت سے
نکلنی دل سی جاتی ہی کفر ہی اور جس مین باجا حرام ہو اور کوئی چیز ممنوعات شرعی
سی ہو وہ بہی حرام ہی اسواسطی کہ اصول فقہ کا قاعدہ ہی کہ جس چیز مین حرام
حلال جمع ہون تو حرام کو ترجیح دیکر اوس چیز کو حرام ٹہراتی ہین اور جسمین کوئی

باجا ہو اور اللہ جل شانہ کی حمد یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح یا نعت
اور دین کی باتون کی ترغیب ہو اوسکو عید یا شادی وغیرہ یا اور وقت کبھی
کبھی سن لینا مباح ہی اوسکو بھی احیا مین لکھا ہی کہ عادت نہ کری اور اپنی
اوقات اکثر اسمین صرف نہ کری نہین تو سفیہ اور مردود شہادت ٹھہر جاویگا جسکو
فقہ مین لکھا ہی کہ جو راگ کی عادت کری اوسکی گواہی درست نہین اسواسطی
کہ لہو کا کام بار بار کرنا گناہ ہی اور جیسی صغیرہ گناہ اصرار سی کبیرہ ہو جاتا ہی ایسی
ہی بعضی مباح کام اصرار سی صغیرہ ہو جاتے ہین اور جس راگ مین ہجر و وصل کی
مضمون ہون اور سننی والا عام آدمی ہو کہ اوسکو دنیا کی معشوقون کیطرف لیجاوی
وہ بھی حرام ہی عوارف مین لکھا ہی کہ جو راگ شہوت نفس کی راہ سی سنا جاوی
وہ حرام ہی اور جو مباح طور پر سنا جاوی اپنی عورت یا شرعی باندی سی وہ مشتبہ
ہی کہ لہو مین داخل ہو گیا اور جو مشاہدہ حقانی کی راہ سی سنا جاوی کہ اوس کو
اللہ کیطرف لیجاوی وہ مباح ہی یہ حکم شریعت کی روسی راگ کا ہی اور صوفیہ کرام
نی کہ اس نفس کی بیماری کی حکیم ہین نہایت احتیاط کرکے اور شرطین مقرر کی ہین
کہ سننی والا ایسا ہو کہ اوسکو سوا خدا کی اور طرف خیال نہ جاتا ہو اور بہوکا ہو
تو کہانا نہ کہا ہو اور راگ سننی اور نا اہلون سے مجلس خالی ہو اور خلوت
ہو کہ غیر کو اوسمین دخل نہو اور سوا اسکی شرطین ہین کہ اپنی جگہہ پر بیٹہی رہین ایکدن
مین سید صفدر حسین صاحب سے کہ حضرت مودود چشتی رح کی اولاد سے
ہین اور دہلی کے رہنے والے ہین پوچھا کہ آپ چشتی ہین اور راگ نہین سنتے ہین
فرمایا اگر مین چشتی ہوتا اور تصوف مین قدم نہ رکھتا ہوتا تو مباح راگ سن
لیتا اب مین صوفی کہلاتا ہون اور صوفیون نے جو راگ سننے مین قیدین لگائی

سنین سو سمجھہ مین پائی نہین جاتی ہین کیونکر سنون جو عوارف مین ہی کہ راگ کوئی چیز
نئی دلمین نہین پیدا کرتا ہی بلکہ جو بات دلمین ہوتی ہی اوسکو بڑہا دیتا ہی سو اہل اللہ
کو محبت رحمانی اور اہل ہوا کو شہوت شیطانی زیادہ کرتا ہی اسو اسطی فقہا کہ حکیم ہین نا
اہلون کی کثرت اور اہلون کی قلت اور دعوی والی بہت اور حقیقت والی کم بلکہ معدوم
دیکھہ کر مطلقاً راگ کی حرمت کا حکم دیا اور منع کی دلیلون کو مستحکم کیا اس صورت مین
ہر قسم کو راگ سی ہر قسم کی آدمی کو احتیاط ہی مناسب ہی اور جو اسکا اہل ہو اور شوق
الہی بڑہانا اور قبض کہولنا منظور ہو تو سب شرطون کی ساتھہ تنہائی مین اخوان
و مکان و زمان کا لحاظ کر کی ایسا سنی کہ کسیکو خبر نہو اور جہونٹی لوگون کو سچون کی
تقلید اور دعوی کی سند نہ ملی اور اپنی آپ مین اپنی اہل و نا اہل ہونیکو خوب سمجہہ لی
اور شیطان کی دہوکہی مین نہ آئی اور بطور دوا کی کبہی کبہی سنی عادت اور پیشہ نہ کر لی
اور جو کوئی راگ کی منع مین گفتگو کری تو مناسب وقت یہ ہی کہ ساکت ہو جاوی
اسکی رد کی فکر مین نہ پڑی کہ اہل شہوت کو سند ملی اور تابعین کو بہی چاہیی کہ جہان
ایسا راگ سنا معلوم کرین تو سننی والی کو نسبت کفر اور ارتکاب حرام قطعی کی نہ کرین
اسو اسطی کہ جیسا حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہی ویسا ہی حلال کو حرام جاننا
غرض دونون طرف للہیت چاہیی اور احتیاط نفسانیت سی اللہ تعالی بچائی کیا اچہی
بات فرمائی خواجہ بہاء الدین نقشبند رح نی کہ نہ انکار میکنیم نہ اینکار میکنیم یعنی
جو راگ مباح ہی اوسکا مین انکار بہی نہین کرتا اور مین سنتا بہی نہین اسو اسطی کہ
مجھکو حاجت نہین سبب یہ کہ نقشبندیون کی بیان اور علاج قبض کہولنی اور شوق
بڑہانی کی ہین راگ کی ضرورت نہین واللہ اعلم اور بعض علما کا قول ہی
کہ ناچنی والی کی مقعد مین شیطان اونگلی کرتا ہی اور نچاتا ہی اور شرم اوسکی جاتی رہتی

ہی ملتقط میں لکہا ہی کہ لا یجوز یعنی نہین جائز ہی ناچنا صوفی کا جسوقت ناچتا ہی صوفی
تو ناچنی لگتا ہی اوسکی ساتہہ شیطان داہنی اور بائین طرف اور کردتیا ہی اونگلی اپنی
اوسکی دبر مین اور یہہ علاج ہی جسنی نقصان کردیا ایمان اور عرفان کا یہہ رقص اور حال
لانا پہلی پہلی سامری کی تابعین کی کیا تہا جیسا فرمایا اللہ تعالی نے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَى
مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ یعنی بنا لیا قوم موسی کی پیچہی اور
اپنی زیوروں سی ایک بچہرا کہ وہ ایک دہر تہا جسمین چلانا گائیکا سو اوسکی سامنی وہ
سب کہڑی ہو کر ناچتی اور وجد کرتی تہی تو یہہ کافر کا طریقہ ہی جیسا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الرقص لو کنہ کلا یقامن بہ انتہی اور یہہ بھی فرمایا کہ راگ اور گانا حرام ہی
بالاتفاق فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلَّى خَلْفَ مُبْتَدِعٍ فَقَدْ هَدَمَ
الْإِسْلَامَ ۔ فقہانی کہا ایسی شخص کی حال مین کہ وہ ایسی قوم مین کا ہی جو مشہور
ہی ناچنی اور تالیان بجانی مین تو نہین جائز ہی اونکی پیچہی نماز پڑہنا یا اونکو امام بنانا
اور اگر نادانستہ ایسی شخص کے پیچہی نماز پڑہ لی تو نماز کا اعادہ کری غرائب الغرائب
مین لکہا ہی کہ نماز ہر نیک کار اور بدکار کی پیچہی روا ہے صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ
بشرطیکہ گناہ کو گناہ جانی اور جو شخص گناہ کو حلال جانی وہ کافر ہو جاتا ہی
اوسکی پیچہی روا نہین ہی اگر سہو سی پڑہ لی تو اوس کا پہیر لینا ضرور ہی چنانچہ شیخ الشیوخ
شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز نی عوارف المعارف مین لکہا ہی
کہ ایک قوم کہتی ہین کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس بشارت لائی کہ تمہاری امت کی فقیر اغنیا سی پانچ سو برس پہلی بہشت مین
داخل ہونگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئی اور فرمایا کہ اس مجمع مین
کوئی ہی کہ شعر عربی زبان مین پڑہی ایک اعرابی نی یہہ دو شعر پڑہی قطعہ

یعنی ناچنا ایسا برا گناہ ہی کہ اوسکی برابر کوئی گناہ نہین ۱۲ یعنی جسنی بدعتی کی پیچہی نماز پڑہی تو اوسنی اسلام کی عمارت کو ویران کیا ۱۲

قد لسعت حیۃ الهوی کبدی فلا طبیب لها ولا راقی الا الحبیب الذی شغفت به
فعنده رقیتی وتریاقی اس کا ترجمہ نظم اردو مین یہہ ہی قطعہ ترسا

مار محبت نے یہہ جگر میرا	طبیب بیگی سی خالی ہی جسکو سب فاق	مگر وہ دوست کہ جسپر
زہر لفیتہ ہون مین	اوسیکے پاس ہی افسون مرا وہی تریاق	یہہ سنکر حضرت صلی

علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وجد مین آئی یہانتک کہ چادر مبارک پیغمبر علیہ السلام کی دوش مبارک سی جدا ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس چادر مبارک کے چار سو ٹکڑی کرکے صحابہ کو تقسیم کردئیے پہر حضرت معاویہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ کیا خوب بازی ہی یہہ حدیث راویان حدیث کی نزدیک صحیح نہین موضوع ہی اور یہہ سب افترا ہی اور ایسی حدیث کی نسبت سرور کائنات اور صحابہ کیطرف کرنا کفر ہی اور اگر بالفرض صحیح بہی ہو تو ہم کہتی ہین کہ ابتدای نبوت مین شراب کا پینا بہی تو مباح تہا بعد اسکی حرام ہوا شراب بہی پیا جاتا تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز منادی فرمائی کہ جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیگا اوسکی واسطی بہشت واجب ہوجائیگی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا اور موافق منع کی وحی آئی اور جنگ صفین مین عصر کی نماز خدا تعالی کی حکم سی معاف ہوگئی تہی ہم بہی عصر کی نماز نہ پڑہین ایسی ہی ابتدای نبوت مین بعضی چیزین مشروع تہین آخر نبوت مین عمل ونکا منسوخ ہوگیا حالانکہ تمام قران حق ہی ہمنی مانا کہ بزعم اوس قوم کی حضرت سید انبیا علیہ السلام نے تمام عمر مین اکثر تبہ وجد کیا اور بدعتی ہمیشہ کرتی ہین تو معلوم ہوا کہ انکی حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالات سی زیادہ مین واضح ہو کہ اگر بیلہ حول غلبہ استغراق محبت وعشق سی ہی تو جو عشق ومحبت کہ معرفت اور علم اللہ

تعالیٰ کو سے اوسمین خیال باطل اور اوہام فاسد پیدا ہوتی ہین اور غلبۂ عشق و
محبت مین بے اختیاری نقصان طریقت ہی اس واسطے کہ یہ ابتدا کا حال ہی اگرچہ
عشق رحمانی ہوا اور اگر عشق شیطانی ہی تو اوسمین اختیاری اور بااختیاری ہو تو برابر ہین
اسواسطے کہ عشق رحمانی مین عشق کا پوشیدہ رکہنا فرض ہی بموجب مَنْ عَشَقَ وَکَتَمَ
وَعَفَّ وَمَاتَ فَهُوَ شَهِيدٌ پنہان رکہنے سے معرفت اور علم الٰہی
اور مشاہدہ اور تجلیات حاصل ہوتی ہی اور اگر یہ احوال غلبۂ مشاہدہ سے
ہی تو مشاہدہ مین جسم کی حرکت حرام ہی اور صاحب تکوین کو جسم کی حرکت نہین
ہوتی وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ سی یہ مراد ہی
اور صاحب تلوین کو کہ یہ مقام تکوین سی نیچے درجہ کا ہی تحمل کرنا فرض ہی کہ
اوسکی برکت سی مقام تکوین کو پہونچے جو مقام مستقیم انبیا علیہم السلام کا ہی اگر کوئی کہی
کہ مقام انبیا علیہم السلام سی یہ نسبت کرنا کیسا تو ہم کہین کہ جب آدمی ظاہر و باطن
مین تابع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور خوشہ چین اوسی جناب پاک کا ہو
کہ یہہ بھی معجزہ نبی کا ہی تو متبوع سی تابع کو فیض پہونچتا ہی ای عزیز و اور ای دوستو
وجد و سماع کے باب مین مجکو ایک بڑا تجربہ حاصل ہوا ہی اور وہ یہ ہی کہ ایکشب
مینے خواب مین دیکہا کہ لوگ مجکو کہتی ہین کہ تو کس واسطے وجد و سماع نہین کرتا ہی
تو نہین دیکہتا ہی کہ خانہ کعبہ کا طواف وجد و سماع ہی اور یہ طواف کچہہ پتہرون
اور دیوارون کا نہین ہی بلکہ کعبۂ حقیقی کا ہی اور کعبۂ حقیقی سب جگہہ ہی مین اونکی
کہنی سی ساکت اور خاموش تہا ناگاہ ہاتف آلہی سی ایک الہام ہوا کہ یہ جماعت شیطانی
ہی ان سی کہو کہ طواف باہر کعبہ کے ہوتا ہی اندر نہین ہوتا ہی اور داخل کعبہ کے طواف
حرام ہی یعنی اندر تو نماز ہی بموجب الصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ اور الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهٗ

سلہ یعنی جو عاشق ہوا اور اوسکو چھپایا اور پردہ داری کی اور اسی حال [illegible] شہید ہی ۱۲

سلہ اور دیکھیگا تو پہاڑون کو گمان کریگا جمے ہوئے اور وہ چلتے ہونگے بادلون کی طرح [illegible]

[illegible]

سی یہہ ہی اشارہ ہی یعنی پروردگار کی پاس کی معراج اور اوس سی راز کہنا بہتر ہی سب
کاموں سی ہمنی نہیں دیکہا ہی کہ جبتک پانی دریا کی باہر ہی کس جوش و خروش
مین ہوتا ہی اور جب داخل ہوا کیا ساکت اور خاموش ہو جاتا ہی سبری اس گفتگو کی
جماعت خاموش ہوئی اور کہا کہ تمہارا قول صحیح ہی امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہ
رسالہ درویشیہ مین فرماتی ہین کہ مبتدیکی بیدولتی کا نشان یہہ ہی کہ گمراہی کا راہ
اوسکی راہ بند کردیتا ہی یہانتک کہ وہ تقیدات رسمی کا مقید ہوتا ہی اور اوسکو کام
خیر و سعادت کیطرف سی بند اور تسویلات باطلہ یعنی بات بنانا اور آراستہ کرنا
اور مزخرفات یعنی ملمع کی اقوال فاسدہ سی راہ حق کی اوسپر مسدود ہو جاتی ہی اور اوسکی
راہ بدعت اور گمراہی کی کانٹوں سی بہر جاتی ہی اور دنائت ہمت اور خساست
کا تخم اوسکی دل مین بوتی ہین اور اوسکا باطن حرص و ہوا اور جسمکی نجاست کی
پلید ہو جاتا ہی لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَةِ یعنی کور باطن اہل باطن کی کب برابر ہین ع
شنیدہ کی بود مانند دیدہ * اس زمانیکی پیرون اور مریدون کی حال کو دیکہو کہ کس
طرح مکر اور تلبیس کے دوکان آراستہ کرکے اوس کا نام فقیری رکہا ہی اشقیا نی لباس اولیا
کا پہنا ہی مردود و مقبول بنکر اور دین کی راہ کی غولون نی ارباب یقین کی صورت
پکڑی ہی زندیقی اور الحاد ان کا شعار ہی ضد شریعت اوڑہنا انکا دثار وجد و حالت
انکی سماع اور رقص اور بازی اور آداب صحبت انکا بدعت او ضلالت اور بحضوری نماز ہی انکی
مجلس کی زینت دف و نی اور رباب اور خوش آوازی دولت دنیا کا حصول اور ریاست
نفس انکی سرفرازی رابطہ قلب کا خلق کی ساتہہ برائی کارسازی مذہب انکا فتنہ
اور جنگ اسرار خلوت انکا خیانت اور ننگ فخر انکا تحصیل حرام اور گدائی عزت انکی
بیشرمی اور بیحیائی انکی جماعت عوام جاہل کالانعام ضال و مضل کی فریفتہ اور انکی تلبیس اور

محبوب کی شیفتہ ہین اباحت اور کفر کا نام طریقت اور فقر رکھا ہی اور حقائق و احکام دین
اسلام سی بیگانہ ہو گئی ہین حضرت صمدیت جل جلالہ جمیع قیامت مین حکام اور قضاۃ
اور علما ہین اسلام سی پوچھیگا کہ تمنی ان لوگون کی رفع اور دفع خرابی مین تقصیر اور سستی
کیون کی چنانچہ فرمایا نبی علیہ السلام نی اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسَكَتَ الْعَالِمُ فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللهِ اسواسطی کہ استحکام قواعد اسلام اور ایمان کا قلع و قمع بدعت اہل ضلال
کا اور رعایت اور حمایت حدود شرع کی ان پر واجب ہے مگر جو اس زمانی مین وہ لوگ
بادشاہ کہلاتی ہین کہ علم دین سی بی نصیب اور سب لہو و لعب کی طرف مصروف فسق
و فجور جنکا مذہب ظلم و شرک جنکی مصاحب بندی نفس کی اسیر ہوا و ہوس کی فاسقون
فاجرون کی صحبت سی مانوس و شیائی فانی کو بہشت اپنی جانتی ہین فرمان خدا و رسول کو
کم مانتی ہین مناقشات کلامی اور مجادلات کلامیکا علم نام رکھا مزخرفات منطقی اور
فلسفی کو وسیلہ شہرت و جاہ کیا اور دین کی علم کی حقائق سی کہ وہ معرفت کتاب و سنت سی
ہی منہ پھیری ہوئی اسواسطی اہل بدعت و ضلالت جہان مین کثرت سی ہو گئی اور بدمذہبون
نی اطراف عالم مین قوت پکڑی دین اسلام کی روشنی بجھ گئی اور طریق شریعت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم مندرس اور گم ہو چلا اہل اللہ اور صاحبدل ان ناحق مدعیون نا
مسلمانون کی شرم سی اور ان درویش صورتون کافر سیرتون کی وحشت سی خلائق کی
نظر سی پوشیدہ ہو گئی ہین اور غیرت کا مونہہ دیوار عزلت کی طرف لائی ہین اور بلبائی
اہل محبت کی غم مین بسر لیگئی ہین فرد کہان وہ دل کہ جسمین کچھ صفا ہووی کہان وہ
شخص کہ جو یاد نا ہووی مفتاح النجاۃ مین شیخ الاسلام قدوۃ العارفین زبدۃ
الابدال قطب الاقطاب غوث الخلق ابو نصر احمد بن ابی الحسن النامقی لائی ہین
اِنَّ زَمَانًا خَلَا النَّاسُ مِنْ ... الْحَقِّ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ مِنْ غَيْرِ ...

[illegible]

اَمْثَالَهُنَّ بِمَعْنٰى كُنْتُمْ عَلَيْهِ الْيَوْمَ فَإِنَّ الْأَمْرَ الَّذِي كُنْتُمْ عَلَيْهِ الْيَوْمَ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا
الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالُوا
مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَلْ مِنْكُمْ يَعْنِي يُهَاتَ فَلَا يَنْفَعُ قَرْضٌ وَ فَتْحٌ
یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگے اوسیون پر ایک وقت کہ انکار کیا جاویگا حق اور
مین وس ناپیون مین سے بہت سی دیا بیان بعضی جیسے کہ لوگ حق بات کا انکار کیا
جاویگا باقی مان لیا جاویگا فتنہ پہونچیگا اوسوقت کہ فساد ہی مگر ہر ایک کامل مرد بلکہ
کامل عورت بیشک آگے تم ہارو میں تمہارے زمانیکے بعد صبر کے دن ہونگے یعنی لوگونکو وقت
صبر و استقلال درکار ہوگا تب ایمان ثابت رہیگا سو جو شخص نیک عقیدہ اور نیک راہ
ہوگا اونہین سے جیسے تم ہو تو اوس کو پچاس شخصون کی سی عبادت کا ثواب ملیگا
صحابیون نے پوچھا یا رسول اللہ اون میں سے پچاس جیسے فرمایا بلکہ تم مین سے بسبب کے صحابی
نے تین بار پوچھا آپ نے یہی تین بار جواب دیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الْمُقِرُّ فِيهِ بِالْحَقِّ نَاجٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ
الْعَمَلُ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَا عَمَلَ يَوْمَئِذٍ یعنی لوگون پر ایک زمانہ
آویگا کہ جو حق بات کا مقر ہوگا وہ نجات پاویگا عرض کیا یا رسول اللہ پھر اوسوقت
مین کام اور عمل کا کیا حال ہوگا فرمایا اوسوقت مین کوئی عمل نہوگا جو شخص حق
بات یعنی شریعت کا مقر اور تابع ہوگا وہی نجات پاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جانتے تھے کہ اوس زمانہ مین بدعت اور ضلالت کو لوگ حق جانینگے اور حق اور
حقیقت کے منکر ہونگے لاکھون کنندہ ناتراش دعوی کمال کا کرکے خلق کو فنا زرومہ
پر اصل وبقا کو کیونکر مائل کرینگے راہ حق سے پھیرینگے اور حال اوسکا یہ ہوگا جیسا
حق تعالی نے فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا هُمْ

اور بعضے لوگ ایسے ہین جو زبان سے کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور روز قیامت کے اور نہیں وہ ایمان لانے والے ۱۲

اخرجہ الحاکم فی مستدرکہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یاتی فی آخر
الزمان قوم یتحفون بالعبادة ریاءً بهم وهم بمنزلة المنافقون کلما نظر
الله الیهم مقتهم قیل من هم یا رسول الله قال یتسلبونهم فی ثیابهم
لا یعرفون الا بها الصعو لا یکون لهم حقیقة فی اعمالهم قلوبهم خربة
کخراب البیت من ساکنه یتعجب الا ابلیس بما یری من
اطاعتهم له۔ ہوگی آخر زمانی مین ایک قوم ہوگی کہ
وہ لوگ بڑے عابد مشہور اور صلاح کا لباس پہنے ہونگے اور حقیقت مین منافق ہونگے اور
خداتعالی کی نظر اونکی طرف غصہ کی ہوگی عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ لوگ کون
ہونگے فرمایا کہ اوس قوم کی خوشی اور نمائش اونکی لباس ہی مین ہو یعنی وہ لوگ فقط لباس
ہی بزرگون کا پہنے ہونگے او پہچانے نہیں جاتے ہیں مگر وہ جب کسی سے طمع کرتے ہیں تب
وہ شخص اونکو معلوم کرتا ہے اور حقیقت ایمان سے اون کو کچھ نصیب نہ ہوگا اور دل
اونکے خراب اوس ویرانہ کی مانند ہونگے کہ جسمین کوئی قیام نہ کرسکے اور شیطان کے اونکے
تابعدار ہونگے کہ وہ بھی تعجب مین ہوگا جیسا اللہ تعالی فرماتا ہے وما یؤمن اکثر
هم بالله الا وهم مشرکون قال علیه السلام یکون قوم فی هذه الامة
عبادتهم قولهم واعمالهم اعمال المنافقین یدعون الناس الی شیء
وهم اترک الناس له وینهون الناس عن شیء وهم افعل الناس به
لیسوا من اولیاء الله ولا اولیاء الله منهم اذا نظرت الیهم تشبهت
حالهم بحال الانبیاء من حسن ما ترى من حالهم اولئک لا یقبل منهم عمل
ولا معذرة یحشرهم الله کما یحشر الکفرة ویل لمن عمل بمثل عملهم
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت مین ایک قوم ہوگی کہ اونکی عبادت

فقط اونکی باتین ہونگی یا درمیان منہہ سے کام کرینگی اوسکو آدمی کو دیکھنگی اوس کی طرف جسکو آپ تمام آدمی سو زیادہ چھوٹا سمجھتے ہونگے اور بدزدی کرینگی لوگون کو اور چیز سو کہ یہ آپ اوسکی سبب سی زیادہ کرتا ہو گا اور یہ لوگ ہونگی اولیا اللہ مین سے اور فقرا و اولیا اللہ نہین ہین اور جب تو اونکو دیکھیگا تو اونکا حال بہت مشابہ انبیا کے حال سی پایگا اونکی ظاہری خوبی اور آراستگی کی سبب یہہ وہ لوگ ہین کہ اللہ تعالی انکی کام ہرگز قبول نہین فرمائیگا اور نہ عذر انکا قبول ہوگا اور اونکو اللہ تعالی قیامت کی قبرون سے جیسے کافرون کو اوٹھائیگا خوار اوسکی اونکی سی کام کنز العزیز اللہ تعالی کے سب حقون کو قبول کرنیکو ایمان کہتی ہین اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ سے یہی مطلب ہے خدا ناخواستہ اگر امنین سے کسی حکم کا اقرار نہ کرے تو ایمان نہین رہتا اور اگر عملت جمیع احکامہ ہو تو بہت مشکل ہوتی قبلت جمیع احکامہ سے بہت آسانی ہو گئی یعنی سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اوس سی مراد ہے اگر آدمی کی عمل مین خلل واقع ہو تو ایمان مین ضعف ہو جاتا ہے لیکن ایمان باقی رہتا ہے اور اگر قبولیت احکام مین خلل پڑے تو ایمان نہین رہتا ہی اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ آدمی جو کچھ ہے اوسکو اصل سے کھلی و جو کچھ پلا اسکو اور کان سے تلاش کرے اور وہ معدن اور کان قرآن و حدیث ہے مفتاح النجاۃ مین شیخ الاسلام قطب الاقطاب غوث الحق ابو نصر احمد بن نامقی فرماتی ہین ای میری عزیزو اور دوستو تمکو اس راہ مین بہت تجربہ ہوا ہوگا مجکو تو ٥٩ برس سی ایک کام مین ڈالا ہی اور اسقدر اس راہ کی بھلائی اور برائی مجھپر ظاہر ہی کہ اگر مین ظاہر کرون تو کسیکو یقین نہو مشائخان طریقت اور مشائخون کا حال تجھسے کیا کہون اور اپنی بردہ دری کیا کرون میری نصیحت مانو اور میری بات

[illegible]

سنو کہ یہہ کام اسطرح سے درست نہین ہو سکتا جو لوگ دعوی کی راہ سے نعرے
ہین اور سر ہلاتے ہین اور پاکوبی کرتے ہین اور چلاتے اور چیختے ہین اور اف اف کہتے
ہین یہ باتین اور حرکتین ہرگز نہ کبھی رسول مقبول نے کین اور نہ یاروں نے ہم اولیا
کے حالات کے منکر نہین ہین لیکن یہ احوال اولیا کے نہین ہین بلکہ اشقیا کے ہین
کسی نے نہین سنا ہے کہ درویشان اہل صفہ او تابعین کا یہ پیشہ تھا اور انہون
نے ایسا کیا ہو نہ ہو اسطور پر گذارا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ السلام نے اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِي
مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوسُ فِيهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ اور لذت لینا جو اس حدیث
مین مذکور ہے یہ ہے کہ نعرہ مارے یا پاکوبی کرے یا سر ہلائے یا ہو کہے یا اف یا او
اسیطرح یہ حرکتین کرے ایسی باتین کفر ہین فرمایا اللہ تعالی نے وَزَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ چنانچہ روایت ہے کہ قال ان سماع الغناء من
الملاهي اَوْ اَنْفَعُ الْقُلُوبِ مِنَ الْقُرْاٰنِ كفر اگر راگ سنکر یا باجا بجانے والے
کا باجا یا ناچنے والے کا ناچ دیکھہ کر کہا کیا خوب سبحان اللہ تو کافر ہو گیا ابو شکور
سالمی نے تمہید مین لکھتے ہین کہ جو شخص لہو اور لعب اور رقص اور شعر مکروہ کو حلال جانے
کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ حرام ہونا ان چیزون کا آیت و حدیث و اجماع امت سے ثابت
اور سب پیغمبرون کو اسکی ممانعت ہے اگر کوئی کہے کہ انبیا علیہم السلام کے اسطرح
مشاہدہ تھا یا مشاہدے اور استغراق کے وقت مین بیہوش اور بیعقل بہی کبھی ہو
جاتے ہے یا حریص اور دنیادار بھی کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ مسلمان کا ایمان اسکے
عقیدے سے نہین جاتا ہے امیر کبیر علی ہمدانی ذخیرة الملوک مین لکھتے ہین کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا کان یوم القیمة یقول اللہ تعالی یا آدم
اخرج بعث النار من ذریتك فقال الہ ما بعث النار قال من كل الف تسعماية و تسعة

ويشفعون في فتنة ذلك يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس
سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد يعني قيامت کو الله فرماویگا
کہ اي آدم اپني اولاد مين سي جو دوزخ کے قابل ہين انکو علیحدہ کر عرض
کریگا یا الٰہی کتني الگ کرون حکم ہوگا کہ ہزار مين سي نو سو ننانوي دوزخي الگ کرو
یہ لوگ بیحساب دوزخ مين ڈالي جاوینگي اسواسطي کہ ان لوگون نے محاسبہ نفساني نہین
کیا ہی اور سنت پر بدعت اور گمراہي کو اختیار کیا ہی اوسي شوخي اور ہواي نفساني
سي اون بیدولتون کو اونکا نفس خبیث دوزخ مين لیجاویگا بیحساب جسوقت
یہہ حکم ہوگا تو اوسکي سنني سي لڑکي بوڈہي ہو جاوینگي اور حاملہ عورتون کي حمل گر
جاوینگي اور آدمي مستون کي طرح نظر آوینگي حالانکہ مست نہونگي لیکن جو عذاب
خداتعالی کا سخت ہی اس سبب سي مست معلوم ہونگي احیاء العلوم مين لکہا ہی
کہ بدعتي کافرون سي بدتر ہين کافرون کو تو دیار اسلام چہوڑ دینا مضائقہ
نہين کہ وہ جزیہ دیتي ہين اور اوسمين مسلمانون کا نفع ہی اور ان بدعتیون کو تو دیار
اسلام مين ہرگز رہني نہ دي کہ انکي رہني مين خلق کو دین اور دنیا کا نقصان ہی
حکام اسلام کو واجب اور لازم ہی کہ ان لوگون کو نیست و نابود کر دین اگر کسي
بدعتي کي بدعت کفر کو نہ پہنچي ہو تو بہي وہ کافر سي بدتر ہی اسواسطي کہ اوسکي بدي اور دین
کو پہنچیگي اور کافر کي بدي سي اتنا نقصان نہين ہی اسواسطي کہ کوئي مسلمان کافر
کي کفر کا معتقد نہين ہی اور نہ کافر کو دعوی قرب و منزلت کا ہی اور یہ بدعتي تو لوگون
کو بدعت کیطرف دعوت کرتا ہی اور قرب و منزلت کا دعوی کرتا ہی اور اپني گمان
مين جانتا ہی کہ یہ میرا طریقہ حق ہی اور مین حق کیطرف خلق کو دعوت کرتا ہون
پس بدعتي گمراہي خلق کا سبب ہی مشکوة شریف مين حضرت ابي ہریرہ رضي الله

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر [illegible] نے ہونگے آخر زمانہ میں دجال کذاب
یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم
ولا یفتنونکم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کو ایک فرشتہ ندا کریگا ای بدعتیو اوٹھو تو بدعتی اوٹھینگے روسیاہ
سبز آنکھین پانی منہ سے بہتا ہوا ایسی روتے ہونگے کہ دیکھنے والون کو کراہت آئیگی پھر بدعتی
کہینگے ای خدا تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ ہمنے کسی آفتاب ماہتاب پتھر کو سوا تیرے
تیرے نہین پوجا تب حکم خدا ہوگا کہ تمنے رسول کی سنت کے خلاف کیا ہے اسواسطے تم کو یہہ
عذاب ہے فرمایا امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے جو باطن کہ اوسکی مخالف ہو ظاہر شریعت تو
باطل ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کل طریقۃ ردتھا الشریعۃ فھی زندقۃ
فرمایا فقہا اور عارفین نے جو لوگ راگ مین ناچتے اور بتکلف وجد کرتے ہین دین و اسلام مین
ہو کر وہی ہین گمراہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تتبعوا اھواء قوم قد
ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل اور فرمایا وان کثیرا لیضلون
باھوائھم بغیر علم ان ربک ھو اعلم بالمعتدین وذروا ظاھر الاثم وباطنہ اور فرمایا
واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل خداوند کریم ہمکو اور تمکو متابعت سنت وجماعت
نصیب کرے اور دین کی راہ راست پر چلنا روزی کرے آمین یا رب العالمین

تیرھوان باب راگ اور باجون اور آواز خوش کے سننے کی برائی کے بیان مین

اور وہ دو وجہ سے منع ہے ایک منع ہونا اسکا از روی ذوق اور حالت اور واقعات اور تصرف
اور طریقت اور حقیقت کے سبب ہے اور دوسری ممانعت اوس
کی از روی آیات اور احادیث اور روایات کے جو از روی آیات اور احادیث کے نادرست
ہے وہ یہہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویحذرکم اللہ نفسہ اور فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ قَرِيْنَهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنَهٗ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ قَالُوْا اِيَّاكَ قَالَ
مَعَوَلٰكِنَّ شَيْطَانِيْ اَسْلَمَ یعنی فرمایا اسنے ہر شخص کے دل مین دو چیزین رکہین مین ایک روح
ایک نفس روح کا موکل ایک فرشتہ ہے جسکو لمۂ ملکی کہتی ہین نفس کا موکل شیطان ہے جس کو
لمۂ شیطانی کہتی ہین اگر طاعت اور عبادت اور ریاضت اور اوراد و اذکار اور افکار سی تزکیۂ نفس
حاصل ہوا تو اوس کا شیطان بہی جو اوس پر موکل ہے تزکیہ پاتا ہے چنانچہ عالم کا شیطان
بہی عالم ہو جاتا ہے واسطے فریب دینے اوس عالم کے اور جس کو علم باطن حاصل ہوتا ہے اوسکا
شیطان بہی حاصل کرتا ہے ایسے ہی اگر کوئی تصفیۂ دل حاصل کرے نفس او شیطان اوسکا
بہی تصفیہ پاتا ہے اسواسطے کہ موحد ہی سے ملحد ہی پیدا کرے ایسے ہی اگر کسیکو تجلیۂ روح حاصل
ہوا اوسکا شیطان بہی تجلیۂ روح پاتا ہے اسواسطے کہ تجلیات روحانی اور رحمانی کے ساتہ
تجلیات شیطانی ملاکر عجب و غرور پیدا کرے اور تجلیات روحانی اور رحمانی سے عذر تقصیر
او نیستی اور ندامت اور عجز و زاری پیدا ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓءُ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ خَضَعَ لَهٗ الغرض ابتدای
سلوک سے انتہا تک نفس و شیطان ساتہ رہتے ہین یہانتک کہ الہام اور وسوسے مین فرق
مشکل سے ہوتا ہے اسواسطے کہ الہام حقتعالی کیطرف سے ہوتا ہے اور وسوسہ شیطان کی جانب
سے اگر موافق کتاب اور سنت کے ہو وہ الہام ہے ورنہ وسوسہ جانے مصنف نے کتاب
مفتاح القلوب مین اسکو شرح اور بسط سے لکہا ہے حضرت موسی علیہ السلام کو اللہ
تعالی نے وحی کی کہ جبتک شیطان کو مردہ نہ دیکہو اوسکی مکر سے بے اندیشہ نہو جیو اور جب
تک اپنے دونون پاؤن بہشت مین نہ دیکہو میرے قہر سے بےخوف نہونا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے بیٹے کی قربانی کیواسطے خواب مین دیکہا تو قربانی کرنے مین توقف کیا اسواسطے کہ شاید
وسوسہ ہو اسواسطے اوس دن کو تروِیہ کہتے ہین دوسرے روز پہر ویسے ہی دیکہا اوس دن

یعنی تمکو کر نیکا درن ١٢

کو ہر وقت کہتی ہیں یعنے اوس وقت جانا کہ الہام الٰہی ہے الحاصل نفسانیت اور شیطانیت
ظاہری تو ظاہر ہو جاتی ہے لیکن باطن کی نفسانیت اور شیطانیت تو بغیر عرفان
کمال اور البتہ مہربانی کے معلوم نہیں ہوتی اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے ہر کام
کو شروع میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور اتباع ظاہری و باطنی نبی علیہ السلام کو واسطے
امر فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ایسے ہی ابتدای سلوک سے انتہا تک
شیطانی چیزیں دیکھی جاتی ہیں اور انکی لذت چکھی جاتی ہے اور لذت اوسکی اوسکا حجاب ہو جاتی
آدمی جانتا ہے کہ رحمانی ہے اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے جو چیز کہ نافع ظاہر و باطن کے ہے قرآن مجید میں بیان کی
ولقد صرفنا للناس فی هذا القرآن من کل مثل اور حضرت رسالت پناہ اور خلفاء
راشدین نے اوسپر مواظبت فرمائی اور اہل سنت وجماعت کے اماموں اور مجتہدین
نے ترجیح دی ہے سالک کو چاہیے کہ ابتدا سے انتہا تک شرع کے مخالف نہ چلے اسواسطے
کہ اول سلوک سے آخر تک تجلیات شیطانی اور رحمانی کا فرق اور وسوسہ اور حقیقت
ذات وصفات اور عین ذات وصفات اور عین ذات اور غیر ذات کہ شریعت
اور طریقت اور حقیقت کے فروع و اصول ہیں خدا اور رسول نے بخوبی فرما دیا ہے اور
مجتہدوں نے تحقیق کیا ہے پس جو شخص خلاف شرع کے ہے اوپر لازم پکڑے ہے اور
سمجھے کہ اس راہ سے خدا کو پہونچیگا وہ دوزخی ہے اور شیطانی ہے بموجب ارشاد اللہ تعالیٰ کے
ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیها وله
عذاب مهین مذہب صحیح یہ ہے کہ آیت شریف ایسے نافرمان کے حق میں ہے جو حرام
کو حرام جانے اور حلال کو حلال پھر کیا حال ہے اوسکا جو حرام کو حلال سمجھے اور فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو رایت رجلا یمشی فی الماء او یطیر فی الهواء و
تارک فرضاً من فرائض اللہ وسنۃ من سنن رسول اللہ فهو ملعون جب تجکو یہ معلوم ہوا

کہ تزکیہ نفس اور تصفیہ دل اور تجلیہ روح سے شیطان آدمی کا کہ آدمی پر موکل ہے
اوسکو ایک تجلیہ اور تصفیہ حاصل ہوتا ہے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ جو کچھ خلاف
شرع ہے خواہ باذوق ہو یا بیذوق وہ سب شیطانی ہے رحمانی نہیں خصوصا
راگ اور باجے کہ باتفاق باجماع امت حرام ہیں فرمایا اللہ تعالی نے وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے يُمْسَخُ قَوْمٌ فِي
آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ أُمَّتِي قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ قِيلَ وَهُمْ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَيَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيُزَكُّونَ
وَيَحُجُّونَ قِيلَ فَمَا بَالُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اتَّخَذُوا الْمُغَنِّيَاتِ وَالدُّفُوفَ
وَالْمَعَازِفَ یعنی آخر زمانہ میں میری امت سے ایک قوم کو بندر اور خنزیر کی
صورت پر کرینگے اصحابوں نے عرض کیا وہ خدا تعالی کی وحدانیت اور آپکی
رسالت کے قائل ہونگے فرمایا ہاں روزہ بھی رکھتے ہونگے اور نماز بھی پڑھتے ہونگے اور
زکوۃ بھی دیتے ہونگے اور حج بھی کرتے ہونگے اصحاب نے عرض کیا کہ پھر کس سبب سے اونکا یہہ حال
ہوگا ارشاد ہوا یہہ لوگ راگ گانیوالوں اور راگ سے محبت اور الفت رکھتے ہونگے اور
باجے اور دستک بجاینگے غور کرنا چاہیے کہ یہہ حال ون لوگونکا ہے کہ حلال کو حلال اور
حرام کو حرام جانتے ہونگے اور جو لوگ کہ حرام کو حلال جانیں اونکا کیا حال ہوگا.
چنانچہ ذخیرہ اور جمیع کتب فقہ میں مسطور ہے کہ جو مرد و عورت کہ راگ گاتے ہیں
اون کی گواہی شرع میں درست نہیں اسواسطے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اون پر لعنت
کی ہے لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَنِّيَ وَالْمُغَنِّيَةَ وَسَامِعَهُمَا فرمایا اللہ تعالی نے [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہیں راگ سنتے تو انگشت

مبارک کانون مین کرلیتی تہے ذخیرہ مین مذکور ہی کہ اگر کوئی کہی کہ کاش ہمشیر کی
ساتہہ نکاح یا شراب حلال ہوتی توکافر نہین ہوتا ہی اسواسطی کہ حضرت آدم علیہ
السلام کی وقت مین ہمشیر کی ساتہہ نکاح حلال تہا اور ہماری حضرت کی ابتدائی نبوت
مین شراب بہی حلال تہی اگر کوئی کہی کاش کہ زناکاری اور راگ اور باجی حلال ہوتی
توکافر ہوجاوی اسواسطی کہ کسی پیغمبر کے وقت مین یہہ چیزین روا نہین فرمایا اللہ
تعالی نے قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً
مَّوْفُورًا وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ
وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ یعنی حقتعالی نے فرمایا شیطان
سی کہ تو میری دائرۂ رحمت سی باہر نکلجا جو شخص تیری تابعداری کریگا اوسکا
پورا بدلا دوزخ ہی بہکا آدمیون کو تجہسی جہانتک ہوسکی اپنی آواز سی یعنی راگ اور
باجون سی اور تعینات کرا دنپر اپنی سوار اور پیادی اور اونکی مال اور اولاد مین شریک
ہو کہ حرام مال جمع کرین اور اولاد بہی حرام ہو نقل ہی کہ ایکروز حضرت
عبداللہ تستری کی شیطان سی ملاقات ہوئی شیخ نے پوچہا ای شیطان تو
آدمیون کو کس چیز سی فریب دیتا ہی کہا دنیا سی لیکن اہل تصوف نے جو دنیا
کو ترک کیا ہی اونکو ایک لطیفہ سی فریب دیتا ہون شیخ نے کہا وہ کیا لطیفہ
کہا آواز خوش کہ مین آواز خوش کی ساتہہ اونکی دلونمین دخل کرکی وہم و خیال
ذات باری کیطرف سی اونکی دلونمین پیدا کرتا ہون اور وہ اون اوہام کو
باعث قرب خدا تعالی جانتی ہین تمہید مین مذکور ہی کہ ایک بڑی صحابی نے خواب مین
دیکہا کہ مسجد نبوی مین پیشاب کرتا ہون خوف سی جاگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سی عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی بدعت تمنی اختیار کی اونہون

عرض کیا یا رسول اللہ میں تو کوئی بدعت نہیں اختیار کی ہے لیکن آج کل میرے دلکو
اور خوش سننا پسند آتا ہے ارشاد ہوا کہ دل خدا کا گھر ہے اور محل ہے معرفت اور
مشاہدے اور تجلیات اور علم خدا کا اوس میں نجاست بدعت نامشروع لانا حرام
ہے اور انکو آواز خوش سننے سے منع فرمایا وہ صحابی پشیمان ہوئے اور توبہ کی حدیث
میں آیا ہے کہ ایکروز جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے ایکمرد
نے آہ کھینچی حضرت نے فرمایا کہ یہہ آہ کھینچنا تیرا دو وجہ سے خالی نہیں یا تو از روے
ریا کے ہے کہ لوگ جانیں کہ محبت حقتعالی کی اوسکو بہت ہے یا خدا کو دور جانتا ہے کہ
اگر آہ کھینچے وہ نہیں سنیگا اگر یہہ آہ کھینچیگا تو میرے دین سے باہر ہو جاویگا یہانسے انصاف کرنا
چاہیے کہ جہان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو واعظ ہوں اور اصحاب
رضی اللہ عنہم سے نرم دل سننے والے تو وہاں چاہیے کہ واویلا بہت ہو باوجود
اسکے ممانعت فرمائی چنانچہ خاندان نقشبندیہ میں یہہ دستور ہے کہ جو کوئی حالت
استغراق میں آہ کھینچے اوسکو چوب طریقت مارنا چاہیے حدیث میں آیا ہے کہ ایک
بڑے صحابی رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں بیٹھے حق تعالی کی یاد کرتے تھے اوس کی
ایک درخت پر ایکمرغ آبیٹھا اور خوش آوازی سے بولنے لگا اون صحابی کا دل اوسکی
آواز کیطرف مائل ہوا اور ایک مزہ پایا یہہ حال ایک زمانہ رہا کہ دفعۃً وہ مرغ
اوڑگیا اور اون صحابی کا حضور جو خدا کی یاد میں تھا باقی نہ رہا ہرچند سعی
کی کچھ فائدہ نہ ہوا اونہوں نے حضرت کیخدمت میں حاضر ہو کر کیفیت عرض
کی ارشاد ہوا کہ تمنے بڑا گناہ کیا اس کا کفارہ کیا دو گے عرض کیا جو حکم ہو فرمایا
وہی باغ خیرات کر دو بعد کفارہ ادا ہونے غور کرنا چاہیے کہ بمقتضاے مرغ کی آواز
سننا باعث حجاب حضور خدا کا ہوتا ہے پس جو لوگ قصداً آواز رنگا رنگ کے

خلاف شرع ہوں نہیں اور اوسکو سبب قرب خدا جانیں اونکا کیا حال ہوگا
واضح ہو کہ جب خدا تعالی کی محبت کمال کو پہونچتی ہی تو حضور اور مشاہدہ
دائمی حاصل ہوتا ہی اور ایک دم مشاہدہ سے فارغ نہیں ہوتا ہی اور خدا تعالی
کی محبت حاصل ہوتی ہی اور کوئی چیز اوسکو مطلوبات کونین سے خوش نہیں آتی
گو وہ چیز مباح ہو اور اگر خوش آئی تو محبت مین نقصان ہی اگرچہ وہ شخص مستجاب الدعوات
ہو حدیث مین آیا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے برخ سے مینہ برسنے کیواسطے دعا چاہی
اونکی دعا سے مینہ برسا حق تعالی کیطرف سے آواز آئی اے موسی برخ مین ایک عیب ہی کہ نسیم صبح
دوست رکہتا ہی اور میری محبت مین غیر کی دوستی حرام ہی نقل ہی کہ زمانہ سابق مین
ایک زاہد جنگل مین مدت سے عبادت کرتا تہا اتفاقا وہان کسی درخت پر ایک مرغ کا گہونسلا تہا
اور وہ اوسمین آواز خوش سے بولا کرتا تہا اور زاہد اوس درخت کے نیچے سنا کرتا تہا اور خوش وقت
ہوتا تہا پیغمبر وقت کو وحی آئی کہ فلان زاہد کو کہدو کہ تونے آواز خوش سے دوستی کی ہی
ہماری درگاہ سے دور ہو گیا چہپا نہ رہی کہ عشق دو طرح پر ہی عشق شیطانی اور عشق رحمانی
عشق رحمانی تجلیات رحمانی سے پیدا ہوتا ہی اور موافق شرع کے عبادت اور حلال کہانے سے
وہ عشق زیادہ ہوتا ہی اور عشق شیطانی تجلیات شیطانی سے ظاہر ہوتا ہی اور خلاف شرع
عبادات اور شبہہ اور حرام کہانے سے وہ عشق زیادہ ہوتا ہی نقل ہی کہ حضرت ابراہیم ادہم
سے ایک شخص نے کہا کہ ایک جوان تمام شب بیقرار رہتا ہی آرام نہیں گریہ وزاری کرتا ہی اور سوتا نہیں
حضرت ابراہیم نے کہا کہ مجہے وہان لیچلو لوگ لیگئے تو سننے سے زیادہ دیکہا آپ تین روز وہان رہے
اور مہمانی کی اور کچہہ نہ کہایا اوس جوان کی خورش کی جستجو کی تو معلوم ہوا کہ شبہہ کا
طعام کہاتا ہی فرمایا اسکا سبب شیطانیت ہی اور اوس جوان کو اپنے مکان پر لیگئے اور مرغ و مرغی
حلال آپ ہی کہاتے تہے اور اوسکو بہی کہلاتے چالیس روز کے بعد اوس جوانکا عشق جاتا رہا

اور وہ بیقراری اور گریہ وزاری سی باقی نرہی اوس جوان نی کہا کہ مینی کیا کہ میری
وہ حالت اور عشق و محبت نرہی حضرت ابراہیم نی کہا وہ حالت شیطانی تہی شیطان
شبہکی لقمی کی ساتہہ تمہاری دل مین دخل کرتا تہا اور حقتعالی کی ذات عالی کی نسبت تیری
دل مین امر باطل اور فاسد لاتا تہا اب جو لقمہ حلال تیری باطن مین پہنچا شیطان کی
راہ مسدود ہوگئی اور جو بات اصل تہی ظاہر ہوئی جائی انصاف ہی کہ جس طرح
شبہ اور حرام کی لقمہ سی عشق شیطانی پیدا ہوتا ہی ایسی ہی راگ اور باجی اور آواز خوش سی
بہی زیادہ ہوتا ہی جو شخص آواز خوش کی طرف متوجہ ہو یقین جانو کہ وہ شیطان
ہی اور عالم روحانیت سی اوسکو کچہہ حصہ نہین ہی حدیث مین آیا ہی مَنْ مَلَأَ سَمْعَهُ
بِصَوْتِ الْمُغَنِّي حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ صَوْتَ الرَّحْمٰنِ اور بہی حدیث مین آیا ہی
مَنْ اَعْطٰى دِرْهَمًا لِلْمُغَنِّي خَلَقَ اللهُ تَعَالٰى حَيَّةً مِنَ النَّارِ اَنْ حَسْنُوْنَ فِيْ ذِرَاعُهَا
وَلَهَا اَلْفُ فَرَدٍ فِيْ كُلِّ فَمٍ اَلْفُ اَسْنَانٍ تَاْكُلُ لَحْمَهُ وَعِظَامَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
محیط مین ہی کہ راگ اور تالیان بجانا اور اونکا سنا سب حرام ہی اور اونکا حلال
جاننی والا کافر ہی اور وہ جو چہوکریونکا گانا حضرت عائشہ کی گہر مین اور حبشیون
کہیلنی کا قصہ مروی ہی سو وہ چہوکریان تو شعرین پڑہتی تہین بغیر راگ کی اور حبشی
ہتیارون کی ساتہہ کہیلتی تہی اور یہہ جائز ہی اور حضرت عائشہ سی نقل صحیح ہی کہ وہ
دونون چہوکریان گانی والیان نہ تہین اگلی کہ اون شعرون کا مضمون
انصار کی مدح تہی جہاد کی مقدمہ مین فتاوی جامع مین مذکور ہی کہ راگ اور سنا
ملاہی کا اور باجی بجانا اور رقص سب حرام ہی اور اوسکا حلال جاننی والا کافر ہی اللہ تعالی
تو نصیب کری جو اوسمین مبتلا ہی اور سنتا ہی آیہ اور نہایہ مین مسطور ہی کہ جمیع ملاہی حرام
ہی یہانتک کہ قصب اور مزامیر اور تالیان بجانا اور طنبورہ اور رباب اور بربط اور چنگ اور دف

ہو جاتی ہیں اور ایسی چیزیں لہو و لعب کی سننا حرام ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ
و فتاویٰ شعبان میں مرقوم ہے کہ کھیل کی آواز کا سننا جیسے ڈھول وغیرہ کے بجانا حرام
ہے اور گناہ فرمایا علیہ السلام نے اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِي مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوسُ بِهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا
الْكُفْرُ اور لذت لینی ہیں بعرہ کفر ہی اور باجون سنو اور وقت اُن کے کچ کچ کرنا اسکو بسبب حرام ہے
مفتاح النجاۃ میں شیخ الاسلام قدوۃ الابدال زبدۃ الرجال قطب الاقطاب غوث الصمد
ابو نصر احمد بن ابو الحسن نامقی فرماتے ہیں جب اشعار و ابیات میں ذکر زلف اور خال
اور بادام چشم اور لب وغیرہ کا ہوا اور اوسکو سنکے کوئی رووے اور حال جانے اور جا
لاہی کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ اوسکی نسبت حقتعالیٰ کی طرف کہ وہ کیف و جوہر و جسم
و تمثیل سے پاک ہے کرتا ہے اور ذات حقتعالیٰ کی علم و فہم سے باہر ہے وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا
حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز ذخیرۃ الملوک کے چوتھے باب میں
لاتے ہیں کہ لڑکوں کو منع کرنا اُن غزلوں شعروں کے پڑھنے سے جنمیں ذکر عشق اور
زلف اور خال کا ہوا اسواسطے کہ اسکے سبب سے اون کے دلمیں فساد و شر پیدا ہوگا اور لہو
کی وقت و حشیا زیادہ ہو جاویگا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے یَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ
قِرَاءَةَ الشِّعْرِ بِصَوْتٍ تَضْرِبُ الْجَارِيَةُ وَكَذَا الْمُغَنِّيَاتُ وَاللّٰهُ فَوْقَ أُولٰئِكَ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ شیخ الاسلام حضرت ابو نصر احمد
بن ابو الحسن نامقی فرماتے ہیں کہ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان موکل ہے مومن کا
یا کافر کا ہو یا فاسق کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ
إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ قَرِينَهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّ
شَيْطَانِي أَسْلَمَ بِيَدِي سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایک ساتھی مقرر کیا شیطان

ہین ہی اور ایک سادہی بہشتون مین سی کہ لوگون عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ
کے ساتھہ بہی ہی فرمایا ہان لیکن میرا شیطان مسلمان ہوگیا ہی آدمی جسوقت
اواز خوش سنتا ہی اوسکا شیطان جو اوسکے دل مین ہی جوش مین آتا ہی اور اوسکو جوش کرتا ہی
کہ آدمی سر ہلاتا ہی ہاتہہ اوچہالتا ہی کودتا ہی نعرہ کرتا ہی آہ آہ الہ الہ کرتا ہی اور یہ
سب حرام ہی خواہ دل کی صفا سی ہو کہ اونکا زور اوسکا اور مجاہدہ سے حاصل
ہوتا ہی خواہ دل کی کدورت سی ہو کہ غفلت اور نسیان اور عصیان سی حاصل ہوتا ہی اسواسطے
کہ بتحقیق اوس آواز کی تاثیر سی ہوتی ہین نہ مضمون اشعار سی دیکہو اگر وہی اشعار
خوش الحانی سی نہ پڑہی جائین تو کچہہ اثر نہ کرین اور اوسکا اثر سی خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ
متعالیہ حقتعالی مین پیدا ہوتی ہین اور اگر اوس آواز کا اثر نہو تو وہ آہ و فغان سی کس واسطے
اس لیے کہ اللہ تعالی تو محیط ہی کچہہ دور نہین اگر وہ جوش و خروش وجہ صحانی سی ہو
تو اوسین ضبط کرنا اور پنہان رکہنا اولی تر ہی اسلیے کہ نور تجلیات رحمانی سی ہی اور نار تجلیات شیطانی
سی نار سی جسم کی حرکت پیدا ہوتی اور نور سی سکوت دل حاصل ہوتا ہی پوشیدہ نہ رہی
کہ آدمی مین ایک جوہر ہی کہ جسطرف توجہ کرتا ہی اپنی استعداد اور حال کی موافق
اوسکا مزہ چکہتا ہی تو جب آدمی بغیبت آیات و حدیث کیطرف کرتا ہی تو اوسکا مزہ
بیشک رحمانی ہی اشعار راہ نا بیات کیطرف توجہ کسو اسطی کرتا ہی کہ وہ شغل نفس اور اوسکا
شیطانی ہی اور یہ سب صحبت کا اثر ہی دیکہو ماتم زدہ کے پاس بیٹہنی سی غم حاصل ہوتا ہی
اور شادمان کی صحبت سی خوشی حاصل ہی ہی بدعتیون اور ملحدون کی ساتھہ بیٹہنے سی بدعت
اور الحاد اثر کرتا ہی اور اہل اللہ اور صاحب شریعت کی صحبت سی عمل اللہ کا ارادہ اور
توجہ حقیقی اور سلوک حقانی پیدا ہوتا ہی اور آیات و حدیث اور عقائد شرعیہ کا شوق
سینہ مین بیشمار و بیشک پیدا ہوجاتا ہی تاکہ اس نیکیون کی جو شہود کہیان اور وہ پاکی

اونکو شہد کی گویا نزدیک طویلہ مین جو گانو خنزیر کی گندگی کے اوصاف بد شیطان کی جگہ کم نزدیکان لوڈ فرمایا ہی جانا آدمی کی صحبت سی دل بیمار ہوتا ہو عالم بین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اَلصُّحْبَةُ تُؤَثِّرُ اسی وجہ سی پیغمبر صلی اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ اَلشَّبَابُ مَنْ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِ مُبْتَدِعٍ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ یعنی جو شخص بدعتی کی منہ پر صاحبت کی رو سے ہنسا تو اوسنے گویا اسلام کی ویران کرنیکی مدد کی اَلشَّبَابُ مَنْ أَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ آمَنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ جسنے صاحب بدعت کی توہین اور تذلیل کی ہو اوسکو اللہ تعالیٰ بچاے گا قیامت کو بڑے غم و الم سی یہ چند تنبیہ مین ابو شکور سالمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہین

شریعت پہ قائم رہا چاہیے
مخالف نہ اوسکی ہوا چاہیے
اگر تجکو حب خدا چاہیے
پیمبر کی کرامی تقلید

سوال آواز خوش سننے سے ذوق اور کیفیت پیدا ہوتی ہی پھر ناجائز کیون ہی جواب ہرچند آواز خوش سننے سے بہی ذوق اور کیفیت حاصل ہوتی ہی لیکن احتمال ہی کہ وہ آواز شیطان ہو آیات حدیث مین عبادت کیواسطے حکم ہوا کہ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ اور وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ اور مانند اوسکی کہین یہ امر نہین ہوا کہ آواز خوش سنو تو قرب حق تعالیٰ زیادہ ہوا جواب دوسرا جو ذوق اور حال کہ نامشروع وجہ سی پیدا ہو وہ شیطانی ہی اور جو مشروع وجہ سی حاصل ہو وہ رحمانی ہی مینے فرض کیا کہ اوس قوم کی گمان کی موافق وہ حالت رحمانی ہی پھر بہی مستعار اور عارض ہی اسواسطے کہ جبتک وہ آواز ہی یہ ذوق و حالت بہی ہی اور جب وہ آواز بند ہوئی وہ حال بہی جاتا رہا فقط کامل پر یہ حال خوب منکشف ہی کچھ کہنی کی حاجت نہین جو عاشق صادق عشق

ف یعنی پاس بیٹھ کر اوسکو دیکھنا ۱۲ ع یعنی اوسکی تعظیم کی اور صاحب بدعت کی توقیر کی اور اوسکی بات کو عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھا اور اوسکے اسلام کی ویران کرنیکی مدد کی ۱۲

ف اور ... [illegible]

رحمانی رکھتا ہی اوس کا یہہ مقام ہوتا ہی کہ اوسکی واسطی ذوق اور حضور باجد مشاہدہ دائمی
ہر وقت موجود رہتا ہی تو سالک کو چاہیی کہ وہی طلب کری جو حاصل ہی نہ وہ جو حاصل نہی
ہی محققین کامل اور عارفان واصل نی فرمایا ہی کہ اگر کسیکو ذوق اور حالت اور عشق اور ہیبت
حاصل ہوا اور وہ اوسکا مطلوب ہوجاوی تو وہ اوسی حالت کا عابد ہی عابد حق نہین
اسواسطی کہ وسیلہ مطلوب کا عین مطلوب جاننا کفر ہی سوال ان اسرار آلہی کا خزانہ ہی
آواز خوش سننی سی وہ اسرار ظاہر ہوتی ہین جس طرح پتھر اور لوہی سی آگ ظاہر ہوتی ہی
جواب اگرچہ اوس قوم کی گمان کے موافق اسرار نہانی ظاہر ہوتی ہین لیکن اسرار
نہانی کا ظاہر کرنا کفر ہی فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اِفْشَاءُ سِرِّ الرُّبُوبِيَّةِ
كُفْرٌ یعنی اسرار ربوبیت کا ظاہر کرنا کفر ہی اور جس کو عشق رحمانی ہی وہ عشق خود ظاہر
کرنیوالا اسرار نہانی کا ہی اور پوشیدہ رکھنا اونہین کا لازم ہی آواز خوش سننی
کی کیا حاجت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ عَشِقَ فَكَتَمَ وَعَفَّ وَمَاتَ
فَهُوَ شَهِيدٌ سوال راگ اور باجی حقیقت مین حرام ہین مگر جو عشق کا بیمار ہی اوس
کا علاج ہی اوسکی واسطی راگ اور آواز خوش سننا درست ہی جواب یہہ بیماری
کیا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین اور تابعین
اور علماء مجتہدین کی وقت مین نہ تھی یا انہون نی اس بیماری کا یہہ علاج نہ جانا
تہا اس عقیدی سے انکار خدا اور رسول اور خلفای راشدین اور مجتہدین
کا لازم آتا ہی اور انکار انکا کفر ہی اللہ تعالی تو دلون کی بیماری کی شفا اور رحمت
اور قرب حق کا سبب قرآن کو فرماتا ہی کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ
وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ایضاً وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ایضاً قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ

ہیں ایسے حدیث میں ہے ہمنے نہیں لاوے کو تمہاری دل میں سنتا اواز خوش ہے جب
بہتان اور گمراہی یا بد اعتقادی ہو وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِیْ
اٰذَانِهِمْ وَقْرًا انہیں کر حقیقی ہر نقل ہو کہ ایک گروہ عناد و بست و درویشی سے
ایک فقیر کے پاس النام دیبر کو آیا اس بیت کے معنی پوچھے ❁ بشنو از نی چون حکایت
میکند ❁ وز جدائیها شکایت میکند ❁ فقیر نے کہا کہ نے کیا خوب راست گو ہے کہ
شکایت اپنے مطلوب کی جدائی کی کرتی ہے کہ اپنے وصل کا احوال بیان نہیں کرتی ہے
فہم سے نہیں کبھی کہیں خاص ... ہر شخص ایکو جب سے اپنے مطلوب کے جدا پڑا ہے
اور وہ ہزار وجہ سے اسوا سطے جدائی کی شکایت کرتی ہے ایسے ہی ہر شخص اسطرح پر عیب
دیگاہ ہے اور شیطان ہزار طرح سے دوریس نی احوال جدائیکا بیان کرتی ہے شکایت

نہ احوال قرب وصال کا اشعار مثل نی کے کبتک کریگا نالہ و زاری مدام | خاموشی

اے اختیار رہسے و ہین اے عالیمقام
مثل رو بہ کبتلک اے بیخبر شور و فغان

شیر کی مانند خاموشی چپ رہ میرے جان
مثل طفلان سطرح رو نگا کبتک زار زار

بالغ راہ طریقت ہو نہ بن تو شیر خوار
بلبلون کی طرح کبتک نالہ و فریاد و شور

مثل ہیرا نہ شکیبا رہ ہو تو صبور
مثل برگ کاہ کبتک جنبش لیعالی مقام

تا کہ شریعت کی شجر کی بیج مستحکم مدام
مثل ابر بہاری جنبش کرتا ہے کیا

کوہ کی مانند مستحکم رہ شریعت میں لا
شیر سے مح آیا تیا کرنے صید یان اے ہوشیار

اے سگ نفس رہ بدن کا ہو گیا ہے جو و شکار
تو نے کان بیل و عرفان و محبت ہے جواں

قید نی جان ہر دم ہوش کہا لیکر ...
کچھ نہ شہد از خدا و مصطفٰے ورد حال

حال تیرا اسطرح کا اسیر اسید حال
الغرض شیطان سب کا راہزن ہے لیکن

دو قسم کر زیادہ تر گمراہ کرتا ہے ایک وہ کہ جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالٰی کے عشق و

محبت ہی مین سمجھتے ہین اور ہین [illegible] سے جاہی ہی کو لغیت اور عشق و محبت پیدا ہوتی
اور ایک وہ گروہ ہی جو کہتے ہین کہ ہم اللہ تعالیٰ کے عشق و محبت مین مستغرق ہین اور ہمارا
خوش ہونے سے ہمارا عشق و محبت زیادہ ہوتا ہی اور اپنے آپ کو محبت فنا ہو جاتے ہین کہ
وہ آپ ہی کہنے والا ہی اور آپ ہی سننے والا آپ ہی شاہد ہی اور آپ ہی مشہود پس یہہ دونو
گروہ غلطی مین پڑے ہین کہ اپنے ذوق کو حالت کو انبیا علیہم السلام اور اصحاب اور خلفا کے
راشدین اور علماے مجتہدین پر غلبہ دیتے ہین مفہوم اونکا یہہ ہوا کہ یہہ حضرات یہہ حال نہین
رکہتے تہے ہم رکہتے ہین جو ہم سمجہتے ہین اور کوئی نہ سمجہا تہا اور کہتے ہین کہ جس کو یہہ حال نصیب
نہین ہی وہ حیوان مطلق ہی واضح ہو کہ ان باتون اور اعتقادون سے یہہ دونون
قوم کافر ہو جاتی ہین نعوذ باللہ پس ان دونون قومون کی راہ شیطان اسطرح پر
مارتا ہی کہ جیسے شراب اور بہنگ وغیرہ کے کہانے سے خیالات اور اوہام فاسد پیدا ہوتی ہین
ایسے ہی آواز خوش سننے سے اور حسن کے دیکہنے سے خیالات باطل اور اوہام فاسد پیدا
ہوتی ہین کہ کبہی نہ دیکہی اور نہ سنی آدمی جانتا ہی کہ یہی عرفان اور محبت اور عشق اور
جذبہ اور حالت ہی اور اوسمین ایک بیہوشی طاری ہوتی ہی اور اوس مستی اور بیہوشی کے عالم
مین شیطان طرح طرح کے رنگ اور چیزین دکہاتا ہی یہہ جانتا ہی کہ یہی مشاہدہ حق تعالیٰ کا ہے
افسوس یہہ نہین جانتے ہین کہ معرفت آلہی کا کماحقہ حاصل ہونا تو عبادت سے بہی بہت
مشکل ہی بدعت اور نامشروع سے کیسے حاصل ہوگی عشق اور محبت اور ذوق
اور حال یقین اور معرفت کہ یہہ حالت روحانی اور ربانی ہین ایک عنایت آلہی اور خزانہ
ربانی ہی یہہ باتین کسب اور سبب سے نہین حاصل ہوتی ہین یہہ تو مولیٰ اور بندہ کے درمیان
ایک سر ہی تجلیات اور انوار آلہی سے کہ سوا آدم کے مقرب فرشتے بہی اوس سے بہی محروم
ہین بڑی تعجب کی بات ہی کہ بدعت اور گمراہی سے ان باتون کا حصول سمجھے اور بیہات

اللہ سیو لگو ہر فقط عشق الٰہ	درد کو اونکو نہین ہی دلمین راہ	آدمی کی درد ہی مطلب
الحمول الانسان ملک سی خوب	آدمی با نگاہ دیدار خدا	دوسری کو ...
آدمی ہی مظہر ذات و صفات	جلوہ حق اوسمین ہی اینکہ آت	وہ تیسری وجہ ...

راگ اور باجہ اور آواز خوش سننے کی از روی ذوق اور حالت اور واقعات اور تصوف اور طریقت اور حقیقت کی ہی کہ آواز خوش مین بہت لذتین ہین اونمین سی لذت نفس اور لذت روح ہی نفس کی یہہ لذت ہی کہ جس شخص کو دنیا کی محبت ہو اور اوسمین اخلاق ذمیمہ جیسی غرور اور ریا حرص و ہوا حسد و کینہ طمع و بخل وغیرہ ہوں اور اوس کا دل وابستہ مطلوبات کونین سی ہو اوسکو آواز خوش سننا مطلوبات کیطرف کہینچتا ہی اور لذت اوسکی نفس کو پہونچتی ہی مگر آواز خوش سننا حرام ہی اسواسطی کہ آواز سننی سے تکبر اور نفاق اور محبت اور زینت دنیا کی یاد ہوتی ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ اور جن لوگوں کو لذت روح ہی وہ دو طرح کے ہین مبتدی اور منتہی اور تیسری اونکے مقلد ہین پس مقلدون کی کیفیت کا حال یہ ہے کہ اونہون نے اطوار قلوب اور احوال روح کو تو ہنوز طی نہین کیا اور تزکیہ نفس اور تصفیہ دل اور تجلیہ روح بہی اونکو حاصل نہین صرف اونکو آواز خوش سے ایک رقت پیدا ہوتی ہی اور رقت سی اونکو رونا آتا ہی پس وہ جانتے ہین کہ یہہ رقت اور درد تو قران کی تلاوت اور نماز روزی اور تسبیح و ذکر مین بہی ہم نہین پاتی ہین یہہ آواز خوش ہی کی تاثیر ہی تو آواز خوش کو قران اور نماز روزی اور تسبیح و وغیرہ سی بہتر جانتی ہین اور یہہ بہتر جاننا کفر ہی کیطرف کہینچتا ہی اور قریب لعنت کر دیتا ہی فرمایا پیغمبر خدا نے صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَهُمَا صَوْتُ الْمِزْمَارِ

آواز خوش ... دو قسم ... ایک باجی کی آواز ... وقت اور ایک نوع کی آواز معیبت مین

... [illegible] ... حال سنا ہی کہ منتہی
تو ... آتش ... عشق کی ... [illegible] ... عشق ...
... میں ... جو ... کی نہیں ... دل کی اور جان ... تسلیم ...
جس طرح ... ہی ... ہر ... اکثر لوگ اس ... مر گئی اور
مقصد اصلی ... مقام عشق ... اور قرب حق تعالیٰ ہے کہ نتیجہ عشق کا ہی وہ رہی

قطعہ مرد اللہ عشق کی ہی بیکر ہوش کہ	خون جگر سے بادہ کر اور لب ...
ہستی کی قید میں ... جو ... ہے	قید خودی سے چھوٹ ہی ...
ایضاً ارباب عشق آپ ہی بیخبر ہے	آزاد خوش ہے حسن سے اور ...
ڈوبی ہوئی ہیں بحر حقیقت میں اس طرح	ہستی سے اپنی کام نہیں اونکو والسلام

تذکرۃ الاولیاء میں مسطور ہی کہ حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید تھے کہ جسوقت آیت کلام مجید سنتے تھے زمین پر گر پڑتے تھے شیخ نے اونکو منع فرمایا کہ الصیحۃ من الشیطان حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے نعرہ مارا شیخ نے منع کیا کہ نعرہ مارنا گدھوں کا کام ہی کہ سخت مکروہ ہی اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ اب جاننا چاہیے کہ منتہی تو غریق بحر رحمت ہے اور قریب بارگاہ عزت مقیم حرم وحدت اور برخوردار نخل وصلت اسرار الٰہی سے مالامال اور مست شراب وصل لایزال اوسکو ... خموشی کی سیر اور حسن کے دیکھنے سے کیا کام چنانچہ سلطان ... فرماتے ہیں رباعی اولیٰ

چون جگر کشی رنگ جان بکشود ست	منما ئی ... آن رگ خون آلودہ ست
... آواز ست	مسعود چنانچہ ... درد ست

لکن کوئی شخص عشق و محبت کے استغراق میں بیہوش ہوجائی تو اوسکی طریقت میں نقص ... طریقت ... مانا چاہیے ... کہ اگر سیلاب شوق کا غلبہ ...

بیہوشی وحواس زائل ہو جاتی ہین تو کسی طرح کی دنیا کی خبر نہین رہتی اور
ہو جاتی ہین اور اوسکا یہ نتیجہ ہو جاتا ہی کہ عرفان و ایقان کی رنگا رنگ بہار سے آنکھ
حیران ہو جاتا ہی اور حال یہ ہی کہ اس حالت کا اعتبار نہین اور جو مستغرق بالحق
پایا نہین ایک طرف سی آئی اور ایک طرف سی گئی لیکن سالک کی حالت اوسکی
ایک سی ہو جاتی ہی اور پیدا ہی ہوتی ہی جو حالت کہ ذکر و فکر اور مجاہدہ و مشاہدہ سی
حاصل ہوتی ہی وہ بات اصل ہی اور اس عشق و محبت ... تو نیا ... اور سلا
سی ہو او پریشانی کو اور کیا حاصل ہی العزیز عقل و ہوش اللہ تعالیٰ کی خزانے
کی دروازے ہین اس عقل و ہوش کی قدر جاننا چاہیے اور بیہوش ہونا نقصان
اور خامی کا نشان ہی جبتک بیہوشی و حواس جاتے نہین ہین وصال جانان کی
امید ہی بیہوشی سی راہ نہین چلی جاتی ہی اور انتہا تک پہنچی کی اوسکو امید کہان
اسی سبب سی جملہ نشہ حرام ہی کہ عقل کو زائل کرتی ہین اور جو عقل کو کہو دیوے
حرام ہی اسی عقل سی اللہ تعالیٰ کو پہونچتی ہین اور قرب خدا کا میسر ہوتا ہی نہ بیعقلی
انبیا علیہم السلام ہمیشہ وحق تعالیٰ مین مستغرق تھی لیکن جس قدر اونکا استغراق
زیادہ ہوتا تھا اوسیقدر عقل و ہوش مین بھی زیادتی ہوتی جاتی ہی بیعقلی و بیہوشی
تجلیات شیطانی اور جنون اور استدراج کا نشان ہی گو اوس شخص سی عجائب
و غرائب ظاہر ہون اسواسطی کہ شیطان کو بہت قدرت ہی وہ عجائب دکھاکی
اپنی طرف کہینچتا ہی مثل فرعون و دجال کی ابیات ایک نکتہ ہی یہان ...

گر عقل و ہوش سی اوسی تو ہی زمان
بہر عقل مرد از خدا ماہی خوش
خوشتر عقل و ہوش نیست بہر جان

ایک نکتہ رکہتی ہین ما رو عزت
ہمیشہ بہر ما زدست شاہ ہم
ما ز کرہا دنین دہ بسیاری

تو از دو نین ... [illegible]
سلامتی ... [illegible]
جسکو کہتی ... [illegible]

[illegible]
[illegible] فراز
[illegible]
جان کر اپنی شریعت [illegible]
عشق کی ہی راہ [illegible]
کھینچ لیگا شریعت کی رسن
راحت و آرام اور چین ہوا
زندگانی ملت مین برباد ہے
تو اگر ہی باز کر جان باز بان
اور راہون سی بچی ہی راہ صاف
غیر شہ سی آنکھ اپنی بند کر
جسطرح جسم خار و گل ای نیک فال
سنت و بدعت سی صورت جان ہے
آدمی کو جسم مین پا کر دو فر
نفس کا شیطان ہیچ کل عزیز
نفس ایسی خود [illegible]
معجزہ [illegible] ہوا ایسی ہی جان
اور فرعون مقتدا ہی گمرہان
[illegible] جناب مصطفی
ایک [illegible] ایک مین [illegible]

[illegible] نقشہا ہو وہ اندنیاز
صید کر کر آتا ہی نزدیک شاہ
اسکو ہی اونکی سواد نکی [illegible]
شرع کی رسی پکڑ تو بالیقین
ای شریعت کی رسن با صد نیاز
طعنہ مانع ونہ عن مرد ارہے
لیک غش آتا ہی خدا کو اپنی [illegible]
کیسی ہوگا اس طرح سی زندہ دل
دم نہ مار اس راہ مین ہرگز میان
جو تجھی منظور ہی سیر مقام
تب یہ اسمہ پر ترا ہو وی گذر
خار سی نقصان ہی اور گل سی [illegible]
شرع نافع اور بدعت مین ہی [illegible]
موسی و فرعون ان دونو کو جان
ہی فرشتہ روح کا ایسی [illegible]
مجدو [illegible] اور اہل شرع کا
اور ستدراج فرعونسی عیان
ہین محمد مصطفی اور بولہب
بولہب تھا اصل شیطان [illegible]
[illegible] سی ہوا [illegible]

طلمت [illegible] ہی جسی [illegible] مشکل
[illegible] نہیں [illegible] نگاہ
تو اگر ہی شنا ہے باد عشق یار
اور اسکو جان احبل المتین
اور اگر ہی یار تو مثل [illegible]
کیون نجس کیا نہ ہو تو طیار ہے
اسکا حاصل بدعت والحاد ہے
کچھ تو اپنی دلمین ہو تو منفعل
شرع کی رہ سی نکر تو انحراف
اور راہین چھوڑ کر رکھ اسمین گام
سنت و بدعت کی ایسی ہی نشان
صاف ہی سینہ اپنی کیا گفت و شنید
نفس و روح ایسا ہی جانی [illegible]
ایک [illegible] دل سمجھ ایسی [illegible]
روح کو قرب خدا منظور ہے
ایسی ہی تو جان [illegible]
رہ نما موسی ہوئی سو [illegible]
ایک ہی نگہت یہ العیالی
دو [illegible] کبہا تی ہین ایک ہی [illegible]
اور [illegible] ہوا اگر [illegible]

جسکو نرگس ہی تو کر بانظارا انکھین شہید انکھین نہ ہو جوان	ایک غالی انکھین ہو نرگس اسطرح کی ہین شالین جشر	انسی ہی نہیں ... [illegible] کہا ذہب وصال ... [illegible]

محققی نہ ہی کہ انسان کو سوا اسکی عقل کامل عنایت نہیں ہوئی جو شخص عقل نہ رکھی وہ
انسان نہین ہی حدیث مین آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نی شب معراج
حضرت حق تعالی سی معاودت فرمائی تو اللہ تعالی نی تین جوہر انکی سامنی کئی جوہر ایمان جوہر
حیا جوہر عقل کہ انمین سی ایک اختیار فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوچی کہ تینون جوہر
بہتر ہین کسکو قبول کیا جاوی جبریل علیہ السلام نی تعلیم فرمائی کہ جوہر عقل کو آپ اختیار فرما
لیا تو دونون جوہر عقل سی متعلق ہین اگر عقل نہو تو ایمان اور حیا دور ہو جاتی ہین لہذا عقل
کی جوہر کو کہ جسکی سبب سی شریعت کی قواعد اور حیا اور جملہ عبادت کمال کو پہونچی ہین اپنی ہاتھ مین
لا شریعت کی چراغ کی روشنی سی طریقت کی راہ کی خار وخس کہ ضلالت اور گمراہی ہی دیکھ لیو عقل اور
ہوش کی شعاع سی حقیقت کی میدان کی نشیب وفراز کو دیکھ سالک کو چاہئی کہ عشق مین جل اور
جوش کر تحمل سی خروش کری عشق و معرفت ذوق و حالت کی شراب پیکی بیہوش ہو جانا ان
کی مجلس کو شوق و محبت سی آراستہ کری اور نوحہ جانسی اسمین نغمہ سرائی ہو شمع عشق کی شمع
اسکو روشنی بخشی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی عطر اور خوشبو سی اسکی
مشام روح کو اسکی ... منور کری اور ہر چیز کا مزہ لی اور طلب یادوستی کی رکہی نقل ہی کہ ایک مسافر
گاؤن گاؤن پہرتا تھا ایک روز گاؤن مین پہنچکر ایک گہر مین گیا صاحب خانہ کی لڑکی صاحب جمال
اوسکی واسطی کہانا لائی مسافر اوسکو دیکھتی ہی بیہوش ہو گیا اور اوسکا ... کہ ...
کہنا نہین کہ آتش ... اچہلگیا جب دیر مین اوسکو ہوش آیا تو اپنی اوسکو خبر ...
کر کی لوانہ ... پہرتا تہا ... نی جو کہا کہ لڑکی کو والدین سی کہا کہ تم ...
کر کہ ... بہتر کوئی نہین ملیگا اونہون نی تو قبول کیا مگر جب ... لڑکی ...

اور جو شعلو نیک طلب سبب پوچھا کہا کہ یہ راز قابل اظہار کی نہین جب بہت اصرار کیا تب
ذکر کیا کہ مجھکو ہمیشہ میری طلب و عشق مین ناقص اور خام ہی پوچھا کسطرح کہا جبکہ دیدار
سی بیہوش ہو گیا اور بیہوش ہو جاتا ہی میری حسن کا تماشا کیسی کریگا اور میری کلام کی قدر اوسکو
میری ناز و کرشمہ کا کیا جانیگا اور میری وصل کی تاب اوسکو کیسی ہوگی **نظم**

توشنا اپنی آپ کو بیہوش کی
اہا چل مت ڈہونڈہ اوسکا
نعرہ و فریاد کرتی ہین شغال
ہی جہوٹی بانہ کا کام انکا
جان ہی کر تو عشق مین پروانہ وار

سات دریا ایک دم مین نوش کر
پختہ کارون کو نہین آتی ہی جوش
شیر ہین خاموش اکثر غنده حال
خاک ہو او عشق ہو با سوز و ساز
دم نمار اس دردمین پروانہ وار

ورد کی اپنی نہ تو کرنا ہو ہوا
تا تصو نکا کام ہی جوش و خروش
زاغ کا ہی کام فریاد و فغان
میری جان پیشہ کر اپنا تو نیاز
اکثر بزبت لوگونکا مرغ جان

اور آواز خوش کو سنتا اور حسن کو دیکھتی ہی قفس تن سی پرواز کر گیا اور آتش عشق نی اکثر ان
کی خاشاک وجود کو صاف جلا دیا اور مقصود اصلی کو کہ وصال دوست ہی نہ پہونچی اسکی مثال
یون سمجھنا چاہیئے کہ عشق تو بجای تخم کی ہی اور توحید اور معرفت اوسکی شاخ اور
برگ اور علم الہی اور تجلیات اور مجاہدہ اوس کا گل اور میوہ **نظم**

عشق تخم ہی اے میری جان
معرفت ہی شاخ و برگ اوسکی

در زمین ہستی مین کر نہان
ہنگا مشہود خدا و ندا سکا پہل

نفی و اثبات سی درخت اوسکا تخم
وصل جانان ہی ثمر اسکا پہول

اگر تخم زمین مین پوشیدہ نہ کیا جاویگا تو کیسی اوگیگا اور شاخ و برگ اوسمین کیسی آویگا اور
میوہ اور پہول کس طرح لگینگی اس سی ثابت ہوا کہ تخم عشق کا پوشیدہ رکہنا اور اوسکی
پرورش چاہئے شریعت اور طریقت اور حقیقت سی کرنا فرض ہی جب یہ حال ہی تو اہل
سنت و جماعت کی سب مجتہدون کی نزدیک از روی اتفاق کی راگ اور باجی مثل
دف اور طنبور اور بربط اور رباب وغیرہ کی حرام ہوئی یا نہ کہ قرآن پڑہنا حالانکہ عبادت

ہی لیکن وہ بھی ایک ہی بچھنا حرام ہی بلکہ اگر کیا خوب ہی کہ اگر کا فر ہوجاتا ہی اگر کوئی خوش
خوشی میں قرآن پڑھی اور کچھ کم و زیادہ الحان میں کہی اور کوئی مقام اوس کی حقیقت
بجا نہ لاوی مکروہ ہی فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے زینوا القرآن بحسن الصوت یعنی واسطی زینت
کی اور بدلنا ضیح حروف کی اور اگر نہ ہو راگ کی آواز سی اگر وہ برابر آواز خوش میں نفع
ہوتا مجتہدون کی اجتہاد میں بلاشک اختلاف ہوتا جب اسکی حرمت باتفاق ثابت
ہی تو جو شخص خدا و رسول اور مجتہدون کی کلام کی ہوئی کو مکروہ جانتی ہی کافر ہوجاتا ہی
تو حلال جاننی والی کا کیا حال ہوگا تمہید ابو شکور میں مسطور ہی کہ لہو و لعب ناچ اور راگ
کا مکروہ جاننی والا کافر ہوجاتا ہی اسواسطی کہ اسکی حرمت بدلائل نص و باجماع امت ثابت
اور ہر پیغمبر کیوقت میں اوسکی نہی محقق ہی اگرچہ محبت الٰہی کا مقام عالی او حال لایزالی جب
جسکو حاصل ہو تو اوسکو پوشیدہ رکھنا چاہئی بموجب حدیث کی من عشق وکتم و عف فمات
فہو شہید اور نامحرمون سی اوسی پوشیدہ رہ حدیث قدسی میں ہی اولیائی تحت قبائی
لا یعرفہم غیری اگر تو وہ احوال پوشیدہ ظاہر کریگا تو وہ عتاب میں گرفتار ہوگا ایک
یہ کہ جو شخص بادشاہون کی راز کو ظاہر کرتا ہی وہ لائق نزدیکی شاہون کی نہیں رہتا ہی
تو تو بھی درگاہ سی دور رہیگا دوسری یہ کہ اسرار نہانی کا اظہار کفر ہی فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی افشاء اسرار الربوبیۃ کفر محققین کاملین عارفان واصلین نے فرمایا ہی
کہ اگر عشق و محبت ذوق و حالت کسیکو حاصل ہوا اور وہ اوس کا مطلوب ہوجاوی
تو وہ عابد اوس ذوق کا ہی نہ عابد حق کا اسواسطی کہ وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جاننا
شرک ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی من احب اللہ لعلۃ فہو مشرک بالباری فرمایا اللہ
تعالیٰ نے وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ
دعا کرتی تھی اللہم انی اعوذ بک من الشرک الخفی چنانچہ جمعا انکی صفت میں فرمایا

[illegible] کہ احوال [illegible] سمجھ [illegible]

[illegible] رباعی [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]
رباعی [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	جانان [illegible] جان میں [illegible]	[illegible]

چودھواں باب خوبصورت آدمی کو دیکھنے اور سماع کے احوال کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ یعنی اے محمد کہدو لوگون سے کہ چھپائیں آنکھیں نامحرم کو دیکھنے سے اور محفوظ رکھیں اپنی شرمگاہیں حرام سے یہ انکے واسطے بہتر اور پاکیزہ ہے اللہ تعالی انکے کاموں کو خوب جانتا ہے اور عورتوں سے کہدے کہ اپنی آنکھیں نامحرم کو دیکھنے سے چھپائیں اور اپنی شرمگاہوں کو زنا سے بچائیں اور اپنی آرائش اور زینت کو ظاہر نہ کریں مگر محرموں کے سامنے [illegible] حسن دیکھنے والے دو قسم ہیں ایک اہل [illegible] اور ایک اہل ہوا اہل ہوا کے واسطے حسین دیکھنا خود منع ہوا [illegible] آیت اور حدیث کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظَرُ زِنَا الْعُيُوْنِ اور اَلنَّظَرُ يَأْتِيْ بِالذُّنُوْبِ

امیر کبیر سید علی ہمدانی ذخیرۃ الملوک میں فرماتے ہیں کہ آدمی کے جسم میں یہ آنکھ شیطان کا قاصد ہے اسواسطے کہ اودھر [illegible] اپنی جگہ پہ ساکن رہتی ہیں جبتک انکی پاس کوئی چیز نہ پہونچے یہاں وسکی طرف مشغول نہیں ہوتی بخلاف چشم کے کہ یہ دور سے [illegible] اہل فنا کہ حقیقت عرفان کو نہیں پہنچتے ہیں اپنی جہالت سے جانتے ہیں کہ ہم [illegible] حسن [illegible] خدا [illegible] حسن کا

آپ تک پہونچتا ہی اور بہادر وصف ہاتھ مین انکا یہ گمان ہو حضور واصل ہو کر
بہنگون او فرمایا ہو توحید جن کا طالع ہی ہو توحید ہی توحید علمی توحید عینی توحید
مین بہنچ ہیتی ہی جسکی وجہ سی پیدا ہوتی ہین کہ وہ صفتیں کہ کرنا منع شرع مین
آدمی بعد ہوجاتا ہی اور اگر کوئی شرع مین توحید ہوجاتا ہی اور واصل صحیح اوسکو حاصل
ہوتی ہی بس اگر مخالف شرع ہو تو حسن کیلی سی لذت اور صفا روح کو البتہ حاصل ہوتی ہی
لیکن یہ لذت وصفا اوس کا حجاب ہی اوسکو حجاب تو رکہتی ہین سالک یہ نہین جانتا
کہ عارف کی تو اندر باہر طرح طرح کی تجلیات الٰہی اور جلوۂ لایزالی اور انوار جمالی اندر
ملہو کہ رہی ہین اوسکو حسن دیکہنی کی کیا حاجت جسکی سامنی ہر وقت معشوق رو نمائی
جلوہ گر ہو اوسکی حضور حسن کا دیکہنا زہر ہی مبتدی کو واہلی تو حسن کا دیکہنا سم قاتل ہی اور
منتہی کو باعث زوال حال عاشق صادق وہ ہی کہ اپنی ہی آپ مین خدا کی صنعتین دیکہہ کر
خدا کی معرفت حاصل کری چنانچہ امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز فرماتی ہیں

ہر فرد از کنار خویشتن می یابم و ہر دم بوی یار	زان ہمی گیرم بہر دم خویشتن را در کنار
اترو تا ہون مین آپ ہی مین بوی یار	اسلئی ہون آپ ہی سی ہمکنار

اور حضرت شمس تبریز قدس سرہ العزیز کا قول ہی نظم ہو نا لیلی پر فدا قیس کی باوفائی

وقت لیلی جو ہوئی پہر تو پشیمانی تہی
مجہ مین کچہ لو نہین ہی مگر بس جلوہ گر ہین
شمس تبریز ہوئین اپنا ہی عاشق ہون مین

واضح ہو کہ جتنی صفائی دل زیادہ اوتنی ہی
توحید اور معرفت اور قرب حقتعالی زیادہ ابیات ہاتہ مین عمل لا لکمال باید دیکہو

صاف کر دل کو جمال یار دیکہ	کام تون کی ہی نظر دل پر مدام	دیکہنا گلشن کا ہی جہان کا کام
ہر فضلہ ہر کو جو صورت سی کام	سو مطلب مین کہ کب صورت ہی دوام	نقل ہی شیخ عطار سی کہ

ایک وزیر کا لڑکا شاگرد تہا بہت دانا اتفاقا اوس شاگرد کی نگاہ اوستاد کی لونڈی پر پڑی

دیکہتی ہی عاشق ہوگیا اور وہ سب فہم وادراک اوسکا جاتا رہا اوستاد کو یہہ حال معلوم ہوا
لونڈی کو آراستہ کیا اوس جوان کے سامنی لایا اور کہا کہ اسکو خوب دیکھ لی دوسری روز
اوس لونڈی کو مسہل دیا اور فصد لی اوپر اوس کا اسہال اور خون طشت مین رکہا لونڈی
کو کہ ضعیف نحیف و بدرنگ اور زرد ہوگئی تہی پہر اوس جوان کے روبرو کیا اوسنی کہا ای
اوستاد اسکا حسن و جمال کیا ہوا وہ طشت شاگرد کے سامنی کیا کہ کل تو اس چیز کا عاشق
ہوا تہا اور لونڈی تو وہی ہی اوس جوان نی توبہ کی اور پشیمان ہوا الحاصل جب حسن ظاہر کا
یہہ حال ہی تو روح کا حسن فرشتی اور پری کی جمال سی بہتر ہی اسواسطی کہ روح مظہر ذات
و صفات ہی اور خلیفہ خدا فرمایا اللہ تعالی نی اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اس صورت
مین آدمی کو چاہیی کہ اپنی اوپر عاشق ہو اور ایسی کوشش کری کہ خودی نہ رہی نظم

عاشقون کو عشق حوران جنت سی ملال — کب سینہ مانگی اون کو یہہ زنان با جمال
دونون عالم کی عجائب ہین تجہی مین غور کر — اپنی دل کو دیکھ فارغ بیٹھہ تو از زلف و خال
شاہد روحانیان جس کو دکہاوین اپنا رخ — اوسکو کب ہو زلف و خط و خال و عارض کا خیال
عشق جانان سی جسی ذرہ برابر ہی خبر — ہی وہ فارغ زلف و خط و خال سی ای خوش خصال
عاشقونکا سوختن اور ساختن سی کام ہی — از سر انصاف سن لی یہہ سخن ای مرد حال
جو کہ نامشروع کو مشروع جانی ای عزیز — خون اوس کا ہی شریعت اور حقیقت مین حلال

ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ جو شخص بازار مین ننگی تلوار ہاتہہ مین لی ہوئی بی سبب
و بے سبب قتل کرتا پہری اوس عورت سی اچہا ہی کہ جو بازار مین اپنا منہہ دکہاتی پہری اور
لوگ اوس کو دیکھین اسواسطی کہ وہ مقتول تو شہید ہوتی ہین اور بہشتی اور یہہ گنہگار
اور دوزخی فرمایا نبی علیہ السلام نی اَلزِّنَاءُ خَرِبَۃُ الْبِنَاءِ یعنی جس گہر مین زنا ہوا اوس مین
برکت ظاہری اور باطنی نہین رہتی ہی ای عزیز فرج کا زنا تو حرام ہی ہی لیکن آنکہہ اور کان

ص ن
بیت من [illegible]

[illegible]

اور زبان اور دل سے بھی زنا ہوتا ہے قیامت کو اس کا مواخذہ ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا پوشیدہ نرہے کہ آنکھ اور
کان اور زبان اور دل کا زنا فرج کے زنا سے بدتر ہے اسواسطے کہ زنا سے فرج کو تو آدمی
حرام اور اوسپر اللہ تعالی کا عذاب اور سیاست سلطانی بھی جانتا ہے اور ان زناؤں
مین تو بے وعدغہ مبتلا رہتا ہے اور اصرار کرتا ہے اخبار مین آیا ہے کہ ایک اصحاب کباں
سے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زیارت کو آئے تھے راہ مین کسی عورت
پہ نظر پڑگئی جب حضرت کے پاس آئے آپ نے فرمایا کہ تمہاری آنکھوں سے بوئے زنا آتی ہے اسکا
کرنا چاہیے کہ بے قصد دیکھنے مین تو بوئے زنا آتی ہے پس جو شخص قصدًا دیکھے اور یہ سمجھے کہ اس دیکھنے
مین خدا کو بھی دیکھونگا اوس کا کیا حال ہوگا سوائے کفر کے اسواسطے کہ اوسنے حرام کو حلال
جانا شیطان تو اوسکو عجیب و غریب صورتین دکھلاتا ہے اور وہ یقین کرتا ہے کہ یہ راہ خدا کی
ہے لیکن اللہ تعالی تو دلونکا خوب حال جانتا ہے يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ
اللہ تعالی جانتا ہے تمہاری آنکھونکی خیانت کو کہ تم عورتون اور مردون کو دیکھتے ہو اور
جانتا ہے خدا تمہارے دلونکا حال جو کچھ شیطان لذت اور فریب تمہارے دلونمین ڈالتا ہے

ابیات
دل پہ ہے آفت رنج و بلا ۔۔۔ آنکھ کے باعث سے بہت ہین فتنے
بند کر آنکھون کو مثال صدف ۔۔۔ مانند سینے تیر بلا کا ہدف
الغرض آنکھ کو سوا

حق سے مردون کیطرح چھپا فرمایا نبی علیہ السلام نے لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ عَلَيْهَا
یعنی اللہ تعالی نے لعنت کی ہے اوس مرد پر جو نامحرم عورت کو دیکھے اور لعنت کی اوس
عورت پر جو اپنے آپ کو نامحرم مرد کو دکھاوے چنانچہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے
شاگرد کو پس پشت بٹھا کے سبق پڑھاتے تھے حدیث مین آیا ہے کہ ایک روز امیر المومنین حضرت
عمر رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ السلام کے تلاش مین تھے معلوم

بیشک کان اور آنکھ اور دل ہر ایک انمین کا حال پوچھا جاویگا ۱۲

ہوا کہ بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی دولت سرای مین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی
تہین رونق افزا تہین وہان آئی تو آنحضرت کو تنہا پایا جلد سے گہبرائی ہوئی باہر آئی ناگاہ راہ
مین آنحضرت سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچہا یا عمر کیون ایسے مضطرب ہو عرض کیا یا رسول
اللہ مینے زبان مبارک سے سنا ہے کہ جسجگہہ مرد اور عورت دونو تنہا ہوون تو تیسرا وہان
شیطان ہوتا ہے وسوسہ ڈالنے کے واسطے انصاف کرنا چاہیے کہ جب خلیفہ ثانی نے اسقدر
لحاظ کیا تو ہم لوگون کو کہ اوس جناب پاک کے خوشہ چین ہین ان باتونکا لحاظ رکہنا
فرض عین ہے تذکرۃ الاولیا مین مذکور ہے کہ بی بی فاطمہ ابو تراب نخشبی کی بی بی حضرت
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس واسطے استفادہ کے جایا کرتی تہین ایکروز شیخ نے فرمایا کہ تمہارے
ہاتہونمین کیا خوب رنگ حنا ہے فاطمہ نے کہا کہ ہماری تمہاری صحبت اسلئے تہی کہ جب تمہاری
نگاہ رنگ حنا پر پڑی تو ہماری تمہاری صحبت اب حرام ہوگئی حضرت بایزید شرمندہ ہوے
اور جناب باریتعالیٰ مین مناجات کی کہ خداوندا نظر میری عورت اور دیوار پر یکسان کردے دیدہ
دل سے غور کرنا چاہیے کہ سلطان العارفین حضرت بایزید جب حنا کے حسن دیکہنے سے شرمندہ ہوے
اور مناجات کی تو ہمکو صد ہا شرمندگیان راہ حق مین ہین اسواسطے کہ جو چیز خدا نے مسلمانون کو
منع فرمائی ہے وہ سب مسلمانونپر حرام ہے مبتدی ہو یا منتہی یا متوسط اگر کوئی کہے کہ بعضو
مباح ہے اور بعضون کو حرام یہ کہنا کفر ہے حدیث مین آیا ہے کہ جسکی نظر عورتون پر
پڑجائے اور وہ خدا کے خوف سے اپنی آنکہہ چہپالے تو اللہ تعالیٰ اوسکے دلمین ایک نور پیدا کرتا ہے
کہ وہ نور وسیلہ ہدایت حقتعالیٰ کا ہوتا ہے اور وسعت دل اوس سے پیدا ہوتی ہے اور
اور اگر عورتون کو دیکہتا ہے تو حقتعالیٰ اوسکے دلمین ایک آگ پیدا کرتا ہے کہ وہ اوسکی
گمراہی کا اور اوسکے دلکی تنگی اور گور کی تنگی کا وسیلہ ہوتی ہے اے عزیز اس حسن کے دیکہنے
مین ہمکو بڑے بڑے تجربے پڑے ہین کہ قیاس سے باہر ہین ایک میرا یار تہا ملا احمد ظفر نامی

که وه حسن دیکهنی کیطرف بهت مائل تها اور کبهی اس فعل سی شرمنده بهی هوتا تها ایک روز
مجهسی کها که استخاره تو کرو که حسن دیکهنی مین ترقی هی یا تنزل جو مینی استخاره کیا تو جناب رسالتمآب
صلی الله علیه وسلم کو خواب مین دیکها فرماتی هین ای حسین اگر مرد ایسا هو که جسنی مقام انا الحق
کا طی کیا هو یعنی سوا خدا کی اور کچهه اندیشه اوسکی دلمین نه گذرتا هو اور بجز خدا کی کسیکو نه دیکهتا
هو اور عورت بهی ایسی هو اور یه دو تو تنها هون تیسرا شیطان هوگا که انکی دلمین وسوسه
ڈالی حدیث مین آیا هی که هر عورت کی ساتهه دس شیطان هین اور هر مرد کی ساتهه ستر شیطان
که دیکهنی والی کی دیده مین اوس صورت کو آراسته کرکی هیئت اصلی سی اور هی شکل سی دکهلاتی
هین اور راه حق سی باز رکهتی هین چهپا نه هو که جو کچهه ظاهر مین منع هی باطن مین بهی منع هی
اور جسکی خوبی باطن مین نهین هی اوسکی ظاهر مین بهی نهین هی مثلا اگر کپڑا ظاهر مین پلید هو
نجس هوا تو اوسکی بدبو باطن کو پهنچتی هی اور اگر عطر لگاوگی تو اوسکی خوشبو باطن
کو بهی خوش کرتی هی ایسی هی امر نا مشروع کی بوئی بد نفس کو پهنچتی هی وه بو روح کو
بهی بدمزه کر دیتی هی ظاهر هی که جسم کی جراحت سی آزار روح کو پهنچتا هی اور روح کی خوشی
سی جسم بهی شگفته و خندان هوتا هی علی هذا القیاس جو چیز شریعت مین منع هی وه طریقت
اور حقیقت مین بهی منع هی اگر کوئی امر خلاف شریعت کو اختیار کرتی اور حسن دیکهنی کا
معتقد هو اور ذکر اور خصوصا مشاهده دائمی سی منهه پهیرتی اوسپر الله تعالی شیطان مقرر
کرتا هی اوسکی دلمین وسوسه ڈالتا هی اور چیزین خلاف اصل کی دکهلاتا هی اور مکر و حیله
پیدا کرتا هی وه شخص جانتا هی که یه میرا حال هی که اس سی خدا کو پهونچونگا فرمایا الله تعالی نی
وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَ
يَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ نقل هی که شیخ حسن بصری رحمة الله علیه کی وقت مین ابو عمر
قاریون کی امام تهی قران کی تعلیم فرمایا کرتی تهی ایک لڑکا صاحب جمال آیا که مجهکو قران سکهاو

ابو عمرو نے اوسکو نفسانیت کی نگاہ سے دیکھا الحمد سے من الجنۃ والناس تک کلام اللہ فراموش
ہو گیا عبد اللہ بن جلال سے نقل ہے کہ مینے ایک روز جوان ترسا خوبصورت دیکھا اوسکے
دیکھنے مین متحیر ہوا اور اوسکے سامنے کھڑا ہو گیا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ وہان سے گذرے
مینے پوچھا یا اوستاد اس صورت کو آتش دوزخ مین جلائیگا فرمایا کہ یہہ نفس کی بازی ہے اور شیطان
کا ہے جال جو تجھکو اوس سے متوجہ کرتا ہے یہ نظارہ نظارۂ عبرت ہے اور خوف نہین ہے جون ہی شیخ گئے
مجھکو بالکل قران فراموش ہو گیا یہہ دونون نقلین تذکرۃ الاولیا مین منقول ہین نقل ہے
کہ ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی اونسے قسم دی کہ جسنے تجھکو پیدا کیا اوسکی بزرگی
کی تجھکو قسم ہے کہ تو آدمی کو کسطرح فریب دیتا ہے کہا دنیا سے مگر صوفی کہ دنیا نہین رکہتے ہین
اونکو عورتون اور مردون کے دیکھنے سے فریب دیتا ہون اونکے دلمین بیٹھتا ہون اور اونکا
دل اپنے قبضہ مین کر کے وسوسے ڈالتا ہون اور صورت اصلی سے دوسری طرح پر دکہلاتا ہون اللہ تعالی فرماتا ہے
زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِیْنَ میان انصاف کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے
کہ جب اپنی عورتین اور لڑکے شیطان کے جال ہوے تو نامحرم عورت اور مرد کا کیا حال ہوگا فرمایا
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظَرُ سَھْمٌ مَّسْمُوْمٌ مِّنْ سِھَامِ اِبْلِیْسَ حدیث مین آیا ہے
کہ بی بی حضرت زید رضی اللہ عنہ کے جو اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے دیکھنے سے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے شوہر پر حرام ہوئی اور پیغمبر علیہ السلام پر
مباح ہو گئی پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی کہ خداوندا کاشکے مین نابینا ہوتا کہ میری نظر نامحرم
پر نہ پڑتی یہہ نقل اسرار الاولیا مین مسطور ہے عاقل اس مقام مین تامل کرے کہ جب رحمۃ للعالمین
نے یہہ دعا کی تو ہمارا کیا حال ہے اشعار

رہ شریعت مین ہمیشہ حق شناس
تا ضلالت سے ہو تو ناسپاس
مرد حق بین کا شریعت پیشہ ہے
اوسکو بدعت کا نہین اندیشہ ہے
کب ضلالت مین پڑے مرد خدا
کیونکہ وہ حق سے نہین ہوتا جدا
شرع کی رہ سے قدم کو مت ہٹا

جو اگرچہ سالک راہ خدا
بانسنت اصل ہی ایسے جان
نیک و بدعت سے ہمیشہ جدا

کاملون کے کام سنت مین ہین
منتہی اور منتہی کو یکسان

کاذب گمراہ سب بدعت مین ہین
ہو سلوک شرع مین قرب خدا

فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ جَعَلْنَاکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ

پندرہوان باب باغ اور گلزار دیکھنے اور اونکے احوال کے بیان مین

اے عزیز باغ و گلزار دیکھنے والون کے دو گروہ ہین اہل ہوا اور اہل فنا اہل ہوا تو حظ نفس اور خوشی خاطر کیواسطے دیکھتے ہین یہہ بات باعث مہجوری ہے اور اہل فنا کہتے ہین کہ ہم صفت صانع اور قدرت خدا اسمین دیکھتے ہین بلکہ اونکا یہہ سمجھہ ہے کہ خدا خود اپنی قدرت کا تماشائی ہے اپنے آپ کو درمیان نہین دیکھتے ہین افسوس یہہ لوگ بڑی غلطی اور پندار مین پڑے ہین اور بیہودہ دعوے کرتے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ خودی یا خدائی مین کیا فرق ہے باغ و گلزار دیکھنا تو نفس کی خوشی ہے مگر حیلہ سے اسطرف متوجہ کرتا ہے کہ مین صانع کی صفت دیکھتا ہون اگر کوئی شخص اللہ تعالی کی قدرت مین تعجب کرے اور کہے کہ اللہ تعالی نے یہہ چیز کیسی بنائی کافر ہو جاوے اسواسطے کہ تعجب کرنا اللہ تعالی کی صنعت مین کفر ہے یہہ سب قدرتین لفظ کن سے ظاہر ہوئین بموجب اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ مخلوق کے کام مین تعجب ممکن ہے خالق کی خلقت مین تعجب کی کیا جگہہ ہے عاشق کامل اور عارف واصل کے دلمین تو طرح طرح کے باغ رحمت الہی اور فیض نامتناہی کے طیار اور قسم قسم کے پھول اونمین کھلتے ہین وہ صانع کے دریای انس مین مستغرق ہے اوسکو صنعت دیکھنے کی کیا حاجت

نظم

جو کہ صانع مین طریقت مین ہوا
اے جو صانع مین وہ ہی مرد خدا
دیکھہ صانع کو اگر ہے مرد کار
باطن مین کر ہی صانع سے کام

اوسکو صنعت دیکھنے سے کام کیا
کار گر کے ساتھہ ہے عاشق کا رنگ
تو نہ صنعت دیکھہ اگر ہے ہوشیار
دید صانع ہی ہی دید صواب

دیکھنا صنعت کا کرتا ہے جدا
اور سوا اسکے ہے مانع بیگمان
مرد ظاہر بین صنعت مین مدام
دیکھنا صنعت کا ہے نقش برات

صنع بین دیکھتی ہین آپ کو حق کا کلام | ہر دو عالم دیکھتی ہین دل مدام | عارف حق کا تماشا دو

باہر معرفت حق کی ہیولی سے گلشن ہے اور جلوہ رنگا رنگ پرخ عالمین سے جان اوسکی روشن
تو ہر وقت صانع کی دیکھنے مین محو ہے اوسکو مصنوع دیکھنے کی کیا حاجت جس کا دل ویران ہے
اوسکا دیدہ ظاہر صنعت دیکھنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جسکا دل آباد ہے وہ اپنا دیدہ باطن صانع
کی دیکھنے کی طرف مشغول کرتا ہے طالب کو صنعت دیکھنا صانع سے دور کرتا ہے اور قدرت دیکھنا قادر
سے مہجور نقل ہے کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کہا تھے مین ایکروز ایک سیب سرخ تھا دیکھکر کہا
کیا لطیف سیب ہے آواز آئی کہ شرم نہین آتی ہے کہ ہمارا نام سیب پر رکھتا ہے شیخ بیہوش ہوگئے
اور چالیس روز طاعت کا مزہ نہ پایا قسم کھائی کہ اب کبھی بسطام کا میوہ نہ کھاؤنگا نقل ہے کہ
حضرت رابعہ بصری قدس سرہا فصل بہار مین ایکروز حجرے کے اندر تھین اور خادمہ باہر ہوا کھوتی
چلتی تھی خادمہ نے کہا ای رابعہ باہر حجرے سے آؤ اور صانع باکمال کی صنعت گوناگون دیکھو حضرت
رابعہ نے فرمایا تو بھی اندر آ کہ صانع کو دیکھ اس سے صاف ثابت ہے کہ صنعت کا دیکھنا حجاب
صانع کا تھا اسیواسطی حضرت باہر نہ آئین نظم

دیکھتی جس کی آنکھہ صانع کو عیان	صانع کا تھا اسیواسطی حضرت باہر نہ آئین نظم

غافل ایکدم ہی نہین صانع سے ہم	مرد عارف جو دیکھی صنع کردگار	کب بہلا وہ صنع دیکھی اس میان
کام ہی دو رونکا صنعت دیکھنا	کام ہی دورونکا صنعت سے مدام	انس ہی صانع سے نزدیکونکا کام
بیشتر ہی غفلت خدا سے کمنفسین	کار مردان خون دل کھانا ہی بس	کار نزدیکان ہی عرفان خدا

غور کرنیکا مقام ہی کہ جب مرد صانع بین کو صنعت کا دیکھنا حجاب ہوا تو جو لوگ کہ محض
واسطی حظ نفس کی باغ وگلزار دیکھتی ہین اور یہ جانتے ہین کہ ہم خدا تعالی کی قدرت دیکھتی ہین
اونکا کیا حال ہوگا یہ نہین جانتی کہ حقتعالی کی قدرت کا دیکھنا حالت روح کی ہی خواہ
باغ ہو یا غیر باغ جس جگہہ ہو وہ اپنی حال مین مشغول ہی غیر سے نظر بند کی ہوئی اپنی آپ مین
محو انوار الہی کی دیکھنی مین مصروف نقل ہی کہ حضرت رابعہ بصری قدس سرہا ایک روز آنگن

بیمار تھین کسی نی سبب بیماری کا پوچھا فرمایا کہ کل کی بات میری نظر بہشت پر پڑی تھی خدا نے مجھہ پہ عتاب کیا کہ ای رابعہ تو میری غیر کی طرف نظر کرتی ہی یہان انصاف کرنا چاہیی کہ بہشت کو دیکھنی سی تو عتاب آیا باغ اور گلزار دیکھنی کا کیا حال ہوگا ع یہہ سرائی باغ تو ماوان ہی + خانمان تیرا اے ہی جان ہی + جو شخص باغ و گلزار اور اچھی اچھی مکانون کی سیر کا پابند ہی وہ شخص حقیقت معرفت حقتعالی سی کہ اصل جانت اور صفت روح ہی بی نصیب اور نفس و شیطان کی ساتھہ کی لڑائی کی مزی سی محروم رہتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی مَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهٖ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ فرمایا نبی علیہ السلام نی اَلدُّنْيَا حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰخِرَةُ حَرَامٌ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَهُمَا حَرَامَانِ عَلٰى اَهْلِ اللّٰهِ اور فرمایا نبی علیہ السلام نی مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ حدیث مین آیا ہی کہ داؤد علیہ السلام کو وحی آئی کہ ای داؤد میری بندون سی کہدو کہ تم بہشت کی امید اور دوزخ کی خوف سی میری بندگی کرتی ہو اگر مین بہشت و دوزخ کو نہ پیدا کرتا تو کیا مین عبادت لائق اور سزاوار نہ تہا ع وہ حق تک کیسی پہنچیگا کہ جسکی عزیز مین + زن و فرزندیان اور حور و غلمان ہون و مان رہزن + اگلی بزرگ خصوصًا شیخ بایزید بسطامی فرمایا کرتی تہی اگر میری دل مین دنیا کا خطرہ آئی تو مین وضو کر ڈالون اور اگر میری دل مین آخرت کا خیال جمی تو بیشک نہا ڈالون ع مائل اگر تجہی طرف حور کر دیا + تو بالیقین جان تجہی دور کر دیا + حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس اللہ سرہ العزیز اس اسرار کا مضمون اس حکایت مین کیا خوب نقل فرماتی ہین

حکایت

وقت رحلت بو علی رودبار

جان بلب کہتی تہی یون وہ نیکزاد
مسندین جنت مین ہین آراستہ

آسمانون کی کہلی ہین در تمام
میری خاطر حورین ہین پیراستہ

دیکھتا ہون اپنا جنت مین مقام
قدسیان مانند بلبل خوش نوا

[illegible] حق [illegible]
[illegible] کہتا ہوں کہ [illegible]
[illegible] جہان [illegible]
عشق کا [illegible] طلب [illegible] تمام
[illegible] دل [illegible] خواہش [illegible]
ہون [illegible] کر جا بجا [illegible] خدا
[illegible] رضا [illegible]
جسکو دیوانہ کی حاجت [illegible]

[illegible] کیا [illegible]
[illegible] جو [illegible] سا [illegible]
[illegible] بین [illegible]
ایسی چیز [illegible] نہیں [illegible]
عشق کا [illegible] سیری [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] ہے دعا
[illegible] ہے دعا
[illegible] ہے خدا

[illegible] دیکھا کبھی ایسا تمام
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
جسکو دیکھا [illegible]
[illegible] جا [illegible]
[illegible] کو [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] جہان [illegible]

سولھواں باب حق تعالیٰ کی عبادت کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یعنی عبادت تین طرح پر ہے عام اور خاص اور خاص الخاص عبادت جسمانی واسطے عام کے اور عبادت روحانی واسطے خاص کے اور عبادت جسمانی و [illegible] واسطے خاص الخاص کے عبادت جسمانی جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ غیرہ [illegible] جہاد کا فروں کے ساتھ قرآن کا پڑھنا ذکر زبانی اور گناہ سے بچنا حلال کھانا اور آنکھ سے کسی اور [illegible] کو [illegible] دیکھنا اور کان کو [illegible] سے اور پاؤں کو بری جگہ جانے سے اور [illegible] کو حرام [illegible] اور [illegible] نگاہ رکھو اور عبادت روحانی جیسے [illegible] اور خلاف نفس و [illegible] کا ترک کرنا اور عشق و محبت اور ذوق و حالات اور یقین و معرفت وغیرہ اور حاصل کرنا [illegible] قلوب اور احوال روح اور صاف کرنا دل کا خیالات بد اور فتنوں سے اور [illegible] نفس کا بخل و عجب و [illegible] و کینہ و ریا و تکبر و حسد و حرص اور طمع مال و جاہ اور [illegible] گونا گوں سے عبادت جسمانی جیسے حصول علم الٰہی اور توحید حقیقی اور مشاہدہ اور تجلیات [illegible] اور [illegible] سے پاک ہونا اور ظاہر ہو کہ عبادت جسمانی زاہد روحانی

اور معانی مطلب ہی شریعت اور طریقت اور حقیقت سے بموجب الشریعۃ اقوالی والطریقۃ
افعالی والحقیقۃ احوالی اسواسطی کہ شریعت بجاے تخم کی ہی اور طریقت بجاے شاخ
اور برگ کی اور حقیقت بجاے گل و میوہ کے اگر تخم نہو تو کچھ بہی نہو اور فرمایا نبی علیہ السلام
الشریعۃ کالشجر والطریقۃ کالاوراق والحقیقۃ کالاثمار یعنی سمجھنا چاہیے
کہ معرفت کی قصر کی شریعت بنیاد ہی اور طریقت بجاے رنگ برنگ حجروں کی کہ مراد اوس سے
انوار قلوب اور احوال روح ہی اور حقیقت بجاے محلوں اور طاقوں کی کہ مراد اوس سے
علم الہی اور مشاہدہ اور تجلیات ہیں پس اگر بنیاد نہو تو عمارت کس چیز پہ قائم ہو الغرض بنیاد
کی اشغال سے دل کا فارغ ہونا بڑی عنایت ازلی اور فیض لم یزلی ہی جب اس صفت سے
تو موصوف ہوا اور تو نے اپنے اوقات شریفہ کو طاعت اور عبادت میں صرف کیا تو یہ
بہی بڑی رحمت ہی اور جب تجھکو توفیق عبادت کی عنایت ہوئی تو عبادت کو ریا سے محفوظ
رکہنا اوسکی برابر کوئی عنایت الہی نہیں ہی اسواسطے کہ عبادت میں ریا شرک ہی لا یقبل الله
العبادۃ ذرۃ بالریاء سے مراد یہی ہی جب تجھکو الله تعالی نے ریا سے بچایا تو عبادت پر مغرور
ہونا سب سے بدتر ہی چنانچہ بزرگوں نے فرمایا ہی کہ عبادت پر مغرور ہونا بڑا ہی عذر گناہ سے
جس طرح شیطان کو اپنی بندگی پر غرور تہا بولا انا خیر منہ اور حضرت آدم علیہ السلام
نے عذر گناہ کیا اور مناجات کی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

نظم

نہونا بندگی اپنی پہ مغرور
کہ اوراد زرہ سب بازی ہی تیرا
اوسکے فضل پہ تکیہ ہی بہتر
ہوا شیطان اسی باعث سے مقہور

کہ تو ایک لگا تجہی خالق سے یہ دور
نہ اپنی دیکہ شیخی و کرامت
بہروسا اپنی تو طاعت پہ مت کر

اگر خالق نہیں اپنی ہی حضور
کہ اسمیں ہی بہی سو [illegible]
ہو تو بندگی پر اپنی مغرور

سورہ فلق کی تفسیر میں لکہا ہی کہ کوئی شر عبادت کی شر سے بدتر نہیں ہی اسواسطے کہ اسمیں ریا اور غرور کیا جاتا ہی جسطرح کوئی مخلوق شیطان

بہتر نہین ہی اسواسطی کہ بندہ عبادت پر غرور کری شیوہ ابلیس ہی اور شوخی مین تیرا انجام
جب اللہ تعالی اس بندگی کو غرور سی بہی بچاوی تو بندگی سی منفعت حاصل کری یہہ بہت
مشکل ہی سوا مدد اللہ تعالی کے نہین ہو سکتا ہی اسواسطی کہ جو بندگی خالصاً للہ
نہو وہ حبط ہو جاتی ہی اور بندگی خالصاً للہ کرنا بجز عنایت آلہی میسر نہین اگر آدمی بندگی
اسواسطی کرتا ہی کہ عشق و محبت و ذوق و حالت یقین و معرفت کشف اور کرامت خوارق
عادت حاصل ہو تو حقیقت مین یہ چیزین اوسکا مطلوب ہین اور وہ اون چیزون کا
عابد ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ لِبِرِّہٖ فَھُوَ مُشْرِکٌ یا اَبَا رِسْلٰی اِلٰی مَا کُلِّ
شَغَلَکَ فَھُوَ مَعْبُوْدُکَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہہ دعا کیا کرتی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ الشِّرْکِ الْخَفِیِّ اور اللہ تعالی کے سوا اور کسی طرف متوجہ ہونیکو شرک خفی کہتی ہین
اگرچہ وہ وسیلہ اوسکا ہو اور اس صفت سی موصوف ذات پاک خاص حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی خاص تابعدارون کی تہی حقتعالی فرماتا ہی مَا زَاغَ
الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی طاغی اوس کو کہتی ہین کہ جو وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جانی جب اسی
تہی جسکو نجات ملی یعنی عبادت خالصاً للہ کرنیکا تو بجا ہی کہ عذر تقصیر اپنا پیش کری
اسواسطی کہ لائق درگاہ کی عبادت کرنا مشکل ہی فرشتون کی بندگی کہ اونکی زندگانی عبادت
سی ہی اوسکی درگاہ مین کچہہ قدر نہین رکہتی سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ اونکا
وظیفہ ہی یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ع پسند اوسکی ہی
جس طرح وہ پسند کری حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز ستر بار استغفار
کرتی تہی جب سورہ اذا جاء اوتری اور اوسمین حکم ہوا اِسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا تب سی سو بار
استغفار فرماتی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ جب سورۂ اذا
جاء اوتری تو بعد ہر نماز کی استغفار کرتی تہی اسواسطی کہ بندگی درگاہ کی قابل کرنا محال

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وذروا ظاہر الاثم وباطنہ یعنی چھوڑو تم ظاہر اور باطن گناہ کو
سے ظاہر کے گناہ جو ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ سے ہوتے ہیں اور سوا خدا کی اور طرف مائل ہونا
باطن کا گناہ ہے قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون سے بھی اشارہ ہے طالب کو چاہیے کہ
عبادتیں جو ثابت شدہ ہیں تو عبادت کرے نہ چھوڑے تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو
جیسی عبادت کریگا ویسے ہی درجے حقتعالیٰ کے قرب کے میسر ہونگے ولکل درجات مما عملوا
وما ربک بغافل عما یعملون عبادت جسمانی اور روحانی اور رحمانی سے مقصود یاد
اور یاد کرنا مطلوب تعالیٰ خدا اور سب سے بہتر یاد خدا کی نماز ہے کہ اوسمیں ذکر جہرا اور خفی ادا ہوتے
ہیں نماز کا ظاہر قرآن پڑھنا ہے کہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ سے راز کہنا ہے بموجب حدیث کے
المصلی یناجی ربہ اور نماز کا باطن مومن کی معراج ہے حدیث میں آیا ہے الصلوۃ
معراج المومنین اس سے معلوم ہوا کہ ذکر جہرا و خفی سے مراد نماز ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری واضح ہو کہ نماز
پڑھنا اور ہر امر کی اطاعت کرنا بہترین یاد حق ہے اسماء الہی اور دعا پڑھ کر یاد کرنا دو
والوں کا کام ہے نزدیک کام احکام الہی بجالانا اور ہر حکم کا مزہ کیفیت حاصل کرنا اور
اوسکے امر و نہی کی حکمت دیکھنا ہے فرائض کر ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے
اگر کوئی شخص امر و نہی اور فرض و سنت کے حکمت کی لذت نپاوے تو امید ہے کہ پاویگا
بلکہ بہتر وہ شخص ہے جو عبادت کا مزہ نہیں پاتا ہے اور خدا کا حکم جان کر ادا کئے جاتا ہے اور
شخص سے جس کو کچھ کیفیت حاصل ہے اسواسطے کہ عبادت بغیر ذوق کے ریاضت ہوتی
ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ریاضت کو بڑا شرف ہے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس
سرہ فرماتے ہیں کہ اگر عابد عبادت کا ذوق پاوے اور وہ ذوق اوس کا مطلوب ہو جاوے تو
وہ اوس ذوق کا عابد ہے نہ عابد حقتعالیٰ کا اسلئے عمل فرض اور سنت کی ادا کرنے میں قرب

خاص حقتعالی کا ہی اسواسطی کہ فرمایا ہی واسطی اوسکا اور احتیار کیا ہی واسطی رسول خدا کا اور ادا کیا ہی
جلال اللہ کا ہی اور اسما اور دعاؤن کا پڑہنا نفل ہی اگر پڑہی تو بہتر ہی ورنہ کچہہ مواخذہ نہین
اہل معرفت و توحید نی فرمایا ہی کہ زبان کا ذکر لقلقہ ہی اور خانہ دل کا ذکر وسوسہ ہی اور روح
کا ذکر تفرقہ ہی اور روح کا ذکر مشاہدہ اور سر کا ذکر معاینہ ہی اور خفی کا ذکر مکاشفہ ہی
اس سی ثابت ہوا کہ بہترین ذکر نماز ہی کہ ذکر جہر اور خفی اس مین ادا ہوتا ہی اور قرب الہی
بہی اسی مین ہی فرمایا اللہ تعالی نی وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ اور حدیث معراجیہ مین ہی سئل النبی
یا احمد ہَلْ تَعْلَمُ بِاَیِّ وَقْتٍ یَتَقَرَّبُ الْعَبْدُ اِلَیَّ قَالَ لَا یَا رَبِّ قَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُہٗ اِذَا
کَانَ الْعَبْدُ جَاثِیًا اَوْ سَاجِدًا

ابیات
فقر کی کعبہ کی ہین ارکان چار
قول و عزلت جوع و جانبازی ہین چار
تیسرا نہین ہمیر سکے یہہ چار
من ذات حق وان آشکار
طی کر پانچوین ہی قرب یار
تھی انہین سی آشکار
پانچوین ان کو راہ خانہ

سترہوان باب بدعت کی برائی اور اوسکی حقیقت کے بیان مین

اے عزیز بدعت کی دو قسمین ہین ایک بدعت حسنہ ایک بدعت سیئہ بدعت سیئہ تو خود بد ہی ہی مگر بدعت
حسنہ کا بجالانا بہی مکروہ ہی اگرچہ اوس مین دین کا رواج ہوا اسواسطی کہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو زیبا نہین ہی آپ کچہہ کمی بیشی کر کی ایک بات ٹہرائی اور کمی زیادتی دین
کی مسائل مین درست نہین مثلا کہانی مین نمک زیادہ ہو تو بدمزہ ہو جاتا ہی خیال کرو اوسطرح
بہی یہی مراد ہی دیکہو نماز کی ہر رکعت مین ایک رکوع ہی اور دو سجدے ہی اگر دو رکوع کئی جائین یا ایک رکوع بہی
کیا نہ جائی تو درست نماز نہ ہو ایسی ہی اگر تین سجدے کئی جائین یا ایک ہی سجدہ کیا جائی تو بہی
نہ ہو اسواسطی کہ دین حق مین کمی بیشی نہین خطا ہی آدمی کی ضعف کی موافق حقتعالی نی حکم کیا ہی
یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا یعنی اللہ تعالی چاہتا ہی کہ سبک کر دی

تم پر سے احکام امر و نہی کے اور آدمی پیدا کیا گیا ہے ضعیف اور ناتوان یعنی آدمی کو اللہ تعالی نے یہی حکم فرمایا ہے جو اوس سے ہو سکے سخت کام کرنے کے واسطے حکم نہیں یُرِیدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ یعنی اللہ تعالی تمہارے واسطے آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ کسی جان پر مگر اوسکی طاقت بھر جس کام میں ہمارے دین و دنیا کی بہتری اور بھلائی ہے وہی ہمارے واسطے خدا اور رسول خدا نے فرمایا ہے اور جو سوا اسکے ہے وہ بدعت اور ضلالت ہے چنانچہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ میں یہی اشارہ ہے لیکن خوراک اوسط کے درجہ کی ہے کافی میں لکھا ہے بدعت وہ چیز ہے جو نئی پیدا کی ہوئی ہو اور اوس کام کو کبھی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین نے نہ کیا ہو اور اوسکے کرنے کی کوئی دلیل شرعی بھی نہ ہو اور تحفۃ الاکابر میں یہہ فرمایا ہے بدعت دین کے امور میں زیادہ یا کم کرنا ہے اوس چیز سے جو دین سے نہو پس کسی کسی طرح کی دین اسلام میں درست نہیں ہے اور کرے تو مقصد اصلی کو نہ پہونچیگا اسکی مثال یوں جاننا چاہیے کہ طالب گنج کو کشان خزانہ کا کسینے بتایا کہ فلانی جگہہ ہے وہ اوسکی تلاش میں چلا اگر آگے بڑھگیا تو خزانہ نہ ملیگا اور پیچھے رہجائیگا تو بھی نہ پائیگا اسیطرح حقتعالی کی رضامندی اور اوسکی دیدار اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانیکی گنج کا حال ہے اور خدا و رسول نے سب چیزوں کا پتا اور نشان فرما دیا ہے کوئی چیز ظاہر و باطن کی نہیں کہ جسکی مثال کہہ نہ دی ہو قرآن لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ حکم خدا اور متابعت پیغمبر کی کم و بیش کرنے میں اللہ تعالی کی لقا و رضا کا خزانہ ہاتھ نہیں آتا کان جو صراط مستقیم کہ بال سے باریک تر اور شمشیر سے تیز تر ہے وہ متابعت پیغمبر علیہ السلام کی ہے اس راہ پر خاص بندے چلتے ہیں قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ اوسیکی طرف اشارہ ہے اگر کوئی کعبہ کو جاتا ہے اگر آگے کو بڑھ جائیگا یا پیچھے رہ جائیگا تو ہرگز کعبہ کو نہ پہونچیگا ایسے ہی کعبہ حقیقی کا نشان

خدا اور رسول کا بتایا ہوا دین مین کم و زیادہ کرنیسے گنہ یعنی کہ خدا تعالی اونکو نہ
بخشیگا اسلئے کہ ایسا فرمایا حدیث مین وہ دیگا تو ہلاک ہوجائیگا گمراہ ہوگا اور بدعت بتلیگا تو منزل کو نہ پہونچیگا
اگر وسط کی چال چلیگا تو منزل کو پہونچیگا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اِیَّاکُمْ وَالْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ کُلَّ
بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اور فرمایا اَلزِّيَادَةُ عَلَى الْكَمَالِ نُقْصَانٌ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ
الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ یعنی جو شخص طلب کریگا
دین اسلام کے سوا اور دوسرا دین یعنی خدا اور رسول کے فرمانیکے سوا دوسری چیز طلب کرے
جسمین کمی بیشی ہو تو اوسکی کوئی عبادت قبول نہوگی بسبب بدعت کے اور آخرت مین
زیانکار و نقصان ہوگا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کُلُّ طَرِيْقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيْعَةُ فَهُوَ زَنْدَقَةٌ
سب پر ظاہر ہے کہ بدترین مخلوقات کافر ہین اسواسطے کہ اونکی جگہہ دوزخ ہے موافق اِنَّ
الْكَافِرِيْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ کے اور کافرون سے بدتر منافق ہین اور نیچے کا دوزخ اونکا
مقام ہے جنکے حق مین آیہ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وارد ہوا ہے اور
منافقون سے بدتر بدعتی ہین کہ یہہ دوزخیون کے کتے ہین کہ اَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ
امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین ایک بدعتی کا قتل کرنا ہزار کافر کے قتل
کرنیسے بہتر ہے اسواسطے کہ کافر کا کفر تو معلوم ہے وہ اسلام مین کچھ فساد نہین ڈال سکتا ہے
اور بدعتی تو مسلمانون مین شامل ہو کر کیا نئی نئی باتین دین مین ملاتا ہے جس سے دین اسلام
مین حرج واقع ہوتا ہے بدعتی سے مسلمان کو واجب ہے بغض و عداوت رکھنا اور اوس سے
بیزاری اور اوسکی غیبت کرنا اور اوسکی بداعتقادی بدعقیدگی کا اظہار لوگونسے کرنا تاکہ
کہ لوگ سنکے اوسکے کہنے پر نہ چلین اور اگر ایسا نہ کرینگے تو اوسکے گناہ مین شریک ہونگے
اور اون پر لعنت برسیگی منہاج العابدین مین امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسَكَتَ الْعَالِمُ فَعَلَيْهِ اللَّعْنَةُ

اگر یا بشرع او بدعت کو دیکہو تو چاہیے کہ بسختی سے اوسکو منع کرے اور اگر سختی سے منع کرنیکی قدرت نہ ہو تو شفقت او نرمی سے منع کرے اگر نصیحت سے کہنے کی بہی قدرت نہ رکہتا ہو تو چاہیے کہ دل سے اوسکو دشمن جانے اور اگر دل سے اوس کو برا نجانیگا تو اوسکے گناہ کا شریک ہوگا اسواسطے کہ اہل بدعت وضلالت سے دشمنی رکہنا عبادت ہے بموجب حب لله او بغض لله کے فرمایا ہے علیہ السلام نے مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ یعنی تم مین سے جو شخص بری چیز دیکہے چاہیے کہ اوسکو ہاتہ سے منع کرے اگر ہاتہ سے نہو سکے تو زبان سے منع کرے اور بسبب خوف فتنہ اور فساد کے زبان سے بہی منع نہ کرسکے تو دل سے اوسکو برا جانے اور یہہ بہت ضعف ایمان ہے اس حدیث کا مفہوم یہہ ہے کہ اگر ہاتہ اور زبان کے منع کرنے سے عاجز ہو اور دل سے بہی اوس سے دشمنی نرکہے تو اوس کو ایمان سے کچہہ حصہ نہین ہے اللہ تعالے نے عیسی علیہ السلام کو وحی کی یَا عِیْسٰی لَوْ اَنَّکَ عَبَدْتَنِیْ بِعِبَادَۃِ اَہْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَہْلِ الْاَرْضِ وَلَمْ یَکُنْ فِیْکَ حُبٌّ فِی اللہِ وَبُغْضٌ فِی اللہِ مَا اَغْنٰی عَنْکَ ذٰلِکَ شَیْئًا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ تم جو بدعتی کو دیکہو تو اوس سے عداوت سے پیش آو اور اوسپر غالب ہو کہ اس سے اسلام قوت پاتا ہے حضرت شیخ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین کہ بدعتی کی غیبت کرنا ثواب ہے اور لوگون کو اوسکی بدعقیدگی اور برائی کا بیان کرنا عین عبادت ہے شیخ علاؤ الدین سمنانی قدس اللہ سرہ العزیز کہ مجتہد وقت تہے رسالہ مالابدی مین فرماتے ہین کہ اہل بدعت کی غیبت کرنا اور اوسکی سیرت نا پاک خلق پر اظہار کرنا فرض وقت ہے اور اسمین سستی او قصور کرنیوالا مجرم و گنہگار ہے اور یہی فرماتے ہین کہ جو شخص خلق کو بدعت اور نا فرمانی اور امر خلاف شرع کیطرف دعوت کرے اور غیبت والا ہو تو اوسکی توبہ قبول نہین گو اوس بدعت وغیرہ سے بیزار ہو اسواسطے کہ اوسکی

اے عیسی اگر تو عبادت کرے ما نند عبادت تمام آسمان و زمین کی مخلوق کی برابر اور نہو تجہہ مین دوستی خدا کے لیے اور دشمنی بہی خدا کے لیے تو یہہ عبادت تجہکو کچہہ فائدہ نہ دیگی

بدعت جاری ہوگی اور قیامت تک جاری رہیگی اور بعد مرگ کے گناہ اسکا اوسکی نامہ پر
لکھا جائیگا انیس الواعظین مین مذکور ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص کی غیبت
کرنا درست ہی ایک فاسق اور ایک بادشاہ ظالم اور ایک بدعتی ان لوگون کی غیبت
کیجائے عین ثواب ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَهَانَ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ اٰمَنَهُ اللّٰهُ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلّٰی خَلْفَ مُبْتَدِعٍ
فَقَدْ هَدَمَ الْاِسْلَامَ فرمایا نبی علیہ السلام نے اُذْکُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْهِ حَتّٰی یَحْذَرَ النَّاسُ
ابو شکور سالمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ اور حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے مَنْ تَبَسَّمَ اِلٰی
وَجْهِ مُبْتَدِعٍ فَکَاَنَّمَا اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ شیخ حسن بصری سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول علیہ السلام نے کہ بدعتی کے پاس نہ بیٹھو اور اوسکی صحبت نہ اختیار کرو کہ شیطان تمہارے
دلمین بھی بات ڈالدیگا جو اوسکے دل مین ڈالی ہی حضرت قطب ہمدانی عالم ربانی عارف سبحانی
المشہور بہ علی ثانی قدس سرہ اپنے رسالہ مین فرماتی ہین کہ مشائخ طریقت قدس اللہ ارواحہم فرماتے ہین
کہ اگر کوئی مرید صادق سادہ دلی سے ایسے پیر سے بیعت کرے جس مین ایک بدعت مکروہ ہو تو
مریدکو واجب ہی کہ اس مبتدع کی بیعت سے پھر جاوے اور جو شخص سنت مصطفوی پر قائم ہو اوس
سے بیعت کرے ایسا نہو کہ اوس بدعتی کی شومی سے یہ بھی گمراہی مین پڑجاوے اسواسطے کہ شیطان
اوس بدعت کی راہ سے جو اوسکی عادت ہورہی ہی اس مرید کے دلمین دخل کرکے بدعت سے معصیت
کیطرف رجوع کراوے پھر کفر کی طرف دعوت کرے اسواسطے کہ جب اوس معصیت کو اچھا جانیگا کافر
ہوجاویگا نعوذ باللہ منہا اور اوسکو خبر نہوگی اور اپنے آپکو مسلمان جانتا رہیگا اور عجب نہین کہ
اس حدیث سے یہی اشارہ ہو کہ سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلَی النَّاسِ یُمْسِیْ فِی النَّعِیْمِ اَنَّهُ رَجُلٌ

الکتاب لا یکون فیہم مومن غرائب الفوائد سے منقول ہے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ دین میں دو شخصوں سے فساد پیدا ہوتا ہے ایک عالم بے عمل اور دوسرے زاہد بدعتی ہے کہ یہ لوگ دین کے پیشوا ہیں اور قیامت کو عام خلائق ان دونوں کو پکڑینگے کہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

اٹھارواں باب شریعت کی بزرگی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی اے محمد کہدو اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تمکو دوست رکھے تو میری پیروی کرو پھر اس میں خدا تمکو دوست رکھیگا اور تمہارے گناہ بخشیگا اور اللہ تعالیٰ گناہ بخشنے والا مہربان ہے اون کے جو میری اتباع کرتے ہیں اور فرمایا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ یعنی جو لوگ حکم مانتے ہیں خدا کا فرائض میں اور اوسکے رسول کا سنتوں میں اور ڈرتے ہیں خدا سے گناہوں گذشتہ سے اور پرہیز کرتے ہیں معصیت سے زمانہ آئندہ میں وہ لوگ رہائی پائے ہوونیکے ہیں شریعت اور طریقت اور حقیقت میں شریعت عبارت ہے فرائض اور سنت سے اور طریقت عبارت ہے فرائض اور سنن کی لذت لینے سے اور حقیقت عبارت ہے فرائض اور سنت کی حکمت کے دریافت کرنے سے فرمایا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلشَّرِيْعَةُ اَقْوَالِيْ وَالطَّرِيْقَةُ اَفْعَالِيْ وَالْحَقِيْقَةُ اَحْوَالِيْ پس شریعت اور طریقت اور حقیقت میں کچھ فرق نہیں ایک ہی چیز ہے جیسے اشتہا طعام کی حالت ہے اور طعام کو دانتوں سے چبانا اور نگلنا ہے اور حاصل کرنا اوس کا قول ہے ایسے ہی جان بجائے حقیقت کے ہے اور گوشت و استخوان بجائے طریقت کے اور پوست بجائے شریعت کے اگر پوست کو بسبب کفر اور شرک اور بدعت کے جراحت پہنچے تو ایذا اوسکی ہلاکت جان کو ہوگی اگر پوست پر بسبب غفلت اور عصیان کے

کی بد بو اور نجاست لگی تو ظاہر ہی کہ عفونت اوسکی جان کو لگی بجای حقیقت کی پیدا ہو تحصیلی
اوس سی ثابت ہوتا ہی کہ شریعت عین طریقت اور حقیقت ہی اور حقیقت و طریقت عین شریعت
ہی جیسی درخت کی جڑ ہی اور شاخ و برگ اور چراغ کیواسطی روغن ہی اور فتیلہ اور روشنی
ایکی ہی کہ لیی روئی اور تانا بانا ایسی ہی حال معرفت کی درخت کا ہی اگر میوہ وصل جانان
اوس سی حاصل ہی تو پوست اوس درخت کا بجای شریعت کی ہی اور مغز اوسکا بجای طریقت
کی اور ذات اوس درخت کی کہ پانی ہی بجای حقیقت کی ہی پانی کو راہ میوی کیطرف پوست
ہی کیطرف سی ہی کہ وہ پوست شریعت ہی اگر پوست محکم نہو تو درخت جڑ سی شاخ تک خشک
ہوجای اور امید میوہ وصل جانان کی منقطع ہوجای ای عزیز معرفت حق سبحانہ تعالی کی ایک قصر منید
ہی اور توحید کا اقرار زبان سی اور تصدیق دل سی کرنا اوسکا استحکام اور اوسکی بنیاد
سنگ و خشت امر و نہی وعدہ وعید شریعت اور حجری اوسکی اطوار قلوب و احوال ارواح
اور تزکیہ نفس اور تجلیہ دل بجای طریقت کی اور طاق اور کنگرہ اوسکی کہ علم الہی اور توحید
حقیقی اور مشاہدہ اور تجلیات ہی بجای حقیقت کی پس اگر اوس محل کی بنیاد مین کہ شریعت
ہی خلل پڑی تمام قصر ویران اور نابود ہوجای خوب یقین کیا چاہی کہ شریعت عین طریقت اور
حقیقت ہی اور حقیقت عین شریعت امام قشیری نی اپنی رسالہ مین لکہا ہی کہ جو حقیقت
کہ سنت نبی کی خلاف ہی کذب ہی فرمایا ابو سعید خراز قدس سرہ نی جو باطن کہ ظاہر شرع
کی خلاف ہی وہ باطن باطل اور دروغ ہی ابن عبد اللہ نی فرمایا کہ جو چیز کہ پیدا ہوئی اور
گواہی نہ بجای اوس چیز پر کتاب اللہ اور سنت سی وہ چیز باطل ہی اور فرمایا نبی علیہ السلام نی
کل طریقۃ ردتھا الشریعۃ فھی زندقۃ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لو رأیت
رجلا یمشی فی الہواء ویطیر فی الہواء ویترک سنۃ من سنن رسول اللہ فھو ملعون

قطعہ گر بلندی قرب حق چاہی | ہاتہ دامن مین مصطفی کی مار | سنت اوسکی قبول کر زار

نفس کی آرزو کو چھوڑنا ہی یار ۔ اے عزیز ایک مثال اور مین بیان کرتا ہون کہ معرفت کے درخت کا میوہ حقیقت کا وصل ہے اور یہی تمہارا مقصود ہی اوس درخت کا ظاہر ہے اور باطن ظاہر اوسکا پوست ہی کہ وہ شریعت ہے اور باطن اوسکا مغز ہے کہ وہ طریقت اور حقیقت ہے پس عبادت جسمانی پوست ہے کہ وہ ظاہر ہے اگر پوست مین خلل واقع ہو تو درخت خشک ہو جاتا ہے اور امید اوسکی میوہ کی کہ وصل جانا ہی سے منقطع ہو جائیگی

قطعہ

شریعت پر رہا جو قائم ای یار	طریقت کی نہین ہی راہ دشوار	شریعت کو مقدم سمجھ	
بہرحال	طریقت کی کہلین تب تجھپہ اسرار	شریعت سی طریقت سی نہ باہر	خلاف اسکی چلی نہ زنہار

خاتمہ الحمد للہ علی احسانہ کہ یہہ کتاب فیض نصاب بعون عنایات ایزد وہاب شہر محرم الحرام ہجری نبوی مین اختتام کو پہونچی شعر خدایا برایہ بخشد از قبولش + مصون دار ز رد بہر فضولش احقر انام محمد نظام اس کتاب کے مطالعہ فرمانیوالون کی خدمت مین گذارش کرتا ہی کہ اس کتاب کا دیباجہ اور کئی ورق کا ترجمہ مینے لکہا تہا کہ مین بیمار ہو گیا سو قطب الدین خان صاحب کو کہ سب مردم دیندار و متین و ذوی استعداد اور اسی شہر شاہجہان پور کے ساکن اور میری بڑی شفیق ہین سپرد کیا اونہون نے اسکو اچھی طرح انجام کو پہونچایا اور مجھکو لا کر دکہایا مینے اوسکو دو مرتبہ اول سے آخر تک دیکہا جہان کہین کسی نظم فارسی یا نظم عربی کا ترجمہ باقی تہا اوسکو اونہین کے طور پر اردو مین نظم کر دیا اور حدیثون کا ترجمہ جو اونہون نے بمزید احتیاط خود نہ لکہا تہا وہ بہی لکہا اور کہین کہین بایضاح کے واسطے کچھہ کچھہ مضمون حاشیہ پر بہی لکہدیا اب ناظرین سے امید ہے کہ ہم مترجمون کی غلطی کو جو باقی رہی ہو درست کر دین اور ہمارے حقمین دعا کرین کہ ہمکو اللہ تعالی اپنی محبت اور اپنا قرب عنایت فرماے اور خاتمہ بخیر کرے اور اس کتاب کا نفع عام کرے اور اس کتاب کے ترجمہ کے باعث حاجی حسن علی صاحب کو اپنی معرفت اور قرب کے مدارج علیا پر لیجائے اور استقامت عطا فرماے وصلی اللہ علی

خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

شجرۂ حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت حضرت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالعلی فارمدی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ جہان عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالی عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علی عزیزان رامیتنی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بابا سماسی رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ السیدوات امیر کلال رضی اللہ تعالٰے عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان صاحب طریقہ شاہ نقشبند حضرت خواجہ بہاؤالدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رضی اللہ تعالٰے عنہ

الہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالے عنہ
الہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ ناصرالدین احرار ولی رضی اللہ تعالے عنہ
الہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالے عنہ
الہی بحرمت حضرت مولانا محمد درویش امکنکی رضی اللہ تعالے عنہ
الہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی محمد امکنکی رضی اللہ تعالے عنہ
الہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ تعالے عنہ
الہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالے عنہ
الہی بحرمت حضرت ایشان عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنہ
الہی بحرمت حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالے عنہ
الہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالے عنہ
الہی بحرمت حضرت پیر دستگیر مرشد برحق شمس الدین حبیب اللہ حضرت میرزا جانجاناں شہید رضی اللہ عنہ
الہی بحرمت حضرت قیوم زمان قطب کون و مکان نعیم من النعم اللہ حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی رضی اللہ عنہ
الہی بحرمت حضرت پیر دستگیر مرشد برحق مقبول بارگاہ سر اللہ المتخلق
بالاخلاق الحسنۃ المحمدیۃ السنیۃ الکریمۃ النبویۃ مروج الطریقۃ المشرقیۃ المتادب
بالآداب الحسنۃ المجددیۃ المشیئیۃ المطہرۃ متبع سنۃ رسول اللہ
ارشدنا و مولنا الشیخ الکامل المکمل حضرت مولوی محمد مراد اللہ الذی شرفہ ربہ
باللقب المحبوبیۃ و عطاہ النسبۃ المرادیۃ ابن مولنا و مرشدنا شیخ الشیوخ حضرت مولوی
قلندر بخش صاحب الفاروقی نسبا النقشبندی العلوی نسبۃ التہانیسری مولدا رضی اللہ تعالے عنہما
و عن جمیع مرشدیہ و آبائہ و تلامیذہ الہی بحرمت سیدی دستگیر روشن ضمیری اجتہی و ہادی مطلق و مقبول
بارگاہ صمد حضرت شیخ غلام رسول صاحب کلنام لاہوری منتیح پوری رضی اللہ تعالے عنہ

الٰہی ان حضرات کے طفیل میں اپنے بندہ عاجز حسین علی پر رحم فرما اور
اتباع شریعت کی دکھا برحمتک یا ارحم الراحمین صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب ہدایۃ الاغتساب ہدیۃ الحسنیٰ ترجمہ ہدایۃ الانس کے ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۹ ہجری علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مین حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی کارپردازان مطبع نے اس کی تصحیح مین حتی الوسع کوشش کی ہے اور بقول بعض ادّیٰ اکابر کے سوائے الفاظ حدیث کی کہ عبارت عربی مین تہے اونکا ترجمہ لکھدیا ہے اور عبارت عربی کو ضروری نہین جانا اور ترجمہ آیات و احادیث کا اکثر حواشی پر لکھدیا ہے ان بعض جگہ ضروری جانکر داخل متن بہی کر دیا ہے مگر جن احادیث و آیات کو مؤلف نے کئی کئی جگہ بیان کیا ہے اونکا ترجمہ ایک جگہ متن مین لکھدیا ہے اور باقی جگہ حاشیہ پر غرضکہ اپنی دانست مین اس کتاب کو ایسا کر دیا ہے کہ عوام بہی بخوبی سمجہ لین پس ناظرین سے امید ہے کہ دعائے خیر سے محروم نہ فرمائین اور حسب ہدایت جناب حاجی صاحب موصوف کے آخر کتاب مین وسیلۂ حصول یمن و برکت کے شجرہ نقشبندیہ کا دیا ہے فقط

فہرست ہدیۃ الحسنیٰ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ	۲	تیسرا باب ۳	۲۰
پہلا باب ۱	۴	چوتہا باب ۴	۲۳
شنبہ	۶	پانچوان باب ۵	۲۹
دوسرا باب ۲	۱۸	چہٹا باب ۶	۴۰

صفحہ	مضمون	صفحہ	عنوان
۱۵۴	تیرہوان باب ۱۳	۵۳	ساتوان باب ۷
۱۶۵	چودہوان باب ۱۴	۶۱	آٹھوان باب ۸
[illegible]	پندرہوان باب ۱۵	۸۳	نوان باب ۹
۱۸۵	سولہوان باب ۱۶	۱۰۸	دسوان باب ۱۰
۱۸۹	سترہوان باب ۱۷	۱۱۵	گیارہوان باب ۱۱
۱۹۴	اٹھارہوان باب ۱۸	۱۲۲	بارہوان باب ۱۲
۱۹۷	شجرہ حضرات نقشبندیہ	۱۴۰	قول مترجم درباب سماع

قطعہ تاریخ طبع طبعزاد سید علی متخلص بجان ایلوی

تصوف کا دریا ہی کوزہ مین بند
کہون کیا مین خواہان کہ ہی کیا کتاب
پئے سال از روئے ایمان لکھو
حقیقت مین چہاپی یہ اصلی کتاب

۱۲۸۹

بمای سنتہ آمیعنی کہ این کتاب مطبوعہ مطبع صدیقیست سطر عنوانش متضمن مادۂ تاریخ نوشتہ شد